شاہی آئینہ دیوان فیض بنیان
تصنیف شاہزادہ ہندوستان کہ نام نامی اوسکا زیب طغرا ہی
تاریخ بوقت طبع اظہر بنوشت گلدستہ عشق قدسیان آمد ۱۲۵۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## بحر مجتث مثمن مخبون

الٰہی عشق ترا میری دلسی دور نہو گا
گناہگار ہون پر اب کبہی قصور نہو گا

تو ایسی شمع ہی تیرا اجال کر نظر آئی
چراغ خانہ کا ہرگز وہان پہ نور نہو گا

شراب ساقی کوثر بہری ہی ہمین لبالب
ہزار شیشۂ دل توڑین چور چور نہو گا

اگر کلام کی قابل نہین ہی یہہ دل لا
یہہ تیری عشق مین کسطرح رشک طور نہو گا

یہہ ساز وہ ہی کہ جسّی کبہی صدا نہین آئے
یہہ ایسا دل ہی کہ جسمین کبہی سرور نہو گا

کرشمی لاکہہ دل کر دکہائی رخ رنگین
تری نظارہ کی قابل جمال حور نہو گا

غرور ہی تجہی زیبا کہ تو ہی مالک علم
کلام بی ادبانہ

## بحر مضارع مثمن اخرب مقصور مکفوف محذوف

بندیکو اوسکی عشق ہی ذات و صفاتکا مبدع حقیقۃً ہی وہ اس کائنات کا

دست طلب کہلا ہی حیات دو ہماتکا پابند کیون ہون نفس بی ثباتکا

کیونکر نہو کریم رحیم و علیم وہ موصوف کو نہ عجز ہوا اپنی صفاتکا

میری زبان ناطقہ کیونکر نہ لال ہو پہنچا خیال و واہمہ گر اوسکی ذاتکا

اعجاز عیسوی جو لبونسی دکہا دیا ہر تار زلف کیون نہو رشتہ حیاتکا

دخان آہ سی مرا دیوان سیاہ ہو محتاج پر قلم ہی دہن کی دواتکا

ہر صفحہ دود دل سی سیہ رنگ ہو گیا دہوکا ہی صبح کو مری دیوانپہ راتکا

کیونکا میں دل بہا نا مرا تو بجای گل ای بت تجہی ہی واسطہ لات و مناتکا

ہر عضو پر یہ دل مرا اُسا نچہ سا ڈہل گیا دیکہا نہین ہی کوئی صنم ایسی گاتکا

منہہ پہر گیا رقیبونکا شیرین ہانسی سی حسد رجہ تلخ کام ہوا ہی نبات کا

ناقوس برہمن سی صدای اذان سنی مسجد سی مجکو قصد ہوا سومناتکا

خاطی ہین ہم غفور ہی وہ مالک جہان اختر کو آسرا ہی فقط اوسکی ذاتکا

## بحر رمل مثمن محذوف

داغ ہر اک میری تن پہ دیدۂ بینا ہوا دید کی تیری ہمہ تن چشم یہ سینا ہوا

چشم پر ابرو بہی بام حسن کا زینا ہوا رخ کی آئینہ سی خجالت مند آئینا ہوا

منہہ کیا اگر ہجر کی شب نی مجہی اندہا صبح وصلت کی چمک سی آئینہ سینا ہوا

ایک ہفتہ تک گلستانکا سبق تہا گو شمول
طفل غنچہ کی لئی یہہ روز آدینا ہوا

ظلمتِ شب مین سیہ بختونکی آنکہین سو گئین
جو سکندر کیطرح اس زلف کا بینا ہوا

حیرتِ روی مصفّا سی دہن ملتا نہین
چشمۂ حیوان سکندر پر نہ آئینا ہوا

اس تو اترین تو چار اکچہہ نہین اپنا مگر
رخت بوسیدہ ہی مضمون غیر کا چہینا ہوا

کچہہ کمندِ زلف کی حاجت نہین ای ترک چشم
ابرو ونکا طاق پیشانی پہ گر زینا ہوا

بال پڑجائینگی میری کاسۂ سر مین ضرور
محتسب اپنا شکستہ ساغر و مینا ہوا

شوق دو ہی یار سی لکہا کرینگی پشت مہر
وصل کی امید پر ای ہجر کر جینا ہوا

میری جہگڑی کی سماعت شرع مین جائز نہین
سال گذرا قاضیو قصہ وہ پارینا ہوا

شعر کوئی سی کچہی چہٹتی ملی شوخی نگر
طفل مکتب آج کا دن روز آدینا ہوا

آج اختر بہی کریگا میکشی اگر ضرور
می کدہ مین مہر و مہ کا ساغر و مینا ہوا

## بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف

یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ۱۲

بحرِ الفت مین ڈبا دینی تر چہوڑ دیا
ناخدا تو نی جہاز آج کدہر چہوڑ دیا

سو تی جاگی نہ کبہی بحرِ عدم مین بہ کر
خواب مین دی ہین نور نظر چہوڑ دیا

ایسا گم گشتۂ رہِ عشق مین ہون راہ نما
خضر بہٹکی کا اگر ایسی سفر چہوڑ دیا

تیری سی راز دہن کا کوئی مضمون نہ بندہا
کسی شاعر نی معما یہہ مگر چہوڑ دیا

پنجۂ چشم سی کیا باز اجل نی چہینا
طائر دل اسی شہباز نی کدہر چہوڑ دیا

داغ دیدی کی دیا اوسکو نہال سی کلاہ
سرو نی باغ جہان مین جو ثمر چہوڑ دیا

ہتکڑ لیسی مری اوس سرو کو بہولی قمری — حلقۂ طوق ہی ٹوٹا اون نی کمر چہوڑ دیا

تیری سایہ سی پری ہوگیا مین دیوانہ — میری سایہ سی تو ہمسایہ نی گہر چہوڑ دیا

اوسکی دروازے پہ یہ باد نکر مشتِ غبار — خاک اوڑانی سی تو اوی اہ گذر چہوڑ دیا

ہجر مین جل صنم خط کو اُڑا لائی بہی — قاصدون نی مری نامی کو آکر چہوڑ دیا

عیسیٔ ہتھانی نی بدلی جو نظر غصی سی — ابر تر ہمنی وہین دیدۂ تر چہوڑ دیا

قافیہ تم دہنِ یار کا باندہو اختر — ہنشکر جو سن لیا شیر و شکر چہوڑ دیا

## بحر رمل مثمن مخبون محذوف

عشق یوسف مین دلِ زار جو یعقوب ہوا — رنج پر صبر کیا صورتِ ایوب ہوا

ہر کدل مصر مین یوسف کو ڈہونڈہا لایا ہی — ای عزیز آج بہی کنعان مین یعقوب ہوا

عشق سی ہوگئی اسدرجہ محبت ہمکو — سے ہے عاشق ہوا ہے مرا محبوب ہوا

ای پری ہمین جو تعریف سلیمان ہی رقم — میرا دیوان بہی بلقیس کا مکتوب ہوا

خفتگی مین جو مری تختِ سلیمان گذرا — بخت بیدار ہوا خواب گیا خوب ہوا

طالبِ لطف کو سعدی سی نہ سیری ہوے — قصۂ عشق سی پہر حسن کا مطلوب ہوا

نسخۂ شہبازِ نظر کا نہ کبہی چہوڑیگا — طائرِ دل کو اگر عشق ہی مرغوب ہوا

اشک خونین سی لگی داغ سیہ مہرو کو — صفحۂ دل سی مری یار کا مکتوب ہوا

قاتلا مجکو سبکبار کیا مقتل مین — سر گرانی تہی یہہ سر دور ہوا خوب ہوا

نقش حب لکہہ کی کرین ہر جبین کو تسخیر — ای فلک ایک پری زاد بہی محبوب ہوا

کل سخن میرا سمجھہ جائینگی شاعر اختر　　آج ہر بار تا پہرتا ہون مین مجدد ہوکر

## بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

فاعلاتن مفاعلن فعلن

شعلۂ آہ تک حبیب آیا　　وہین بہڑکانی کو رقیب آیا

عیاذاً مین میرا دل ہی نام خدا　　طفل مکتب تہا پر ادیب آیا

میرا سایہ سے مجھے ڈر آتا ہے　　دیو شب ای پری مہیب آیا

کیون پہڑکتا ہی تن مین طائر روح　　مژدہ آزادیکا قریب آیا

سیر دار بقا ہی قسمت مین　　دار فانی مین بد نصیب آیا

غم فرقت ہی سینہ مین مہمان　　میری دل مین مرا حبیب آیا

تجھہ پہ بال ہما کا سایہ ہی　　ای شہ حسن مین غریب آیا

تنگدی مین تبنون کی توڑ نیکو　　دوش محبوب پر حبیب آیا

یہہ کشش ہی مری حرارت مین　　سرعت نبض سی طبیب آیا

خوان نعمت سی سیر کیونکر ہون　　شکر ہی مرغ غم عجیب آیا

وعظ عشق یار دونا ہوا　　سر منبر اگر خطیب آیا

سبزۂ خط مین دام زلف پڑا　　دل وحشی مرا قریب آیا

کہ مبدل زبان ای اختر　　[illegible] سال ہی قریب آیا

## بحر خفیف مسدس مخبون محذوف

فاعلاتن مفاعلن فعلن

خواب آنکھون مین مثل خواب ہوا　　حضرت دلکا کیا عتاب ہوا

دوستی سی زیست مین ہر چند ہین تسخیر سے
سیر التعویذ لحد رکھتا نہین دشمن بچا

صید کر لیتا ہی وقت فکر جو باز قلم
مرغ مضمونکو میری صید ہوتی ہی نہین بچا

وحشیونکی تاکسی صیاد کب غافل ہوئے
کونسی بلبل کا گلشن مین ہا مسکن بچا

رہرو ملک عدم کا حال کچھہ کھلتا نہین
ایکجرس اس قافلہ پر ہی تیر اشیون بچا

اس گلی کی زمزمہ پر بلبلین نغمہ سرا
یہہ کہین سب تار ہین آواز سی رگ کن بچا

اس خزان مین کیفیت گل کی جو ہی اختر ملی
ہو گریبان پرزی پرزی اور نہ ہو دامن بچا

## بحر ہزج مثمن اخرب

یعنی مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

ابرو کا کوئی مجھہ پر اب وار نہ ٹھیریگا
وہ ترک بھی عاری ہی زنہار نہ ٹھیریگا

پہلا سا میری تلوی کا آنکھون سی نکالین کی
ٹھٹکا ہی نگاہون مین یہہ خار نہ ٹھیریگا

پامال غزالان ہی یہہ سبزۂ عارض ہے
وحشت ہوئی بلبل کو گلزار نہ ٹھیریگا

کیا عہدہ برا ہوگا اک بوسی سی یہہ عاشق
دو بوسونپہ ایجانان اقرار نہ ٹھیریگا

بدتر ہی یہ دل مجنون گیسو سا پریشان ہے
ہارون مین جو آ الجھی کا زنہار نہ ٹھیریگا

پیچیدہ ہوئے وہ کاکل اس روئے مصفا پر
آئینہ سی پھسلیگا یہہ مار نہ ٹھیریگا

اک باد سی بہا کی ہی یہہ شمع تجلی کی
شعلہ تیری عارض پر زنہار نہ ٹھیریگا

مجکو بھی کہا دینا آج اپنا رخ رنگین
فردا ہی قیامت پر دیدار نہ ٹھیریگا

آنکھین ہوئین نم نکلا ہی یکدم مین روان ہوگا
اس نرگس شہلا کا بیمار نہ ٹھیریگا

آنکھون سی گرا دینگا ہاتھون پہ نہ بطمی کو
مجھہ رند کی پاس آکر خمار نہ ٹھیریگا

آفت قد و بالا ہی دنیا تہ و بالا ہی — اس آر پہ دل میرا دلدار نہ ٹہریگا

تٹ پونجیہ نکلا اختر میخانہ مین ورا ہی — دکان اوٹہا ڈالو بازار نہ ٹہریگا

## بحر ہزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن ٢ بار

تیری قد کا او سی آزمانا ہو نہین سکتا — تو ایسی کعبہ دل آج ڈہانا ہو نہین سکتا

چمن مین بار شبنم کا اوٹہانا ہو نہین سکتا — وہ نازک ہون سر گل آشیانا ہو نہین سکتا

ہوا ہی قد و بالا سی مین پر آسمان پایا — فلک تربت پہ میری شامیانا ہو نہین سکتا

بہت رویا ہون پیری مین ایام جوانی پر — چمن مین غنچۂ گل کو ہنسانا ہو نہین سکتا

ہوا خانہ خراب ای عشق حسن ارغوانی سی — مکان ایسا ہی جسمین کارخانہ ہو نہین سکتا

تیری تار کمر سی ایسا لاغر ہو گیا مجرم — رگ گل کا بہی اوسپر تازیانہ ہو نہین سکتا

دہوئین سی آتش گل کی عبث ہی چشم تر بلبل — ہوا مین کاہ جسی اڑانا ہو نہین سکتا

تیری اس تیغ ابرو سی یہہ منہہ ہار کیسو کا — یہہ آہن زہر مین بہی اب بجہانا ہو نہین سکتا

تمہاری سینہ و رکی ہی مضمون چیا لاکی — سمند فکر کی منہہ مین دہانا ہو نہین سکتا

زمین لو اگر ای آسمان گردش سی ہلتی ہے — تو مضمون کہن ہمسی چرانا ہو نہین سکتا

تعجب ہی کہ مار زلف سی ہو روشن خکی — چراغ خانہ کیسو سی بجہانا ہو نہین سکتا

خدا جانی یہہ او من یہہ کا وازہ کیسا ہی — وہ اختر ہون کہ مہ کا آشانہ ہو نہین سکتا

## بحر رمل مسدس محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

قد و بالا سی تہ و بالا ہوا — بول بالا ہی عالم بالا ہوا

بہت بیمار تھی کشتی دل اُمتی کیا کیا
برا طوفان لاتا نوح جو پیدا نہ حسین ہوتا

سب چھلو نسی اُرس نگین اُنکی قول تھا راہون
خدائی شوخ چشمن سے یہہ دزد دل ہمین ہوتا

ہوا تھا بحر کی موجون سی طوفان بھی عالم مین
فلک بھی بلبلا بنتا جو بالاتر زمین ہوتا

نمکین سی گر سویدا نکلتا باہر اسکو کردیتا
خطا سی اِن سیاہ چشمون مین آہو بھی چین ہوتا

اگر ہم چاہ یوسف مین عزیزونکا کہا کرتی
تعجب کیا ہمارا دل بھی گر کے آستین ہوتا

بہم ہو جولی دست گلچین میں تے یہہ عشق کیسا تھا
نگر تا گلشنہ جیسی حسن مین گر قبیح مین ہوتا

نظر اُٹھا مہر اُلفت کیا کیا ناز کرا جی تھی
عوض دو غمزونکی لازم تھا کہ خال عنبرین ہوتا

... توسے حیا اگن بھی ہم کم پاتی
ہمارا جامہ عریان اگر چہوڑ ریکا زمین ہوتا

... بالا حسن بڑہ جاتا ترا عاشق کی آہ ہو
جو بس ہوتا تو مین پست کرا ماکاتین ہوتا

جو ... سیہ مو تھی سفیدی ہے یہ زندگی
ضعیفی سے نہ ہی ہی مجہسی کیون اندوہگین ہوتا

... ان سی پر بہار گل نہین ملتی
ہمی صید مین گذرا کہ برگ یاسمین ہوتا

... یسین آسانی مین مشکل ہوگئی مجکو
سنانی سورہ یوسف تو نزا و وا پسین ہوتا

مکان سینہ تھا واریں خبر تخت دل کیا
پہنچا خوان غم اوسکو جو مہمان حسین ہوتا

زمین پر دیکہہ پاتی ہم اگر اوسکا قد بالا
ہمارا پائے دل عرش پر کرسی نشین ہوتا

چمن مین گلستی بلبل کی اگر تعریف مین سنتا
کبہی کرتا نہ مین تحسین جو نام آفرین ہوتا

کسیکی تخت سی نفرت کسیکی تاج سی نفرت
ملا کت کا نشان ملتا اگر نام نگین ہوتا

بہت ذرہ ہون مین کم عقلسی اختر شدی صرع
مین اپنا دل بہی بی تیا جو دنیا مین مکین ہوتا

میں سرو کو اس باغ جہاں میں نکہوں قد | پڑتا ہی نظر سایۂ پیکار تمہارا
دیو شب ہجر انکا پڑا مجھ پہ ہی سایہ | آسیب تو خود بن گیا بیمار تمہارا
منکر سے نکیرین بھی انکار وں میں ہیں تیک | مرنی پہ بھی چھٹتا نہیں اقرار تمہارا
بل سر و میں آجائیگا لچکی کی کمر ہے | سیدھا جو ہوا گیسوی خمدار تمہارا
اس چشم کو دیدار اگر مدِ نظر ہو | سوئی نہ کبھی دیدۂ بیدار تمہارا
اڑتی بط می زلف کی زنجیر میں غل تھا | صیاد بچا قید سے خمار تمہارا
مژگاں سے پہولی جو ملی وصل میں اکگل | ہر آبلہ کو چوستا تھا خار تمہارا
میں طائر دل آج اڑا دونگا ہوا پر | شہباز نظر ہو رہی طیار تمہارا
بلبل کو جو صیاد کی پرخاش اڑا ئی | بی پر کو کری صید گرفتار تمہارا
مژگاں کی چھری تیز ہو پہر کا دکشتی کو | ڈہونڈیسی برہمن ہی طلبکار تمہارا
بل آئیگا تلوار میں ہر جادو کی ای بت | ڈورا مری کردیگا ہی زنار تمہارا
مجھ سے حسن رکہتی ہو اگر عشق فزوں ہو | موجود ہی اختر سا خریدار تمہارا

## بحر خفیف مسدس مخبون محذوف

حسن او رعشق تخت و تاج ہوا | ہجر بہی وصل کا خراج ہوا
جبر کرد و ن پہر امضامین پر | میرا دیوان کیمیا تاج ہوا
علم لینے ہی حسن کی ای عشق | سکۂ داغ کا جراج ہوا
نا مہ پاک پاتا دنیا مین | جسی سب سمجھے تھی کل وہ آج ہوا

[illegible] بخشش لطف کا اثر — [illegible] علاج ہوا

ٹوٹ کر اپنے جان دہر دون کا — مستقیمی سے کر علاج ہوا

ہای بلبل لی کی یہہ گستاخی — سہہ گل پر گذر جو آج ہوا

آدمی زاد خود ہی گندم رنگ — بر خلاف سی کیون اناج ہوا

کیسی شیطان بن گئی دہقان — کیون نہ بہکا مین کر اناج ہوا

دختِ رز سے جنب ہوا زاہد — تو بہی اک جامِ احتیاج ہوا

شبہہ خولی اوٹہا درِ مضمون — ملکِ دیوان کا یہہ خراج ہوا

سخت گوئی سی کا کون آخر — نازکی کا اگر رواج ہوا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ۱۲

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

شمع کو آتشِ نالی سی پگہلتی پایا — دلِ محرور سی پروانی کو جلتی پایا

ہا تلا ہی تیری تلوار کا یہہ منہہ تلتہیا — دہنِ زخم کو بہی ہمنی اُبلتی پایا

گفتگو کرتی ہین برسون ہی تیری صورسی — ان خیالونکو تصور سی بہلتی پایا

کون لرکا ہی ڈرایا شبِ ہجران اسکو — تو نی کب اسکو سیاہی سی دہلتی پایا

شعلۂ رخ سی ہری لکو نہین کچہہ آسیب — آگ مین ہمنی سمندر کو نہ جلتی پایا

بحر خوبی مین ہمی ہمر جو چشمو [illegible] گیا — مثلِ ماہی دلِ مضطر کو اچہلتی پایا

قتل کرکی جو مجہی خطر لگایا اوسنی — ہاتہہ اوس فتنۂ عالم کو بہی ملتی پایا

اسقدر عشق سی اس حسن کی صورت نکلی — کرلی کرنی تیری صورتکو سنبہلتی پایا

نظر صاف سی تجہی دیکہا ہنس کر | اشک آنکہو میری شبنم پہ ہنسی کہلتی پایا
لب رنگین پہ مسی کی سیاہی دیکہی | افعی زلف کو یا زہر اگلتی پایا
ہیچ کلاہو نکو عبث ناز ہی اس جامہ پہ | ہمنی ہر شعر کا انداز بدلتی پایا
یون خدا لی مرا ہر شعر تر اختر | بت کو بہی سانچی مین اس طرح نہ ڈہلتی پایا

## بحر رمل مثمن مقطوع

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن

کیا نزاکت ہی کہ ہی تیغ کمر مین تنکا | کیون نہ بہاری ہو جو رہجای سیر مین تنکا
زیر پا آئی صبا صاف نکر مشت غبار | میری پلکو نکا رہی راہ گذر مین تنکا
آشیان بلبل شیدا کا جلا دیکا ضرور | دیکہہ پائی کا جو صیاد شجر مین تنکا
دل تلک چہین لیا وحشیمین ای خانہ خراب | خار فرقت کی سوا اب نہین گہر مین تنکا
مین جو جاروب کشی پنجۂ مژگان سی کرون | صاف دکہلائی نہ دی راہ گذر مین تنکا
آتشین نالو نسی جلتی نہین یہہ خار مژہ | کیا تعجب ہی کہ باقی ہی شرر مین تنکا
اتنی گردش جو ملی یاد کمر سی ای چرخ | کہکشان کیون نہو پہر میری نظر مین تنکا
بالیان کانو نمین پلکون مین پہولی گوندہو | دیکہہ لین جان بہلا آج گہر مین تنکا
خندہ زن طایر دل طفل کی شوخیسی ہوا | باندہ دیتا ہی کبوتر کی جو پر مین تنکا
جوش وحشت سی مس تہی جو سی خار دکی | رونکتا بن گیا ہر ایک [illegible] مین تنکا
کیفیت دست مژہ سی ملی آنکہون سے | خاصیت نیش کی رکہتا ہی اثر مین تنکا
شاعری کرتی ہین اختر جو ملی وہ چونٹین | سخت دشوار ہی بندش سی کمر مین تنکا

## بحر ہزج مثمن سالم

گمان ہی میکدے مین سیا قیا کچھہ اور مشرب کا
یہہ بیہوشی ہین قائل کسطرح ہو میری مذہب کا

طلب کو بیطلب مطلب حاصل ہو اطالب
جسی دنیا مین دیکھا آشنا ہی اپنی مطلب کا

وہ بیکس ہون بلندی کی سوا پستی نہین دیکھی
چھلک جاتی جسی ساغر بہر بھی ہو کا ہو لبالب کا

شہرہ ہی آہ کا اللہ مین ہون سنگدل زاہد
بتونکی یہہ شرارت ہی گمان ہوتا ہی یارب کا

وہان پایا بڑا درجہ تیری تقریب سی مشک
بڑا درجہ یہان کیونکر نہو جاوی مقرب کا

سیاہی انکی فرقت مین وصلت مین سفیدی ہی
بدل جاتا ہی یاد ماہ رویان رنگ ہر شب کا

بلاہی حنظل فرقت بہی شیرین عین تلخی ہی
اثر ہی نوشداروی لب جانان مین اس لب کا

تیری تیر مژہ سی ہمین غم کو زہر پیتا ہی
یہہ پارہ نوش کرہر و نگلتا ہی نیش عقرب کا

وہ تیرہ بخت ہون لکھا ہی چہرہ شب سے اور ہمین
سیاہی گمان ہوتا ہی وسکو میری مرکب کا

عمل مین ہی اثر ہی عشقکا کر نقش حب لکھی
مسخر حسن ہو کر اثر ہی اوس مین کوکب کا

مناسب ہی جو حسن و عشق مین ناصح سمجھاتا
مناسب اوسکی نسبت مین نہین یہہ لفظ انسب کا

یکایک عشق کب نکلی کہ شہر حسن مین دیکھی
فراق اس حلقہ کیونکر گوارا ہو وہی قالب کا

خبر کی کان مشتاق انکھہ کو منظور نظارہ
جدائی مین تری بس ایک سا عالم ہی ان سب کا

ملی ہی نجد کی جاگیر لیلی کو اوسکی عاشق سی
تیا پوچھا کری صحرا مین مجنون میری منصب کا

وہ گم گشتہ ہوا عشق مین خود کو نہین پاتا
وہ کہتا ہی انا جب گمان ہوتا ہی یارب کا

تیری حسن و تمین جان عاشق کا یہہ خانہ ہی
نہایت لب پر ہی رتبہ تیری غبغب کا

پیچ کماں کی طرح ہی چلا تیغ کی سہم — ہر خار چشم تیر بلا بھی صدف ہوا

عاصم بہار ہی دشت فنا میں گو چمن لین — حیدر سی شیر حق کا وہ لاحق تلف ہوا

دامن میں شب کی گیسو پیچ یہ رشید منہہ چھپا کے — عارض سی تیری چاند کی اوپر کلف ہوا

مومن پدر سی کہہ چہ پسر بر خلاف ہو — اختر حقیقتاً وہ بہت ناخلف ہوا

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

اختر فراق ماہ میں بیصبر ہو گیا — اک ماہ ایک سال ہوا جبر ہو گیا

اوس برق وش کی یاد تھی مستی کی ابر کے — نکلا دھواں جو آہ کا بس ابر ہو گیا

دست طلب شہید کا مقتل میں ہی دراز — پای نگار آج سر قبر ہو گیا

ہا دیکھ ان نہ یاد خدا بھولیں ای مسیح — ترسائی یاد بت میں اگر گبر ہو گیا

بی شوق تیری یاد سی بی صبر ہوں صنم — آیا جو شوق سینی میں خود صبر ہو گیا

ہرجائی یار جاسی ادہر بیحجاب گیا — محجوب پر یہ آج بڑا جبر ہو گیا

سبزہ کلو کی عارض رنگین کا دیکھکر — گلشن میں میرا دیدہ تر ابر ہو گیا

ہر اک ہوس کو دل میں بیان تک کیا ہی قتل — جو داغ تن پہ پڑ گیا وہ قبر ہو گیا

سیماب سی ملا ہی تحمل کا مرتبہ — بیصبر کو جو دیکھا میں صبر ہو گیا

جب تک نہ قتل [illegible] چین تھا وہ ترک — تڑپا شہید ناز اوسی صبر ہو گیا

کشتی پہ برق وش کی بڑھا کسی فاتحہ — مرقد پہ کتنی بار مکرر ابر ہو گیا

ہیچ نگر میں حسن کا پھر آسمان ملی — اختر ابھی سی عشق میں بیصبر ہو گیا

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

جو باد کہ اُسکو ذرا ہاتھہ پہ دہر لا | ای باد صبا خاک در یار اُدہر لا
صیاد سی کیا فکر ہی ای طائر مضمون | کاغذ کی تجہی پر بہی نہین کام تو کر لا
چاہ ذقن یار کی الفت مین ہی رو تا | چشمون سی رقیب اسکی تو اک دل تو بہر لا
لیجا دل بیتاب نشانی مری قاصد | سیماب سی ہی مرتبۂ عشق خبر لا
یہ کہہ مین مشتاق خبر قاصد جانان | آنکہونکو بہی دیدار ہی منظور نظر لا
حیران ہوی داغ سیہ کہل گئی قلعی | آئینۂ رخ شام غریبان پہ سحر لا
مینا مین نہین تو ہی مرا شیشۂ دل ہی | نالون سی ہی خشک کرون دیدۂ تر لا
خود کہو گیا پایا نہ مگر موی میان کو | پیکا ہو مرا تار نظر اپنی کمر لا
گم کشتہ ہون بن گیا خود غول بیابان | قاصد مجہی پہچان اگر گرد سفر لا
سینی پہ مری عشق کی ہین داغ نمایان | ٹہپا ہی تری حسن کا تو ہاتہہ مین زر لا
منقار سی توڑا گری یہہ آتش گل کو | امید دل بلبل نالان کہین بر لا
حسرت ہی کہین حسرت دل اسکی نکالی | اس اختر غمگین کی لئی دیدۂ تر لا

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

عاشق تو مسلمان ہی عیسائی ہی ترسا | ای بت مجہی تو بہی خدا آتا نہ ترسا
ساونکی طرح ہجر مین منہہ آنکہونسی برسا | بجلی سا پڑا وصل مین کچہہ نور نظر سا
پایا نہ کوئی چاہ ذقن دیکہہ ترسا | چشمون سی بہت کہینچی ہین اشکونکا چہرسا

لب پر ہری ترمی می ناب ہی ساقی — چھالا جو ہی انگور کا پیمانہ ہی اوسکا

بیعاشق لسوختہ معشوق نہو کا — وہ شمع ہی جسجا وہین پروانہ ہی اوسکا

مینا ہی بعقش ... کس طرح نہ چھلکی — لبریز مئی حسن سی پیمانہ ہی اوسکا

کیا طوف کرون یا دلتو ہی دور ہی تا — زمزم ہی یہہ خم کعبہ یہہ بتخانہ ہی اوسکا

اوس نو رخ سرخ سی ہی زرد گلستان — وہ شمع تو یہہ سبزہ بیگانہ ہی اوسکا

کس طرح نہو دلکو وہ ساقی جوان دوست — ای پیر مغان شیشہ و میخانہ ہی اوسکا

گیسوی سائی ہو تو ہو نا نہ پریشان — کہدونگا دل چاکسی بین شانہ ہی اوسکا

کیا فکر جمال رخ روشن ہی سمائی — اختر ترا ہر شعر جو پروانہ ہی اوسکا

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

کرسی نشین قیصر ہی اپنی شفیق کا — پایہ بہت بلند ہی میری رفیق کا

سرخی لب سی ردیہہ شہر یمن بھی ہے — ہر داغ میرا جگر ہی اوسکی عقیق کا

اب ہن سی شعلہ رخ کی بدن جلا — چھینٹا ہوا آہ گرم پہ آب رقیق کا

مشرب ہی رند موج می ناب پاک ہی — زاہد کی شست و شو کو ہی دریا رحیق کا

سُنتی سی دوستی مین ہی طماع ہم عدو — دشمن ہی بال بال ہر اس فریق کا

ایسا حرم ... سبب دل — ہر داغ پر گمان ہی سنگ عقیق کا

طوفان اشک شور سی پیدا ہر نوح ہو — ستو یا ہی جو چاہ ذقن کی عمیق کا

طلب ... بین ... ہی — پابند ہو گیا ہون جو ... غریق

سینچا کرو [illegible] ریحان گلزار دہر مین — قاتل کمان ہی زخم یہ چاہ عمیق کا

کیا کیا کہلی ہی حسن سی یہہ تنگی نفس — دم باز دم جو دیتا ہی عالم [illegible] کا

[illegible] تی مثل شعلہ رخ کو بنا دیا — اب داغ تیرہ ہو گیا [illegible] حریق کا

حاسد حسد سی وہی جو اختر تو کیا عجب — رتبہ ملی غزل کو سلام خلیق کا

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

ہمہ چشم سی فرقت مین جو رہ یا ہوتا — کیا عجب مردم آبی ابھی کو یا ہوتا

خوب کہلا تا تمہارا رخ روشن مجکو — دیکھتا طالع بیدار جو سویا ہوتا

تشنہ خنجہ مری آنکھہ سی پڑتی انسو — آگ سی پانیکو وصلت مین بھگویا ہوتا

ساتھہ عنقا کا نہ کیا کوئی ای یار مگر — واہمہ پر بھی لگا دیتا تو جو یا ہوتا

[illegible] کی دیکھتی ہی آنکھہ مین بہر اہی اشک — صورت عشق کو دریا مین ڈبویا ہوتا

مسجد و بتکدہ مین دعا کرتا خدا سی ہرگز — ایک بھی بت اگر اس دہر مین کویا ہوتا

صافدل ہون نہ ہو موقوف وہ سبحہ کا جھگڑا — رشتہ زنار کا سبحہ مین پرویا ہوتا

برق وش نی جو کیا خاک سیہ سینی کو — بارش ابر مژہ سی اسی دہویا ہوتا

قوت عشق وہ پا جاتا جو کہاتا یہہ اناج — کشت دہقان پہ کبھی جا کی جو رویا ہوتا

اختر [illegible] شعر مین نیست حرام — ساغر عمر [illegible] ڈبویا ہوتا

## بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

کہا اگر [illegible] سخن تمام ہوا — کلیم سی نہ ہوا اسکی کچہہ کلام ہوا

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

[illegible]م فلک سی سبو کھینچ کا جام ہوا — یہہ بزم خاص میں [illegible]

[illegible]ہا جو لام تو زلف سیاہ یاد آئی — جو آہ سینی سی کھینچی تو او سکا لام ہوا

[illegible]واہی جان [illegible] تیری پیک صبا — سخن تمام نہیں دل مرا تمام ہوا

[illegible]ہ بادہ خوار ہوئی دریا بہا ہی ہو بہو تنک — سبو ہی لیہ جو ساقی کا میری نام ہوا

[illegible]ی بہر کی مجھی عرش پہ تری رفتار — فلک سی رتبہ میں برتر پریکا نام ہوا

[illegible]جو کھیلی عشق کی بازی تو ہاری تخت و تاج — نہ نام گنجفہ لی میں ترا غلام ہوا

[illegible]رقی پہ ہی ترا حسن ای شہ خوبان — ہنوز عشق کا قصہ نہیں تمام ہوا

[illegible]ملت بوسکی بل کہا رہی کاکل یار — گناہگار رخ و زلف صبح و شام ہوا

[illegible]یامت قد دلدار سی یہہ آفت ہی — عجب نہیں جو مرا دار پر قیام ہوا

جو دردسر ترا صندلسی کم ہوا جانان — تو سردمہر سی افزون مرا زکام ہوا

سواری توسن باد صبا کی ہو اختر — سبکروی سی پیادہ وہ خوشخرام ہوا

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

لالہ رو باد صبا کا ترا گھوڑا ہوتا — دست نازک میں ترے گل کا جو کوڑا ہوتا

ابلق شبکو اگر یار نی موڑا ہوتا — توسن عمر رواں پر مرا گوڑا ہوتا

در دندانکی تصور [illegible] اگر میں روتا — اشک کرتا جو بدنیر وہیں پھوڑا ہوتا

رند میکش ہون صدا آئی انا الساقی کی — شیشۂ دل مرا قاضی نی جو پھوڑا ہوتا

چھوڑتا منجہ مژگانسی نہ شہباز نظر — طائر دل نگہہ تار سی توڑا ہوتا

زبانی ادہم کے روشن تلک حال تھی ہے — حلب سی شام مین یہ کیسے کہی رسالا ہوا

صبا اڑا لیگی اگر بہا ہی خاک ضرور — یہہ شوق وصل مری خط آگے کیون اڑا ہوا

ستارہ [illegible] جیسا سو تبلا دو — وہ اپنا دوسرا اک یار مہ لقا ہوا

## بحر متقارب مثمن محذوف

سرِ گل پہ بلبل کا پہرا ہوا — دلِ باغبان مین بسیرا ہوا

شبِ زلف کا گر اندھیرا ہوا — وہین مرغ دل کا بسیرا ہوا

اُڑی سبزہ خط کی زلفون مین دل — یہہ ظلمت کدہ کیون بسیرا ہوا

ملا تخت فرمان زمین پر سے مجھے — عجب چتر گردون کا پہرا ہوا

اُڑی صورت گل سی بلبل کی ہوش — جو خارِ مژہ پر بسیرا ہوا

لبِ صاف سی بھی روشن نہین — مری دودِ دل سی اندھیرا ہوا

نہ پہلو ملا تھی جو فکر کمر — قلم ہاتھ مین اک ٹھٹھیرا ہوا

نہ سرمہ سی دل چشم مین جائیگا — رہِ خضر مین سنہے اندھیرا ہوا

مری دل کی مونڈھیہ بیٹھو صنم — تنِ زار غم سی ٹھٹھیرا ہوا

رقیب آج زلفون مین بھٹکا کئے — سیہ شب مین اندھون کا پھیرا ہوا

وہان ہو کی سینے مین تنکا پڑا — یہان سوکھ کر دل ٹھٹھیرا ہوا

ترا روی روشن ہو پرتو فگن — جو زلف سیہ مین اندھیرا ہوا

ملی نالون سی مار زلف صنم — یہہ دل مار زی کر کا سپیرا ہوا

گلو کٹا سا تھہ خنجر کا بسمل سے شیدا — پھڑک رہا ہی یہہ دل اُٹھا لیتا جا

نہ بیٹھی سا تھیں بلبل گل کی وقتِ رخصت سے — خزان تو آچکی یاد بہار لیتا جا

یہہ ناتوان تیری الفت کی کس قابل ہی — ہمارا دوش صبا پرسی بار لیتا جا

گلابی تجھہ پہ گلا کاٹتی الیا رند ہی تو — مجھی بھی مستی سی ہی بادہ خوار لیتا جا

تجھی دشمنوں مین مجھکو کیسا دوست ہی تو — بہت ستا ئینگی اغیار یار لیتا جا

دلا شراب کی وہ نشہ سی ہین مست بہت — کھلین ہین کسی آنکھین خمار لیتا جا

چلا جو تو رہِ مطرب لیسر مین ای قاصد — نشانی میری گریبان کی تار لیتا جا

تماشا خوب کہا ئیگا حسن عشق کا طفل — یہہ بازی گر بھی اسی نی سوار لیتا جا

یہہ برگ کاہ عوض خط کی گلکو دی قاصد — نمونہ تنکا بیابان کی خار لیتا جا

چمن مین یہہ ل نالان کھینچ ای بلبل — اُڑا ہی نکہت گل تو ہزار لیتا جا

شروع ابر ہی ساقی بنا ہمین بطِ می — ہمارا دوش صبا پر شکار لیتا جا

وہ ناتوان ہون تیری الفت کی یاد مین قاصد — بجا ی نامہ مرا جسم زار لیتا جا

یہہ نذر ہی گلِ داغ جنون کی ای آخر — چمن مین آیا تو تجھہ گلعذار لیتا جا

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

گلشن مین الگ نالہ بلبل کو اُڑایا — میخانی مین بھی نغمہ قلقل کو اُڑایا

اُلٹی کی لپیٹ آتش مین بالی مری پھر کے — صرصر نی اکر آپکی کاکل کو اُڑایا

کیا نکہت گل لٹ کی کھنچی خوشبو سی بڑہ کر — دستار کی اک غنچہ نی سنبل کو اُڑایا

بلبل بھی چھدی نیزۂ مژگان کی انی سی
اس غنچہ دہن نی گلشن میں آکر گل کو اڑایا

کیا سلسلۂ آہ رسا زلف سی کم ہو
ہر نالہ کی زنجیر کی ہی غل کو اڑایا

شمع سحری کیون نہ مری آہ سی بھڑکی
[illegible] کی لب [illegible] تامل کو اڑایا

گلچین کو بھی نکہت گل داغ سی بھولی
اس طائر دل نی مری بلبل اڑایا

دیوانی عشق کا جلوہ جو دکھا دون
آئینہ میں اے حسن تحمل کو اڑایا

[illegible] سرو مین
رفتار کی کیا [illegible] سنبل کو اڑایا

[illegible] ہو گیا صیاد
آخر کی چمن میں کسی بلبل کو اڑایا

## بحر ہزج سالم

[illegible] فانوس اڑ جاتا
صدای غم کو سنکر نالۂ ناقوس اڑ جاتا

[illegible]
[illegible] داغ سینہ مثل پر طاوس اڑ جاتا

[illegible] ہی ہر گلشن مین نام زاغ صحرا
فراغت کا نشان پا کر دل منحوس اڑ جاتا

مری محفل مین گر آہ کر ہوتا تماشہ [illegible]
ہوا کی طرح اس اخبار سی جاسوس اڑ جاتا

اگر [illegible] یار زلف کی مین داغ دکھلاتا
مجھی کو سونپ کر گلشن طاوس اڑ جاتا

[illegible] کو دیکھتی کیونکر
[illegible] مرغ تہا کہتا ہوا افسوس اڑ جاتا

اگر وہ خانۂ زنجیر مین جلوہ نما ہوتا
تعجب کچھ نہین [illegible] محبوس اڑ جاتا

[illegible] تکبیر مین شل کی آواز پا جاتا
بجاتا ہڈیان اتنی کہ یہ ناقوس اڑ جاتا

ابھی عریان جمالی شمع پروانہ کو دکھلاتا
لپٹ سی شعلۂ دلہا کی رخ فانوس اڑ جاتا

اٹھاتی چشمِ سرور وان پر بہی لگا دیتی
عجب کیا سامنی سے صاحبِ قاموس اُٹھ جاتا

شبِ ہجران بہ اپنی کہ مجھکو دیوانہ بنا دیتی
عجب کیا روز وصلت بہی کنار و بوس اُٹھ جاتا

جو بلتی صحنِ مسجد میں تری نقشِ قدم میں
اثر سی نام عاشق کی نشانِ کوس اُٹھ جاتا

جو کلیان سے تیچی ہواتین گلزارِ عالم
وہین وحشت سی عنقا کا بہی ملبوس اُٹھ جاتا

وہ سفاک جہان مقتل مین بہرِ قتل جب آتا
عجب کیا سر ہمارا بہی پئی پابوس اُٹھ جاتا

یہہ غیبت ہی اگر حسن میان رہن باتا
وہین بارِ کمر سی عشق کا محسوس اُٹھ جاتا

بہنساتا جالمین لفظوں کی کیا صیاد طائر کو
معہ دام بلا یہہ سنکی جالینوس اُٹھ جاتا

تجہی ہی بادشاہِ حسن نسبت عشق سے کب ہے
تفنگِ آہ وہ ہی چترِ کیکاوس لی اُٹھ جاتا

کلیسا سی بلاتا سنگدل کو ہنس کر گر کی
نشان پتہر کا رہ جاتا بتِ مانوس اُٹھ جاتا

ہم اپنی لسی مین مداح اختر کیا تعجب ہی
کوئی مصرع ہمارا بہر شاہِ طوس اُٹھ جاتا

## بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

زلف کی یاد سی مضمونِ رسا کہل جاتا
فکرِ رخسار سی مشتاقِ لقا کہل جاتا

بستگی ہوتی جو قبضہ مین تری اے قاتل
خنجرِ ناز سی خونِ شہدا کہل جاتا

صاف ہو جاتا جہانمین جو وہ گیسو کا جہگڑا
آنکہہ کو نیند بہی کرتی تو خدا کہل جاتا

نام تیرا جو نگین پر تری کندہ ہوتا
میری ہر داغ پہ یہہ نقشِ وفا کہل جاتا

ہمکو پابند اگر زلفِ رسا کر دیتے
طاقِ ابرو مین ہین دستِ دعا کہل جاتا

ناتوان ایسا ہوا ہون [illegible] الفت مین
ہر بار سی یہہ غم ہوش ربا کہل جاتا

رنج کلفت کھینچتی ہین اپنی طبیعت کو عبث — بندش شعر [illegible] کہنا [illegible]

دو بدو ہی سے اگر فکر مین حیران ہوا — عشق کی آنکھ مین حسن کا کھلنا [illegible]

تاب نظارۂ جمالِ رخِ روشن کی کہان — چشم پوشی سے اگر دیکھی تو کھلا [illegible]

زہر کہاتا عوضِ رنج چمن مین بلبل — سنبلستان مین جو کھیتی تو کھلا [illegible]

شبِ تاریک مین فانوس کا دہوکا ہوتا — بدنِ صاف ترا زیر قبا کھل جاتا

حسنِ اختر سے جو ای عشق کبھی تو لڑتا — بحر تیرا وہین ذہن کا کہل جاتا

## بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

خار سمجھی تہی جسی ہم وہ چمن کا پہول تہا — نالہ ہای بلبلِ شیدا سی پر مخذول تہا

شعلۂ فرقت سیاہی مین در آیا رات کو — وصل کی صحرا مین یہہ شاید چراغ غول تہا

ہجر مین رو نی تو شبنم ہر سر گل پر پری — دل شگفتہ تیری صحبتین ہوا جیسے پہول تہا

بکتا ہی کسقدر ایماہ تیری حسن سے — جو چکورونکی طرح اس عشقمین مخذول تہا

بد دماغی نکہت گلسی یہان تک ہو گئے — باغبان پر باغمین مجکو گمانِ غول تہا

نامۂ اعمال عامل سی عمل جسکا کیا — بد عمل تیری عمل کا کیا ہی معمول تہا

حال آتا ہی جو اوسکا حسن آجاتا ہی یاد — بہر صوفی یہہ کلام عشق کیا مقبول تہا

بلبل ہندیکا ہی ہر بال ہی حدت پہ دال — سعدی شیراز کا بہی شعر کیا مقبول تہا

حسن کے گلشن کا مشتاق ہی نظارہ کیا — بوسۂ سیب زنخدان باغ کا محصول تہا

قاتلا شہرگ مری کو ملتہا دورا تیغ کا — رشتۂ گردن [illegible] شمشیر کا محصول تہا

پر پتنگوں کی جلا کر صبحدم گل کر دیا — بزم عالم میں بھی کیا شمع کا معمول تھا

سر بکف شوق شہادت میں ہوا ہی سرخرو — پہلے ہی سے قاتل مقتل میں ہم مقتول تھا

اس [illegible] سر [illegible] یار [illegible] شوق [illegible] — شعلہ میں آہ و زاری کی جرس مشغول تھا

[illegible] سنتا ہی نہیں — مختصر کر آہ اسی حسرت یہ قصہ طول تھا

## بحر رمل مثمن محذوف

عالم امکان نقش خانہ ہی میری یار کا — عرش اعلی پر مکان ہی قصر کی دیوار کا

زلف ہی کانٹوں پہ موتی کی حفاظت کی لئی — چھوڑنا آسان نہیں جالا دہان یار کا

شعلہ داغ بدن میں وہ حرارت ہو کمی — آسمان طاؤس ہو وی آہ آتش بار کا

آتشین نالی مری بھڑکا گئی کر وہ مدہوش — دل جلانا سہل ہو وی شعلہ رخسار کا

کو عصای شاخ یا دچشم گلرو سی ملا — کب ہوا موسی سا رتبہ نرگس بیمار کا

اس گدائی میں ہی یوسف کی خریدار کا دہان — فقر مجکو فخر ہی اس مصر کی بازار کا

بخت خفتہ حلقہ زنجیر در سی دور ہی — پڑ گیا ہی عکس میری دیدہ بیدار کا

سر بہار و چمن جھکا کر کیا جنون مضمون غنچہ — دیکھنا ممکن نہیں مانند ماہی خار کا

محتسب بالو نسی بالکل کاسہ سر ہی سیاہ — دود دل تجھ پر پڑا ہی یا کسی میخوار کا

ناتوان تنکی سی کمتر سنگدل ہی کھڑا — ہو گیا احسان ہر سایہ دیوار کا

بار کاکل کسی شانہ سی اٹھایا بحوان — کسنی اک پیچ لپیٹا لٹ پٹی دستار کا

ای کلاہ ابروی تری بانکی پار تھی — کھینچنا مشکل ہی لیکن گوشہ دستار کا

خاکساری خوب سمجھا فرش ہو جاتا ہی وہ — عرش دکھلاتا ہی یہہ سایہ ترہی دیوار کا

خال ہندو طاق ابرو پر نظر آتی لگا — بل پڑا تار نظر میں رشتۂ زنار کا

ہندسی میں نی میان دیکھی ہی کسی شاعرو — سایہ پڑ جاتا ہی میری جسم زار کا

پہلی ٹانکونکی لئی میں اوسکا ڈورا مانک لون — بعد ازان دکھلای جوہر یار اوس تلوار کا

بی زبان ہم ہین تو قاتل کا دہن نایاب ہی — ذکر خاموشی میں لکھتی ہین لب سوفار کا

آتشین رخسار اوسکا روز شب آنکھون میں ہی — ہر پلک پر ہی یقین منقار موسیقار کا

بلبل ہندی ہی اختر گلشن عالم میں تو — لکھنو میں ہی بہت شہرہ تری اشعار کا

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

اس شیر کی نالون نی نیستانکو جلایا — پکڑا جو قلم صفحۂ دیوان کو جلایا

پھر سرمۂ خاموشی ہوی داغ کا پھی — عارض نی تری تار گریبان کو جلایا

داغون کی سیاہی سی ہوئی صبح سی صلت — سینہ نی یہانتک شب ہجران کو جلایا

ہم ابھی کو باقی تری باد صبا ہی — ای شعلۂ دل غول بیابان کو جلایا

معمورہ تہا ویرانہ تصور سی پری کی — آئینۂ عارض دل حیران کو جلایا

اسباب طرب کیا شب فرقت میں ہو طیار — اوس برق نی اگر مہ تابان کو جلایا

محبوس ہین ہم اپنی گرانباری سی ورنہ — زنجیر کی نالہ نی نگہبان کو جلایا

یعقوب صفت دیدۂ یوسف کو بناؤن — آنکھون نی تمہاری چہ کنعان کو جلایا

تیزی جو کسی تیغ کی یاد آئی دم قتل — ہر رگ نی مری نشتران کو جلایا

حاسد مری اشعار کو ٹھنڈا کرین تو کیا — آدم نی دعا کر کی نہ شیطان کو جلایا
چنگاریان بہی آگ کی بجہہ جائینگی اسّی — اشکون نی مری دیدۂ گریان کو جلایا
کیا دوش صبا پر بہی پریرو کا ہی سایہ — تابوت سمجہ تخت سلیمان کو جلایا
ہر داغ سیہ جب بانی سی ہی روشن — دیوار کی رخنون نی چراغان کو جلایا
اوس مہ نی آتش کا کفن انکو پہنایا — یا پہر شفق خاک شہیدان کو جلایا
کورونسی عجب پیچ سی بل کرتا ہی وہ ماہ — کالون نی مگر زلف پریشان کو جلایا
مالک ہوا اوس حور کا جنت مین جزا لی — بالون نی مری روضۂ رضوان کو جلایا
یہہ آگ مری پاؤنکی سر تک مری پہنچی — ہر آبلہ نی گنبد گردان کو جلایا
کیا عارض گلنار ہی گلشن مین پریکا — ناری ہی زبس اوسنی گلستانکو جلایا
آب دُرِ دندانسی ابہی سرد کرون کا — ہونٹون نی اگر لعل بدخشانکو جلایا
کو زہین سمایا ہی یہہ دریا نہین معلوم — ای تشنہ دہان چشمۂ حیوان کو جلایا
اختر نی اگر مہر کی زلفونکو سمیٹا — بالون نی مری دود پریشانکو جلایا

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

پریان تو اُڑ گیئن دل دیوانہ رہ گیا — شعلہ تنک ہو گیا پروانہ رہ گیا
حسن خدا پرست سی بتخانہ رہ گیا — عشق زلال نوش سی پیمانہ رہ گیا
دلگیر سی کر دیا لیلی نی ناتوان — رگ رگ مین قیس کی دل دیوانہ رہ گیا
یہہ نیند کسکی نرگس میگون کا مست ہی — ساغر کا دور ہو گیا مستانہ رہ گیا

صیاد اِس بہار سے گلشن خزاں ہوئی ٣٦ آباد وہ قفس ہی نہیں ویرانہ رہ گیا

آہو نکلی ساری اجا چھڑا دی
دشتِ جنوں میں شیر دشتی بارانہ رہ گیا

پامال ہم ہوئے تھی جو گلشن میں اوس کی شان
اپنا سمجھ کے سبزہ بیگانہ رہ گیا

شمشاد سے نکالتی ہیں شاخسانی آپ
قمری کا طوق گیسوؤں کا شانہ رہ گیا

دیوان مرا عزیز ہے کیونکر نہ چاہیے ہو
یوسف کی رنگ کا دہر میں افسانہ رہ گیا

بازارِ حسن عشق میں دل بھی خرید لے
مٹھی میں بند میرا یہ بیعانہ رہ گیا

خالِ رخ پری سے وہ جل جائے کا ضرور
میری زمین شعر میں جو دانہ رہ گیا

چھلکاؤں دو رمے میں کسی بد مست نے
لبریز اشک چشم کا پیمانہ رہ گیا

تصویر یار دل میں ہے کو منہ یہ وہ نہیں
اختر خدا کا شکر صنم خانہ رہ گیا

## بحر رمل مثمن مقصور

عروض
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

پیکاں سے ہاتھی بسم اللہ بائے بوتراب
کیمیا نامِ خدا ہے خاکپائے بوتراب

نورِ حق سے بارِ عصیاں کیوں نہ جل کر خاک ہو
پاک کردیگا مری مٹی خدائی بوتراب

آسماں پیدا ہوئے پائے دون کی لطف سے
مادرِ گردوں دوں سے ماسوائی بوتراب

قطرۂ شبنم بہاؤں وے گل کی یاد میں
دل کو جب رشید آسا منہ دکھائی بوتراب

زینۂ وہم و تصور سے نہایت مستقیم
بام دل طیار ہے تشریف لائی بوتراب

حمد کی تسبیح جو تن ہو کی پڑھتی ہیں ملک
آسماں پر سن چکی ہیں سب ثنائی بوتراب

دیکھ لوٹے وے سو گردشِ افلاک سے
پھر تنِ خاکی میں آ کی آئی ہوائی بوتراب

پیکان ہر اک پر بیمروسی ناری ہی — طعنہ زن ہو دل ہیمان پہ جو تابی بو تراب

جرم ڈالا جسنی کیا تہا شقی و سنگدل — معدن یاقوت کب دی خون بہا بی بو تراب

کرچہ تن ہو زبان تب بہی نکہہ تعریف — ہرن ہوسی کروں ہینکنگ ثنای بو تراب

سات دریا ہون سیاہی کی جگہہ تب بہی کم — صفحہ ہست آسمان بہر ثنائی بو تراب

خاکسی تو پاک کر دی اختر عاصی کو بہی — نذر لایا ہی قصیدہ یہہ برای بو تراب

## بحر ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

دشوار ہوا ہی اتو جینا یارب — گیا سہل ہی موت کا قرینا یارب

قربان ہین ہی اسکی ہر پیرو بہشتک — ہی سکہ زر مگر نگینا یارب

پہر وادی دل ہین ہی تجلی اوسکی — پہر ہوگیا میرا طور سینا یارب

پہر مصحف رخ دکہائی مجکو وہ ماہ — آتا ہی رجب کا پہر مہینا یارب

پہر سیف زبانیہ بارہ رکہوالو نکا — جو ہر ہوا تیغ کا پسینا یارب

اک تار نظر کی منتظر ہی ہر دم — چشم مہ و خور بہی ہو وی بینا یارب

اس بو کی تسی سی کیوں نہ گرڑ گر جا بلی — غائب کف گل ہین ہو دفینا یارب

قائم تہی شباب ہین یہہ دندان میری — پیری ہین لٹاؤں یہہ خزینا یارب

دکہلاتا ہی روز داغ روشن اپاہ — آئینہ کی پشت میرا سینا یارب

دیوان رہی میرا تا قیامت باقی — سولی یہ کیا ہی مینی سینا یارب

ساقی کی جدائی ہیوش ہکا ای مجہی — توڑون کیونکر نہ جام و مینا یارب

ہای نہین ہی کشتی کی لذت اوسکی — کیمیا تہا فقیر غنا دیتا یارب
حسد کا ہی دہیان دل مین خرم — سینہ کیونکر نہو اندیشہ یارب

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

روی روشن سی ہوئی زلف سیہ فام نصیب — ہوا ہمکو چراغ آج سر شام نصیب
اسم اعظم سراکندہ نہ کرنیکی پریان — ایسا گم ہون کہ نگین پہ بہی نہو نام نصیب
راہ بہٹکی تو کبہی ہوا ہی ہی قاصد آیا — آج تک تو نہ ہوا کوئی بہی پیغام نصیب
کسی خمخانہ عالم مین ہی پر واہی قدح — نہوا نرگس میکونکا کوئی جام نصیب
آنکہ جہپکاتا ہی صیاد تو چہپتا ہون مین — مجکو پاتا نہین ہوتا ہی اگر دام نصیب
کعبہ دل مین بہرا ہی بت عریانکا جمال — زاہدا مجکو کہان جامہ احرام نصیب
کسکی تحویل ہی کہتا ہی کہان ہم داغ — تیری سرکار مین آشنا ہی نہین کام نصیب
زندگی تخت پہ کی مرکئی قبر مین شاہ — فکر آغاز مین ہوتا ہی یہہ انجام نصیب
روز اغیار یہان زاغ چمن بیٹہی ہین — بلبلو تمکو نہ ہوا عارض گلفام نصیب
صاف کردیگی مری تیغ نگہ سبزہ خط — نہ ہوا انکو گلشن مین جو حجام نصیب
ناتوان جان کی کیا ڈہوندتی ہی باد صبا — خاک بہی کوی صنم مین نہین آرام نصیب
میکدہ مین ہی مقلد ہون ترا پیر مغان — ان حرانونکی مریدی مین کہان جام نصیب
اختر اس قاصد جانانکو ندو خط شکست — پاون بہی ٹوٹ چکی کچہ نہین انعام نصیب

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

دل خونبار نے شکوہ مژہ کا لکھا یا خونناب | عوض نقطۂ انگشت آنکھہ سے ٹپکایا خونناب
زار قاتل کا بدلنے تو چھپایا لیکن | بہہ کے ڈری آنکھونسے دکھایا خونناب
جب سنا وصف لبِ لعلِ صنم کا مینے | پیشوائی کو وہین آنکھہ مین آیا خونناب
اسکی مٹی پہ پڑا عکس رخ سرخ پری | کیا سبب جسم تن انسان مین پایا خونناب
رنج کہاتا ہے لہو پیتا ہے بیمارِ فراق | داروی وصل کی جا شربت پلایا خونناب
قدر اس دُرِّ لب لعل کی کم چشم سے ہی | وہان یک اشک بہا آنسو بہایا خونناب
کاوکش حسرت ہندو بھی برا جاتی ہین۔ | آنکھونکی سامنے بہتا ہے خدایا خونناب
کیون نہ اے طفل برہمن مرا ظاہر ہو لہو | عوض قشقہ سیندور لگایا خونناب
ہاتھہ تو ٹوٹ چکی آنکھہ بھی پھوٹیگی ضرور | الفتِ یار مین اخترؔ نے بہایا خونناب

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

رہی شب تار کی مانند ہمارے احباب | چھپ گئی بعد قضا آنکھہ سے ہمارے احباب
وہ وطن یاد دی غربت مین جو ساتھی احباب | ہائے اب جیسے چمن کی سحر پیارے احباب
بام دلکش کے ہوا کہاتی ہین سارے احباب | کنج مرقد مین کہان ہین وہ ہمارے احباب
شکوہ رونی خفا کی تو یہہ سب جمع ہوئے | تیرگی مین نظر آنے لگی تارے احباب
مہربان وہ اگر ہی تو کہان اوسکی عزیز | ماہ رو ہی وہ پری رو تو ستارے احباب
رات کی بار تو تربت پہ نہ آیا نہ کوئی | اے فلک کیسے ہین یہہ او تارے احباب
چشم بکرمہہ تن موی ہو دن تی ہین | جب نہان ہوتی ہین نظر و نسی ہمارے احباب

چین مشتاق ہم آغوش کو کیونکر ہو صنم
ہمکنا یسی لگی آ کر کناری احباب

پاس غیرونکی اکیلی جو کبھی جاتی تھی ہم
دور سی دیکھ کی کرتی تھی شماری احباب

دم نکلتا ہمیں برباد صدا سی ہی ہوا
حالت نزع میں آ آ کی پکاری حباب

دوست دشمن ہیں خورشید فلک میں اے ماہ
مشعل داغ ہیں کب چین یہ ہماری حباب

چشم پوشی سی یہ پردہ ہوا اے اہل فنا
خواب میں ڈرتی ہیں صورت سی ہماری حباب

شعلہ رو راز چھپائینگی کروں کیا تدبیر
دیکھ لینگی مری آہونکی شراری حباب

چیختی چیختی مرقد میں پڑی ہی آواز
فاتحہ پڑھ کی بھی ہمکو نہ پکاری حباب

مہ رخو آنکی سمجھاؤ پریشان ہی بہت
اختر زار نی آتی ہی پکاری حباب

## بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلان

بتو ان ابرو نسی کیوں نہو خجل محراب
ہماری کعبۂ دل کی ہی متصل محراب

ہر ایک ٹکڑا کسی کی یاد میں خم ہی
یقین ہی سامنی آئی تو ہو خجل محراب

بجائی گردش پا سر نگوں ہی قصر فلک
تمہاری زلف خمیدہ سی ہی خجل محراب

جو انکی قد نی ہر ایک سرو کو کیا سیدھا
ہماری خم سی ضعیفی میں ہی خجل محراب

جوان تو تیر کی حالت ادھر ضعیفی ہی
میں ایسا سخت کمان ہوں کہ ہی خجل محراب

تصورات بیدین در آئی اسمیں خدا
بناؤں اس تن خاکی میں اپنا دل محراب

بنائے جامہ احرام گرد کوچہ بت
دکھاؤں خانۂ کعبہ کی متصل محراب

خیال سی یہ ہمیشہ ہی ہمیں ساقی
کسیکی آنکھ بنائی کسیکا دل محراب

صنم کیا درخانہ اسی لئی کوتاہ | کہ رستی مین تری قد کی ہو خجل محراب
وہ سوختہ ہون جو ابروسی آہ گرم کرون | تو ہو نہین درخانہ کی مشتعل محراب
بتو خدا ہمین پیدا ہوا نیا نقشہ | جبین تو طاق ہی ابرو کی متصل محراب
بنا لئی ماہ نی خال سفید ابرو پر | عبث دکہاتا ہی اختر کی متصل محراب

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

خنجر یار سی ہو جائینگی بسمل بیتاب | اپنی انداز و اداسی ہو قلق تل بیتاب
ایسا حیران ہون حضوریکا بہی منہہ صاف نہین | آئینہ بہی نہ ہوا میری مقابل بیتاب
عین سجدہ مین پڑا عکس پر مرغ نگہ | صفت قبلہ نما ہو گیا بسمل بیتاب
داغ لالہ نہ تری عارض گلگونسی مٹا | چمن دہر مین ہوتی ہین عنادل بیتاب
قطرہ دریا مین گیا موج سی تسکین نہوئے | بیشتر فرقت جانانسی ہین اصل بیتاب
جور گلچین سی یہہ فریاد نکرتی بلبل | پہر مجنون نہ ہوا پردہ محمل بیتاب
رہی ابرو ہین گو منہہ ہی مگر مو تو نہین | چاند کیونکر نہو چہرہ کی مقابل بیتاب
خال پیشانی تابانسی کہلا داغ سیہ | عارض بدر کو کردیگا تراتل بیتاب
آگ خاموش جو ہوتی ہی بہڑکتی ہی سوا | دو گی تسکین تو سوا ہوگا مرا دل بیتاب
شب خرابی تہ و بالا ہوئی چشم امید | گردش چشم سی ہی کاسہ سائل بیتاب
غول صحرائی کی ترجمہ جو بہلا دا اوسنی | یہہ غبار اپنا بہی ہوگا پس قاتل بیتاب
چرخ کہاتا رہا اشعار سی اختر ورنہ | آسمان دیکہی تو ہو جائی ابہی کل بیتاب

حنائے لب صنم کی منہ مین دکہا دی     تصفیہ خونکا کی کرنیکی قسم طبیب
تبریدنی دکہایا طلسم جہان نما     دار الشفا مین دیتی ہین کیا جام جم طبیب
راحت ہی بعد رنج تو فرقت کی بعد وصل     دارو ہی تلخ بہر مرض کب ہی سم طبیب
مشہور ہی کرامت عیسی تری بہت     تشخیص کر مرض مرا اٹھی ہی کرم طبیب
تصویر یار دلمین ہی کیونکر شفا ہو     موی میان مفید ہی بہر ورم طبیب
آیا مرا مسیح جو بالین پہ وقت مرگ     نبض سی ہاتہہ اوٹہا لیا وہ قدم طبیب
جبتک چہوی نہ ساعد سیمین مریض عشق     چہوٹی نہ دی تجہی بہی دوات و قلم طبیب
نبضین ہماری یار کی چہوٹین ہاتہہ سی     جاری قلم کرون تری اونکلی قلم طبیب
دمبازدم ہی دم مین مری لکو لگ گیا     اختر نہ آیا میری قرین ایکدم طبیب

## بحر ہزج مسدس مقصور

دکہائی موج زلف حور تالاب     بنا زاہد رخ پر نور تالاب
جو روتا وادی ایمن مین مجنون     بنا دیتا وہ کوہ طور تالاب
نگاہ مست توڑی شیشۂ مے     کری ساقی بہی چکنا چور تالاب
کمر کی یاد مین روتا ہی نازک     دکہائی خار یا ہی مور تالاب
پڑی جب عکس شمع ساعد یار     تو فوراً اب جلکے ہو کافور تالاب
بہا کر اشک بہوٹین دیدۂ تر     بہت چشمونسہ ہی معمور تالاب
ہر اک سوتا ملا ہی اشک دلسی     مری چشمونکا ہی ناسور تالاب

کیا دور محکمہ سی سماعت نہو سکی — جہگڑیکی دن بہی آتی ہین ابہی یان قریب

چین جبین مجہی نظر آئی جو دور دور — باندہا ہی اس مین مین خط کہکشان قریب

جو دخترِ رز سی بہاگتا ہی دورہ دورہ — پیر مغان تہہائیگا یہہ نوجوان قریب

بازار شعر مین دلِ اختر خریدلی — ہی تہوڑی دور پر تو یہانسی دکان قریب

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

عکسِ جمالِ صاف سی ہی آبِ حسن حلب — آئینہ خانہ ہی ہوئی ہین مرے دو زن حلب

غربت مین ہجر سی جو چمکی ہین داغِ تن — سمجہین ہین وصل مین وہ نہین اہل وطن حلب

یاد رخِ حبیب سی زیرِ زمین مجہی — تختی کی گندگی ہوئی ہر کفن حلب

لکہون ثنا سیاہی سی دندانِ نور کی — روشن ہو روشنائی قلم کا دہن حلب

الخضر دل نصیب مین آبِ بقا نہین — ظلمات مین جو جاؤن تو ہو راہزن حلب

قاتل چمک شرار کی تڑپا سی مثل برق — چمکی ادہر ادہر ہوی زخمِ بدن حلب

کیونکر ملیگا عارض نو سی یہہ قدِ آب — آئینہ کو دکہاتا ہی چرخ کہن حلب

زلفون سی تیرہ بختی سنبل کو حیف ہی — یاد رخ سی ہو کئی کلہا سمن حلب

دیوان ہی کو سیاہ مگر صفحۂ رخ تو ہی — ہر صفحہ کو سمجہتی ہین اہل سخن حلب

بادام چشم پستہ دہان توت ہین لب — رخسار شیشۂ آتشی یاد ہو تو تن حلب

آئینہ مین یہہ بال ہین یا رخ پہ زلف ہی — اعجاز سی بہم ہوئی اگر ختن حلب

قلب سیمہ مین اختر غمگین کی ہی ضیا ۔ کیونکر نہو نثار رخ بہجتِ حلب

## بحر رمل مخبون مقطوع مسبغ

بحرِ خوبی تری فرقت سی بہایا سیلاب ۔ وصل مین کب دُرِ یکتا کو کہایا سیلاب

آب و تابِ رخِ روشن جو نظر آئی اوسی ۔ عرقِ شرم مین خود آب بہایا سیلاب

اصل آتش ہی مگر ہوتی ہی پانی پانی ۔ کس شرارت سی یہہ پتا انکھہ مین لایا سیلاب

آگ پانی مین لگاتا ہی شرارہ دلکا ۔ شعلۂ آہ سی کیا خوب جلایا سیلاب

اوٹھہ گئی وہ تو یہان اشک مری بہر آئی ۔ بحرِ خوبی جو نہ آیا تو بلایا سیلاب

سجدی کرتا پہرون اشکون مین ہی دم تا آخر ۔ بتِ ہندو کو بہا دی جو خدایا سیلاب

تختِ دل آنسوونکی ساتہہ روان ہوتی ہین ۔ نقد و اسباب بہا سب جو ہین آیا سیلاب

غرقِ چاہِ ذقنِ یار یہہ نازک جو ہوا ۔ آسمان چہوڑ دیا سر پہ اوٹہایا سیلاب

بحرِ خوبی کی برابر ہی یہان بہی اک اور ۔ عوضِ نورِ نظر آنکہہ مین پایا سیلاب

رخِ گلگون نہ ملا اور نہ وہ رنگ حنا ۔ خونِ دل لیکی بہت ہمنی بہایا سیلاب

اسقدر شوقِ ملاقات بڑہا ہی [illegible] ۔ [illegible] گہٹتا انکھہ سی وہ تہی تو گہٹایا سیلاب

موجزن ہی یہان دریای لطافت کا ۔ اخترِ زار کی آنکہون سی بہایا سیلاب

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

[illegible] ستمگر [illegible] ہون تو بلبل ارباب ۔ زلفِ مشکین صنم دل ہی تو سنبل ارباب

ہمہ تن [illegible] کی زبان سر من موشگافی ۔ پرورش کرتا ہی اسی خلوت [illegible]

جتنی حباب ہیں سب اپنی ہی مطلب کی ہیں مست
لیگئی زیر زمین جبر و تحمل ارباب

شیشہ ہی کیطرح چور کریں ایسا تو
میکدہ میں جو سنیں نغمۂ قلقل ارباب

ہیں اوس لٹ کی زنجیر کا چھوڑنگا خیال
قیدخانہ میں مچاتی ہیں عبث غل ارباب

پیر ساقی نہ کسی کو کوئی ساغر دیگا
تو سناتی ہیں سخن بکتی ہیں مل مل ارباب

جابجا کہتا ہی زلیس پی کی ردیفیں اختر
اس لئی کرتی ہیں معنی ہیں تامل ارباب

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور مسبغ

| | |
|---|---|
| مفاعلن | فعلاتن |
| مفاعلن | فعلاتن |

کسیکی مصحف رخسار نی کیا ثواب
کسیکی بوسہ زنی سی دہن ہوا ثواب

دوا و عا سی عمل علم سی ہوا حاصل
کہ شرب مے سی دہن ہوگا زاہدا ثواب

شراب پیتی یہہ پھر جلائیگا کہ نہیں
تو نکو چھوکی ہوا ہوں جو نجد آ ثواب

شب فرقت سی اے زاہد وجود وصل ہوا
ادہر طلب کیا وہ اور مرجد ثواب

وہ شاہ حسن ہی ملک عشق کا زاہد
نہوگا آنکہہ کی کاسہ سی یہہ گدا ثواب

عبث چھڑائیگا کیا شرب مے دو دہی
عب اکل و شرب سے ہوتی ہیں پارسا ثواب

عبث چراتا ہی اے آسمان کاسۂ مے
زمین کی بوریہ پر کب ہیں باریا ثواب

جو ہاتھہ آتا ہی اک شعر شکر کرتا ہوں
کہ نان خشک سی ہوتی تہی مرتضا ثواب

شراب پیر سے رند وپہہ نرمیان نہ کرو
نہوگا چاند سی نکلی مہ لقا ثواب

وہ ناتوان ہوں کہ مرد ونگا صبا سے یار
گناہگار کی جیتی سی بھی ہوا ثواب

جو شعر سے ہرگز نہ منہہ چھپائیگا
نہ قتل عاشق رنگین سے ہو خدا ثواب

یقین ہی قہر عصیان سی ہو شیشہ وہ بہی — میری گنہ سی کری آگی سامنا توب

شعاع اختر تابندہ کی گہٹتی کی ضرور — کہ اتنو مہر سی ہوتا ہی مہ لقا توب

## بحر رمل مثمن مقصور

ثانی نافہم کو کہتی بہلا کیونکر خطیب — کب یقین آئی کسیکو ہو اگر بندیر خطیب

منبر دل پر ہی پہلی میر اپیغمبر خطیب — دوسری پہ ہی پہر حیدر صفدر خطیب

قصہ دل کہتا ہون پیر مغان کی یاد مین — کیون سنا عشق حقیقت کا یہ ہی فقر خطیب

مجکو بتلا دیکا ناصح پیکان کوی صنم — راہ مسجد کی جو بہولون وہین ہبر خطیب

ایک صنم نقش قدم کی کہو لکر پڑہ لی کتاب — قصہ پاسی بہلا کسطرح ہو ہمسر خطیب

پہر دکہاتا ہی شکستہ خط کی وہ سطرین بہی — توڑتا ہی نسبکنہ گردنیہ پہر خنجر خطیب

حسن تجہپر وہ شین کا کہولتا ہی عشق سی — کرچکا جرم صغیرہ خالق اکبر خطیب

مدح معشوق حقیقی سی زبان منہہ مین نہین — خنجر ناز و ادا سی ہو کیا بمسر خطیب

مصرع برآن سی کاٹون اوسکی ہر تقریر کو — جمع کر لی شرح مضمون کا بہی لشکر خطیب

جب ہو لی بیدست و پا پہر لطف سنی کا کہان — تک کہا جائیگا آیا اگر اختر خطیب

## بحر منسرح مثمن مطوی موقوف

چاند کی ٹکڑی ہین یار اور ستاری حبیب — دیکی وہ بہہرین راتکی تاری حبیب

[illegible] چند دار آرین — سایۂ دیوار تو پائین تمہاری حبیب

چوک ہی کی سیر کو گئی تہی سب شہر مین — لائی نہ اک چیز بہی دل کی ہماری حبیب

ہوگئی ساقی فنا خاک ہوں جام مے — شیشۂ خاک کی مینا آہ ہمنی اوتاری حبیب

کوہ فلک کر پڑا دب گئی زیر زمین — سنگ پہ شیشہ کرا یادری بیاری حبیب

گل تو گلدستہ گلشن رخ پہ پڑی — ہارسی زنہار یار آج نہ ہاری حبیب

ہستی قدسی کیا سرو کری نشستی — ایدہی خدا رسی یار کی ہاری حبیب

طعنے وہ اغیار کو ہم پہ نہ ٹوٹی ستار — کان کی پردی کی پاس کوکہ پکاری حبیب

آ دو دم احترا بجلیاں لیستی ہین — آ پہنچی ہین پہلی سی سینہ پہ آری حبیب

ہین تو کدا یار سا دشمنی لا ہم نہ ہے — حضرت دل واہ واہ آپ واری حبیب

بی بجت بہلا اوس کل تر مین کہاں — بجست نہ اغیار سی باغ مین جاری حبیب

جنک مرض سی جو ہو روئی گیا زہر ہی مار — بعد فنا فتح کی خود ہین نقاری حبیب

چھوڑ دین یہہ سر زمین نفع زر عیش نہین — ملک عدم کو کہولیوین اجاری حبیب

چھٹتی نہ تہی ایکدم سو وہی بعد فنا — تیسری دن قبر آئی ہین باری حبیب

سنبل تر مشک ہی عیر کرین پیچ و تاب — بارسی الجھی اگر زلف سنواری حبیب

ستے مین دیکھا نہ وہ حلقۂ ناف صنم — سوی عدم ڈہونڈ کرا وسکو سدہاری حبیب

خاک در یار کو عیر اوڑا نے لگا — جدیہ نشیمن کی خوب اکی بہاری حبیب

کیمیا خود سیم تن یار وہی نقش علم — خاک کا بوٹی ہی یہہ سمن ہین باری حبیب

بومی محبت ندی جو نشیمن ہی ہم کہلان — ستیاں [illegible] حبیب

تقریسی اختر ای آج گوشہ مین جو جمع ہوگی — نیر نیستان کی مثل کی ڈہاری حبیب

## بحر ہزج مسدس مقصور

مفاعیلن
مفاعیلن
مفاعیل

ذقن ہی بحر خوبی گول گرداب | بنائی ہی [illegible] گول گرداب
ڈبوئی آبکش کا ڈول گرداب | زنخدانسی ہٹی اوٹ [illegible] گرداب
بہائی آنسو ونکی غول گرداب | یہہ چشم تر ہی غارت غول گرداب
ڈبودی غول صحرائی زنخدان | بہت کرتا ہی غارت غول گرداب
ذقن میں دست و پا کہلتی جوانی | [illegible] دندان سی لیتی [illegible] گرداب
نہی کا سر میں ساقی می کا دریا | فقیرونکی ہی بطنبول گرداب
ذقن کی یاد میں دریا بہایا | صدای چشم سی کچھ بول گرداب
ذقن کی یاد سی روکر ہین بیہوش | یہہ دل سوتا ہی [illegible] گرداب
اگر قبضہ میں ہو وہ تیغ روسے | بناون [illegible] اسطنبول گرداب
کری کر دخت رز سی عقد زاہد | بناون شیشہ تنبول گرداب
نہ لی نام ذقن آگہہ لبسی رولی | نہ رسوا کر بجا کر ڈھول گرداب
برابر ہونگی بیشک اشک اختر | ہی بحر غزل اب تول گرداب

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

[illegible] کیا جمع جہان کا اسباب | دار فانی میں ہی سب ہم و کمانکا اسباب
[illegible] | مو تہہ معشوق حقیقی سی وہانکا اسباب
[illegible] | کر دہر اب یتا مری عمر روانکا اسباب

خانۂ دل میں تو لازم ہیں پردے ہمکو
حسرت و یاس ہیں ہر پردہ ہوا انکا اسباب

گردش بال نہ پایا لی نہ طاؤس غریب
پر عنقا ہی تری موی میان کا اسباب

لی سبب آہ لگا کرتی ہین کب نالۂ گرم
داغ تیرہ ہی فقط سوز نہان کا اسباب

گالیان دیتی ہین بوسے کے لیے لگی وہ ہمین
جیسی ہوتا ہی وضو پہلی اذان کا اسباب

کعبۂ کوی صنم خاک نہ کرنا اُسکو
ڈیان میری ہین سب پر بتان کا اسباب

پوشش جسم کی بھی تمہید سمجھ جاتا ہون
ذہن میں جیسی ہی مضمون زبان کا اسباب

حسن گلستانہ پڑی ہوگئی بر باد بہار
خاکسی میری ہی اس باد خزان کا اسباب

تابع کلک ہی مضمون سیہ زلف کا یون
جیسی ہوتی ہی کجک پیل دمان کا اسباب

داغ دل مثل گئی دیکھا جو ہین ماہ جبین
کم ہوا کوچۂ جانان میں مکان کا اسباب

اسقدر ناز حبابوں سی نگر چشمۂ حسن
محرم راز ہوا آب روان کا اسباب

نرم گوئی سی عبث زنجیان کہتی ہین
بی سبب پہنتی ہین زنان کا اسباب

باغبان مجکو نہ زنجیر پہنا کر ہو نہال
طوق قمری ہی تری سرو روان کا اسباب

کب سے بختی بلبل پہ چھٹا ہیت شہرہ
دیکھی ابرو وشنی زاغ کمان کا اسباب

ساقی صاف و جوان دست سے احمر و زر
لٹ بیت دیتا کسی پیر مغان کا اسباب

## بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

جو تیغ سی ہین گل زخمہا تن شاداب
کمال اوس گل تر سی ہوا چمن شاداب

تنگ تار نظر سی بڑہی مسلمانی
ہوا ہے رشتۂ زنار برہمن شاداب

مدام گلشن دنیا میں نغمہ سرا ہی بلبل
ہماری مصرعِ تر سی ہوا سخن شاداب

سمجھ تو آتشِ گل کا کھلا ہی راز نہاں
کہ شمعِ بزم سی ہی ساری انجمن شاداب

بہا ہی سنگ سی بہت دودھ جوئی شیرین
ہوا نہ نخل سی تیشہ کی کوہکن شاداب

گلوں نکال شگوفہ بنا ہی بچھو سی ای خلیل
سحاب اشک سی کیونکر نہو چمن شاداب

مکاں کو کیوں نہ نکلتے ہی شہرت ہوتی پیا
ہوا نہ عازمِ غربت سی پھر وطن شاداب

وہ مرغِ دل ہر اک نازکی سی ہاتھ تمن لے
نہ عندلیب سی ہو شاخِ یاسمن شاداب

تمہاری عارضِ رنگین سی داغ گل کھائے
کری جو پرتو یوسف چہ ذقن شاداب

مسی سی اسکو نہ سوسن خطِ سیاہ کرو
کبھی تو پانکی سرخی سی ہو دہن شاداب

کبھی ہی لطف مین عارض مین صاف رنگینی
کلاہِ غنچہ سی گل کا ہی پیرہن شاداب

گلو نہ زخم بدن پر ہماری رشک کرو
کبھی نہ ہو خنجرِ تیغ تیغ زن شاداب

گلو کہیں خطِ ریحان بہی صاف کرو
صلاحِ اختر رنگین سی ہو چمن شاداب

## بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

فراقِ وصل سی ہی مرغ دل مرا مضطرب
مدام شکوہ ہی سرخاب سی جدا سرخاب

بحر جو سنتی ہین وصلت مین دل دھڑکتا ہے
جب آئی شام کی نوبت وہین اڑا سرخاب

خیال یار مین جلتا ہی دلِ نالان
کہ ایک دوسرے کو دیتا ہی صدا سرخاب

پھڑکتا ہی قفسِ تن مین مرغِ دل ہر روز
گذر دیا کرتا ہی راتوں کو بارہا سرخاب

چمن مین بلبلو موسم خزاں کا آپہنچا
ہر ایک نخل پہ بیٹھی ہین جابجا سرخاب

دام میں زاہد کی پیر کی بلبل نہ پھنسے — عارض سرخ گل تر سی ہی ہم رنگ خضاب

یاد میں ہوئی غیرت سی تیری ریش سفید — عیون شہ پشیمانی کی گھٹی سی ہی بدرنگ خضاب

سرخئ می سی کنارہ کشی اتنی زاہد — سو نہانا کا عبث سیکھا تھا ہی ہنگ خضاب

روز سپید اریان کرتا ہی ہمہ ہمہ اختر — کیا لگا لیکا کوئی مرغ شب آہنگ خضاب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

چشم میخوار کا ہی نرگس بیمار خطاب — زلف خم گشتہ کا ہی استی میں مار خطاب

کشتی فکر روان بحر غزلمین جو ہوئے — اشک ولگا ہی مگر گریۂ اشعار خطاب

مست رکھتا ہی زمانیکو ترا کاسۂ چشم — مسجد شیخ کا ہی خانۂ خمار خطاب

پہنچی آسیب بھلا کوئی تری تک کیونکر — ایسا عامل ہون کہ ہی سایۂ دیوار خطاب

خوف کیا خانہ تن کو جو اڑا دیگی نسیم — ناتوانی نی رکھا خاک در یار خطاب

شکل ہی آبلہ کی باغ جہانمین اوسکی — آسمان مجھسی کھٹکتا ہی کہ ہی خار خطاب

خوف کر خوف جمال رخ حق سی معنی — لن ترانی سی ہوا طالب دیدار خطاب

نکلی جتنی ہین سری باغ سی کلچین کم اصل — شاخ اشعار کا کیونکر ہنو گلزار خطاب

شست پر بھی رہیگی تری ای صیاد — تیر مژگان کا ہوا نالۂ منقار خطاب

بسکہ نہین دلسی بھلا دی کو بھی علی حمزہ — آج اختر کا ہوا خاک در یار خطاب

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

مہ کیا کرے کہ تہ سی پہاں سیج اندھیر شتاب — ای صنم گیسو ی شب تا لسی منہ پھیر شتاب

آہن میں مری دلکی صدا جو لگی اب — وہ سینہ عاشق سے اگرا وسکا کھلا باب
ہجرنگ سے بہت تار تری نافکا خانہ — مضبوط تو کب بند کمر سے ہے سوا باب
وصف رخ تاباں سے کھلی رہتی ہیں مضمون — کب بند کریں چاند نہیں ماہ لقا باب
خیبر شکنا آئے مشکل میں مدد کر — اختر کی توز و رلسی نہ اوسکا کھلا باب

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

کعبہ میں بھی جو زاہد مغرور کی طلب — جنت میں کیا کریگی کسی حور کی طلب
میری وش بہرا ہی مجلس میں باغ ہی — پیالہ انکو ہی جو خوشہ انگور کی طلب
فرقت میں تیری نرگسی آنکھیں سفید ہیں — ساقی نہیں ہی ساغر بلور کی طلب
مطرب پسر شراب نے بیہوش کر دیا — در پردہ کب ہی شیشہ و طنبور کی طلب
پائی نہ زندگی میں کبھی شکل یار کی — انسان ہوں کب ہوئی تھی مجھی حور کی طلب
حسن جہان نما سی کنارہ نہ چاہیی — نزدیک کو کبھی نہ ہوئی دور کی طلب
مضراب دلخراش سی ہمساز ہی ستار — بزم غنا میں کسکو ہے طنبور کی طلب
نزدیک ہیں ہے چشم مضامین کو بی گزند — کسکو زمین میں ہو فلک دور کی طلب
کافور صبح چاہیی جلت میں عنبر کو — فرقت میں ہمکو ہی شب دیجور کی طلب
یاد رخ حبیب سی میت سفید ہے — غسال کو نہ چاہیی کافور کی طلب
لکھا ہی وصف شہد لب گل دوات سے — شب کو کسی ہی خانہ زنبور کی طلب
سایہ کی طرح چاندنی فرقت میں ہی سیاہ — ای شمع مہ کو ہی رخ پرنور کی طلب

دیوان مین وصف بھبھوکی مین لکھہ دیی  ہر ہر ورق کو ہی شجر طور کی طلب

رحمت ہی بار شعر سی اختر نہ پس کیا    وہ بوجھہ ہی کہی نہو فرد ور کی طلب

## بحر رمل مثمن مخبون محذوف

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

اکہہ گلشن مین لڑی ہی نرگس بیمار سی جب    چین کسطرح سی ہو روزن دیوار سی جب

آتش افشان ہوا محبوب کا عارض کہ ہوئے    روزن مجمر دل روزن دیوار سی جب

موسم گل ہی جنون کیون نہو دیوانونکو امید    حلقی زنجیر کو ہون دیدہ بیدار سی جب

پہول گیندی کا مجہی ہجر مین لگتی ہین رقیب    زرد گل ہو گئی سر تا قدم افکار سی جب

یاسمن زرد گلسنج سی کیونکر نہ ہی    قدر دنیا مین زیادہ نہو زردار سی جب

زاہدا جانتی ہین بعث کی دیدار خدا    اسم بت سنتی ہین ہم طالب یار سی جب

دامن دشت مین کیا چاک گریبان مین گرون    دست و پا کلکی زرا کتین ہین پیکار سی جب

لہر کہلائیکا گل کرپہہ و پہلا مو باف    دو ریحان ہوئی پہچلی اس مار سی جب

پرتو شبنم نپہاتا ہی کلی مین مالا    نظر آتی ہین ہمین موتیونکی ہار سی جب

غنچہ خور سی ہی وہین جیب سحر پھٹتا ہی    دو مدڑ کی انکلیون مین دیکھتی ہین تار سی جب

آتی آواز کی نوبت کہ بجا ہی نالی    سینکتی کوس نظر آتش رخسار سی جب

حلقہ چشم کی زنجیر پہن کیسو کی    اختر آزاد ہوئے دین بیدار سی جب

## بحر رمل مثمن مخبون محذوف

رنگ گل زرد ہوا اس نی سر خسی کب    جسم سر سبز ہوا پیرہن سر خسی کب

پھول کب زرد ہوئے باغ میں کب آئی خزاں — سبزۂ خط ہوا سیب ذقن سرخ سی کب

لالہ رو مجھ پہ ستم ہو گیا نظارۂ گل — یاد گلزار بہلاؤں بدن سرخ سی کب

ہو گئی قاتل میں شہیدوں کی دکھاتی ہی بہار — سبز سر سبز رہی اس چمن سرخ سی کب

بوی گل کی کبھی پتیوں میں سمائی نہ ہوئے — جسم رنگین یہہ ڈھپا پیرہن سرخ سی کب

لال ہوتا ہی یہہ اک بوسہ سی گلزاروں میں — مسی محتاج ہوئے اس دہن سرخ سی کب

میری زخموں کا لہو دیگا گواہی اختر — حشر کو لیگا شہادت کفن سرخ سی کب

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

ہر صبح قید خانہ میں غل ہی ادب ادب — زنجیر زلف گاہ ہی کر ایک شب ادب

مضمون زلف یار کی دیوان میں لکھے — سودا ہی بزم عقل میں کرتا ہی کب ادب

گیسوی سرو شانہ شمشاد میں جو ہو — یہہ سا خسانی سیکھہ لی رنج و تعب ادب

مضمون میں حال یار سی استاد بت فکر — مجلس میں جیسی صوفیوں کی ہو ادب ادب

چہالا تو جیسی داغ سینہ ہف ماہ سی — سودائی کو دکھا چکا شہر حلب ادب

مضمونکو بسکہ فکر ہمارے ہی اسطرح — کرتی ہیں شعر سی جیسی گدائی سبب ادب

باغ سخن خزاں ہی چلا اس زمین میں تو — کرتا ہی عندلیب سر گل سی اب ادب

جنگل میں غزل غول بیابانکی دیکھہ کر — دیوانگی دکھاتی ہی صحرا میں جب ادب

وصف دہان سرخ سی ہی شرم کلک کو — بوسہ سی جیسی کرتی ہیں عاشق کی لب ادب

مجموعہ ہو دیگا پریشان کھنچے جو — صحاف تیری ہاتھہ پڑی میری سب ادب

مشاطہ دار صبح کو سودای زلف ہی | پھر عروس ہو نہ سکی ایک شب خوب
اُڑتا نسیم زلف سی تنگی سے کے طرح سی | کرتی ہین مشک کا جگر [illegible] غضب ادب
ممکن نہین کہ کشش سی ہو برہمن قریب | بت سی کبھی نہ ہو سکی امیری رب ادب
اُٹھی سہی قد و پی تعظیم میری خاک | سیکھا ہی کو سی سروین قمریکا ادب
تلوونکو منہ دکھائی کہان منہ یہ چاند کا | چھالو سی میری کرتا ہی شہر حلب ادب
سوجھی کا شبکو غیر کو کیونکر دہان تنگ | کرتا ہی نیش طینتو نسی شہد لب ادب
کرنی لگین کی پھر بت بیدین شرارتین | اختر خدا کیو اسطی کرنا نہ اب ادب

## بحر رمل مثمن مخبون محذوف

رخ انور سی نظر آئی سحر آخر شب | چھپ گیا عارض روشن سی قمر آخر شب
چودہوین رات مین ہوتی ہی سحر آخر شب | ماہرو آج ارادہ ہی کدھر آخر شب
نالہ دلسی مری چاند گہن مین ہو گا | دان دو بوسہ کہ مٹ جائی ضرر آخر شب
ماہ نو صورت ابرو تیری آنکھو پہ بنی | نگہ مہر سی پڑ جائی نظر آخر شب
صبح تک خرمن دل چشم کی گردش سی بسا | کسکی تھا نی لی بدلی ہی نظر آخر شب
رخ روشن پہ سر زلف سی لگا دل زار | کسکی پیشانی مین ہوتا ہی سفر آخر شب
مہر پر آنکھ جو ڈالی تو ہوئی شام سی کور | نہو آج رقیبونکا گذر آخر شب
عاشق پردہ نشین کا نہ جنازہ ہو کھلا | ہمدمو مری مرنیکی خبر آخر شب
سنبلستان سی ساقی تری زلفونکو ہوئی | مارکیسو پہ کھیلی کا یہہ اثر آخر شب

رنگ پھیکا ہوا انجان چکورونکا ہین | برج گیسو مین چھپا آج قمر آخر شب
دل صد چاک نہ نکلی سر گیسو سی صنم | راہزن خضر سی ہو وی جو سفر آخر شب
شام گیسو مین سر صبح کھلی ہی اختر | عارض و نیر جو جدا ہو وی قمر آخر شب

## بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

کیون ہلالی ابرو ونسی ہو مقابل ماہتاب | ناقصونکی حسن سی ہوتا ہی کامل ماہتاب
مہر سلونپر بھی فروغ رخکا پھیلا ہی اثر | چرخ چارم پر ہوا عیسی کا حامل ماہتاب
مرگ چشم یار کی گردش سی پھر لرزان ہوا | قاتلا شمشیر ابرو سی ہی بسمل ماہتاب
جب سی اوس مہر کا روی منور پھر گیا | چشم حق بین سی نظر آتا ہی باطل ماہتاب
میری نالونسی سر گلبن پڑی ہی چاندنی | باغبان کسطرح ہو صورت عنادل ماہتاب
آئینہ رو کی صفائی سی بہت حیران ہون | تیرتی دریای جبین کا پای ساحل ماہتاب
گر سواد شب مین مجنونکو ترا ناقہ ملی | تو بنی لیلی شمائل برج محمل ماہتاب
کاسۂ سر کیون نہ گردش مین رہی اوسکا مدام | دور سی رندونکی اتنا ہی جو غافل ماہتاب
نقص سی مہر کی ابرو سی کل تک تھا نمود | میری داغونسی ہوا جو آج کامل ماہتاب
شاہد اصلی جمال اپنا دکھا سکتا نہین | جب نظر رخ پر پڑی ہو جائی حائل ماہتاب
سامنا اوسکی رخ روشن سی کیونکر کر سکون | مین تو اختر ہون مرا بن جائی حائل ماہتاب

## بحر ہزج مسدس محذوف

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

پڑیگا آنسوونسی آبلا اب ——— نہ توٹی موتیونکا سلسلا اب

زمانی کی جدائی ولتی سنائی ٦٣ جرس سی پھر نہ جاتی قافلااب

یہہ دم پھاندیگا بحر تن کو دم مین | قدم بھر کا رہی ہی فاصلااب
گلا کٹتا اون کیون کھایل کرونمین | گلوری کال مین ہی کیا گلااب
دلالت کیون نہو وی حسن کی عشق | دلیلین بھی نکالین وہ دلااب
ملاقاتی جدا ہوتی ہین مل مل | ملال دل خدا ہم سی ملااب
کیا ہی سوز دلنی خاک ہمکو | مسیحائی جلا مردہ جلااب
ہنسی ہین و یاد لبند ہون مین | چمن مین غنچہ گل کو کھلااب
مٹایا نقش پا جسپر یہہ سر تہا | سلامو نکا دیا ہی یہہ صلااب
چمن مین پھول انکاری ہوئی ان ای گل | جواہر بخشہ مرجان ہلااب
اثر کا مل سحاب تکا سمایا | ہوا ہی رشک دہر آبلا آب
پھرین ہین کو یکی آنکھون مین موتی | یہہ تار اشک کا ہی سلسلااب
بتون پہ گردش افلاک تاکی | خدا اختر سی مہ رو کو ملااب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

شمع عریانکی طرح دل نہ جلاؤ صاحب | اپنی جامہ سی نہ باہر ہوئی جاؤ صاحب
روی روشن کو نہ داغونسی ملاؤ صاحب | مہر کو آتشی شیشہ نہ دکھاؤ صاحب
بدن صاف پہ تنگئی دکھاؤ صاحب | قول ہاری ہی تو گل چہلونکی کہاؤ صاحب
حلقہ چشم کو پابوسی کی حسرت ہی بہت | آنکھیں ملتی ہی معہ پاپوش سماؤ صاحب

ناتوان عاشق شمشاد کو عریان نکرو طوق قمری کا گریبان ہو منگاؤ صاحب

ہیں ابرو سی ابھی ولولۂ عشق ہوا چیدہ اشعار جو دیوان میں ہو لاؤ صاحب

ہیں بار نظر بد نہ نزاکت پہ پڑی بال کی اوٹ میں جالی ہو تو جاؤ صاحب

تیر مژگان سی تری ہوت گئی دیدۂ داغ باغ عالم میں نہ کاٹو لسی رلاؤ صاحب

قفل غنچہ کی تو یون کان مروڑا نکرو خندہ زن ہو کی گلستان کو ہنساؤ صاحب

خواب خرگوش ہی انکو نہ رقیبونکو چھوڑو چشم خوابیدہ کو آہو کی جگاؤ صاحب

میکدہ میں تن لاغر مرا لی لو ساقی بادبان کشتی مے کا جو بناؤ صاحب

چال اڑوا چکی اب سامنے بیٹھی ہو تذرو کبک کو آکے کہانا نہ سکھاؤ صاحب

چشم پوشی نکرو باغ میں ہو پیش نظر آڑ نرگس کی ہی جانا ہو تو جاؤ صاحب

ہمیں سیماب بنایا تو چھکاؤ نہ کنوئیں دل بیتاب چلا آتا ہی آؤ صاحب

دل لگا عارض روشن سی شہ خوبان کی عارض کہر ہی رعیت نہ بساؤ صاحب

شمع محفل کیطرح چشم دکھا لی ہو ہمیں ساق سیمین پہ نہ پروانہ بناؤ صاحب

ماہ رو سر پہ چڑھایا نہ کرو اختر کو آسمان پر سی زمین پر تو بلاؤ صاحب

## بحر رمل مثمن مقصور

نازکی بحر خوبی سی ہی چشم پر حباب دور میں مرزا ہونکی کیون نہ ہو ساغر حباب

چشم گریان میں مری خورشید ہی خانہ خراب جام ہی ذرہ اشک کی یم میں ہی خاک در حباب

وہ پری لو سنگدل بہا موم وا کہلا لیتی بحر خوبی کی نزاکت سے ہوئی تہہ حباب

یاد آئی کر نزاکت ساقی می نوش کی — کاسۂ می مین بنی پر تو سی میرا سر حباب

ناتوانی شیشۂ دل ہو گئی دریای حسن — میری آہون سی جدا ہوتا نہین دم بھر حباب

اک نفس سی ناتوانی مرغ مضمون صید ہین — موج گل مین بلبلون کا ہو گیا پر پر حباب

قاتلا ہی موج گیسو کا یہہ نازک ناتوان — بحر تن پر کیون نہ ہو آب دم خنجر حباب

موج گیسو مین ہون یار زلف کا نازک قتیل — ہی کف دریا جنازہ اور ہی چادر حباب

ظاہرا دل تک جو آئی موج شمشیر سیاہ — کہول دیتا ابرونکا باطنی جوہر حباب

موج زلف یار کی جہونکو نسی دل بر باد ہی — پہوڑ دیتی ہی مرا دم بھر مین یہہ صرصر حباب

اوسکی دریای شکم پر ناف اک گرداب ہی — یا نظر آتی لگا ہمکو سر کوثر حباب

ختم ہی اسپہ نازکی گوہر در دریای حسن — موج گیسو مین تنی ہین کانکی گوہر حباب

چاندنی سیر ہی کر لی شب مہتاب ہی — بدر کا گرداب ہی ہفتی ہر ستارہ اختر حباب

کف نہین یہ جی نکا جوش ہے بالای آب — بحر رمل مثمن مقصور — زہر مار زلف کا روپوش ہے بالای آب

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلات

نازکی تلوو نمین تیری اسقدر ہی بحر مین — یہہ حباب و تری ہوئی پاپوش ہی بالای آب

ہاتھ پاون کہل نہین سکتی حباب بحر کی — کیا کسی کا یہہ لب خاموش ہی بالای آب

یہہ حباب آسا ہی اس سینہ مین اشک یم کا جوش — قاتلا یہہ سر و بال دوش ہی بالای آب

پہوٹتا ہی نالۂ اہل فنا سی یہہ حباب — ساری دریا کا ہی اک گوش ہی بالای آب

میکدہ مین پنبۂ شیشہ سی ساغر چہوڑ لی — بادبان کشتی می نوش ہی بالای آب

نقش پانیکا حباب آسا مٹاتا ہی عبث — وہ تو آئی می نوش میرا ہوش ہی بالای آب

یہہ خط پر داغ مائل ہی خطِ رخسار پر | شرح مصحف وہ تو یہہ سروِ چراغاں کی کتاب

خضرِ دل ہور رہنما اوسکی دہانِ تنگ تک | چشمہ کی چشمی بہائین آبِ حیوانکی کتاب

یہہ جامہ ہی صد ہا سال تک ٹہنتا ہین | پائی بخردان ہمنی جسمِ عریانکی کتاب

کرمتا دی یار مجکو صاف بجاون ابہی | ابرِ رحمت سی بہکو دی میری عصیانکی کتاب

شرح چاہی لعلِ لب سی آتشین نالونکی جب | ہہولکر پڑہنی لگی وہ دستِ مرجانکی کتاب

لکہتی لکہتی مرگیا اک حور وسکی یاد مین | نامۂ اعمال سی اختر نی دیوانکی کتاب

## بحر مضارع مثمن اخرب مقصور

سردی جو کم کروکی بڑہی کا سوا عتاب | محشر تلک بجائیگا خورشید کا عتاب

غصہ مین بہی صباحتِ شیرین ہن ہی یاد | لو بہی شفق کی منہہ سی تمہارا مرا عتاب

وہ بیوفا سلاح زرِ سرخ کیون نہ ہو | سیکہا ہی زر دروپونسی اکثر وفا عتاب

گلچین تو مثلِ کاہ چلی کم ہوئی بہار | ہر گلکا باغِ دہر مین آتنا بڑہا عتاب

روزن ہر ایک اوسنی چراغان بنا دئی | داغ بدنکیطرحسی ہمپر پڑا عتاب

ساقی کا میکدہ مین ہی نیدونسی دور | ہمکو بہی جام کی کیطرحسی چڑہا عتاب

اس چاندنیمین آنکی ملجائی ضرور | اختر یہ کیا ہہی گا یہہ ای مہ لقا عتاب

مفعول فاعلات

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

فعلاتن

چمن مین منہہ سی نکلی دلکش وجہ کو گلعذار نقاب | دکہائی کیا شجر حسن کی بہار نقاب

مفاعلن فعلاتن

وہ ناتوان ہون کہ جیتی ہی ہنجل صحرائی | بنائی میرا تن زار شہسوار نقاب

چمن میں عارضِ گل ہو گا رو نمای سخن　　بناؤں مصرعِ شمشاد کی ہزار نقاب

فلک پہ روشنی مہر و مہ سی ظاہر ہے　　الٹ کی پھینکتا ہے منہہ سی میرا یار نقاب

دکھائی شعلۂ عفت شمع و جو عریاں نے　　پتنگ بنکی تری منہہ پہ ہو نثار نقاب

فلک کی پردی جلاتی ہی مہر شعلہ رخی　　جدا ہی برق سی کیون ہو نہ بیقرار نقاب

پھری ہی تو تو ترا اسپ رشکِ بادِ صبا　　بنائی گرد سواری کی راہوار نقاب

یہ چشم تر مری آنسو بہاتی ہی ای برق　　بنائی رخ پہ جھڑی ابر نوبہار نقاب

جبیں کا داغ دکھاتی ہی ریشِ زاہد پر　　سفید روئی کی ڈالیں سیاہ کار نقاب

جو منہہ پہ ساقی کی سایہ کری پری بطے　　بنا لی چادرِ می کیون نہ بادہ خوار نقاب

وہ چشم تر ہوں کہ ہی آبشار صحن چمن　　وہ ناتوان ہوں بنایا بنکا ہی غبار نقاب

ابھی تو روی سیہ مہر میں چھپاتا ہے　　کری جو حشر تا بانکا انتظار نقاب

## بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہو اندھیرا بھی ہوا کر لی لگا مہر و حجاب　　عاشقِ لب تنگ سی کیونکر کریگا تو حجاب

شمع کا شعلہ بنایا کرمکِ شبتاب کو　　داغ بابانسی مری اڑتا ہے پھر جگنو حجاب

برگِ گل ہیں تھہ اوسکی دخترِ رز ہیچو ہو　　ساغرِ گل سی کیا کرتی ہی خوشبو حجاب

ہنسی شیشہ کی کھلی ہی آنکھہ ہی ساقی کی جام　　میکدہ میں طاقچی کیونکر گری ابرو حجاب

کھینچیاں اغیار پر پڑتی ہیں یہ تصویر سے　　میری بازو سی کری دروازہ کا بازو حجاب

دستِ گل کی رخت عریانی پہ جو مرکُھل گئی　　بس خطِ شمشیرِ قاتل سی کری اُتُو حجاب

مارِ زلفِ یار کا سم منتقد کرتا ہون نوش
نیش موہای بدن سی بی بجا پنبہ حجاب

طالعِ بیدار جب سی ہمین دکھا چرخ کا اوج
خواب مین سعی مرتبہ کرتا ہی مجلس تو حجاب

میری آنسو یادِ رخسارِ صنم سی ہین روان
دیکھہ پاتا ہی اگر کرتا ہی سرو جو حجاب

قطرۂ خون تنکی خنجر سی ٹپک جاتی ہی پھر
چشم پوشی سی مری کرتی لگی آئینہ حجاب

مستِ چشمِ نازِ لب غول بیابان ہوگیا
وادیِ وحشت مین سایہ سی کرین آہو حجاب

تم اگر مہر و مہروش ذرہ کا رتبہ دیتی ہو
آج اختر سی نہ کرنا ہمسری مہ رو حجاب

## بحر رمل مثمن مقصور

زلفِ مشکین سی سمجھہ جائے اگر عنبر حساب
پھر درِ دندان سی لیوی تکا گوہر حساب

اون درِ مضمون کی قیمت شاعرون سی پوچھہ لو
اس قلم کا جوہر یکویا دہی اکثر حساب

صاد ہی چشمِ صنم کار و نکتو نکی مد بہی ہین
دفترِ داغِ بدن مین دیکھہ لی دلبر حساب

مجکو شیرین یاد ہی پہولا ہون نقشِ گرد کو
کوہکن استاد تبلا یکا کیا پتھر حساب

کیا ہوا موی کمر مین پہیر ہی اوس نازنین کا
انگلیون کی پور کی تبلاتی ہی چکر حساب

رطب و یابس باغِ عالم مین گوارا کیجئے
خشکی لب کا پتا دیتی ہی چشمِ تر حساب

روزِ وصلت ہی مگر سر پہوڑ جاتا ہی رقیب
روز لیجاتا ہی میری در سی پہہ اژدر حساب

یاد فردای قیامت یہہ خطِ محبوب ہے
مجکو ڈر کاہی ہی سی دونگا مین کیونکر حساب

میری آنکھو تری نازِ خرامی پر ہی رشک
بالِ طاؤسِ چمن سی لیکیا یہہ بی پر حساب

یاد مین زنجیر کی گنتا ہون جنت کی ہر گری
مجکو خالی دیکھہ کر لیتا ہی میرا گہر حساب

مصحف خمین پہ لکھا جائیگا میرا گناہ | بوسہ محبوبکا دفتر سے ہی باہر حساب
اس ہمن مین چلتی چلتی پاؤن اختر تھک گئی | دی ہی معشوق کی الفت کا نامہ برحساب

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

گلشن بہار پر ہی بنا ہی قلم گلاب | توڑین زمین شعر سی کیونکر نہ ہم گلاب
دیکھا کر دن طلسم خرابات دہر کو | گلشن ہی شکل دیر بنا ہی حرم گلاب
گلشن مین دی طائر رنگ پریدہ ہون | سمجھا ہی خوب اپنا وجود و عدم گلاب
پیری مین قدراست جھکے کا جو انکا | گلشن مین شاخ کہنہ نہ ہوتا ہی خم گلاب
پاتا ہو تمین ہی عارض گلرو مین پانچ صف | سرخی سفید سبزی و زردی بہم گلاب
تشبیہ اوسکی عارض گلگون کی کفر ہے | دیکھا نہ باغ دہر مین سنگ صنم گلاب
غنچہ تو بند ہوتا ہی کیون پھولتا ہی گل | تلوو نکا تیری پاتا ہی شاید درم گلاب
آب و آتشین سی گرانی ہی خود مجھے | بہر مریض عشق تو ہوتا ہی سم گلاب
گلشن مین گرانی سی شیشی لنڈھا دئے | مجکو سبک کری تو اوٹھا ئی ستم گلاب
نازک ہو مجکو سونگھنا بھولونگا بار ہی | پیتا ہی آب عارض گلگو نسی غم گلاب
اوس گلکی کو ی صاف ہین ہم خار ہو گئے | پیتا ہی آپ سر پہ ہماری قدم گلاب
بیہوش ہوئی مین شیشہ دل میرا بھر گیا | ساقی کی ہاتھ سی ہی ہین سحاب کرم گلاب
اختر جما ہی تختی پہ حسبطر حسی قلم | بہر لی زمین شعر مین اسطرح کم گلاب

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

لٹکائی ہیں سب میں جب نوجوان رکاب
پوشیدہ ہو گیا لال [illegible] رکاب

ہاتہونکا وصف یا کسی گہوڑیکی پوچہہ لو
ای شہسوار پاؤنکی ہی قدردان رکاب

ای شہسوار پہر تیری تلوونکی یاد مین
ہوتا ہی جا کی گل بسر باغبان رکاب

گلشن مین کیون نہ اسپ صبا کی بہار ہو
پاؤنمین تیری پای گل بخران رکاب

اقلیم شعر کی جو زمین پر کرون مین سیر
ہر جنبش فلک کی ہو آسمان رکاب

کیونکر نہ اسپ روح پہ پہر ناز کی جتاؤن
ہر روز ٹکی کو سمجہا ہون مین ناتوان رکاب

ڈر یا بجا ہی ابروی خمدار یار سی
ایسا ہو بنا کوئی ناتوان رکاب

شل ہم ہی جب صنم سی پڑی جو داغ
سمجہی ہین میری تیغہ اوسی تکمہ دان رکاب

پہولونکا بار اسپ صبا سی اوٹہہ سکا
کیا زین مین لگی ہی پئی امتحان رکاب

ابرو کی ساری وارسی ہی ناتوان تمام
ہاتہونسی پر نہ چہوڑیگا یہہ ناتوان رکاب

گم کو یہان تلک ہی ہمار او شہسوار
چہوڑا ہی بیزبان ہی و ریسمان رکاب

کاہیدہ تمکو کردیا وصف رکاب نی
اختر بناؤ فکر سی اب ہڈیان رکاب

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلان

زلف کی یاد مین کہڑیان ہین جنجال غضب
کیا شب ہجر مین جلتی ہے پہ گہڑیال غضب

کسی ہر کا نہین سر ہوتی میان کا ای جنگر
بال عنقا پہ بہی ہوجاتا ہی یہہ بال عدا

خم ابروی سی ہی ہو بی رفتار صنم
کیون نہ ہو اہل زمین کی لیی بہونچال عدا

طور کیا یار کا سیکہا جو گئی پہر نہ پہر
جسم کو عمر روان ہی یہہ تیری چال عدا

بیٹھی ہو رہی یوں کہ عاشق و معشوق ہیں باہم | سمجھ پاتا نہ کوئی جب ہی بیٹھو تو ...
منہ پہ وصلت سی ہی قیمت ادہر کو پھیر منہ | اب آپ بیٹھے پھر ... کہلاتی ہی ...
شیشہ نادر ہی کہ نظر ہی بہر کے | شیشی کی دستی کو ذرا دو کہلاتی ہی شتاب
تا نکہ ورق دل عاشق سی کند ہے | تیغ نگہ کو سان پہ لگواتی ہی جناب
چمکی کیطرح اختر تابان ہی تک چمکی | یا پوش آفتاب کی بیٹی ہی جناب

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلان

عارض سرخ دکھاتی ہی سر بازار شہاب | عوض خون جگر لیوین خریدار شہاب
تنگ ہوتا ہی زبس سرخئ ان سی جوان | کاسۂ چشم میں بھر لاتی ہی میخوار شہاب
لال ڈوری نہیں کیا آنکھ سی دیتی ہی مثال | بھری کسطرح سی یہ نرگس بیمار شہاب
سرخی عارض قاتل سی جو لڑتی ہی کبھی | چاٹ جاتی ہی عوض خون کی تلوار شہاب
زرد ہو جاتا ہی ہولی میں رقیب و رخ سرخ | یوں بھر اکرتا ہی پچکاریوں میں یار شہاب
نشۂ عارض رنگین سی کہاں ہوش بجا | یہ بھی مستی ہی عوض مسکی چلی یار شہاب
صحن گلشن میں پڑا ہی لب رنگین کا عکس | سبزہ پوشیدہ ہوا ہو گیا گلزار شہاب
خط شب رنگ بہی گالوں پہ نکل آئی کہیں | عنبرہ رنگی ہو پیدا ہی خط رخسار شہاب
خون دل روتی تو ساقی نی کہا اٹھ بیٹھو | مے کدہ میں کوئی بیچا ہی نہ میخوار شہاب
وحشت زردی عارض سی بڑھائی جگر | پھر بہا دون طرف خانۂ خمار شہاب
یاد لب میں نکل آتی ہی جو سینی سی کبھی | وہیں جاتی ہی یہ آہ شرربار شہاب

آج پوشاک شہید وفا کی رنگی جا سکے　　کہو رنگریز سی اختر رہی طیار شہاب

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

وہ گل بنائی اگر ساغرِ گلاب شراب　　چمن میں بلبلِ شیدا کی ہی سراب شراب

اودہر ہی جامِ فلک اور ادہر ہی شیشۂ صبح　　بنائی شفقِ شام و آفتاب شراب

وہ رند ہون جو کبہی رنگ خونِ دل دیکھے　　شراب اشک سی ہو جائی آب آب شراب

خمار اٹہ رہونگا بجامِ چشمِ مست سی ہی　　سپی کی طالعِ بیدار بہر خواب شراب

چہرانہ پیرِ مغان موسمِ جوانی ہے　　پلا رہا ہی ہمین عالمِ شباب شراب

جو مست بادہ نشینان نرگسی ہین ہیں　　تو نازکی سی بہری ساغرِ حباب شراب

بسی ہوئی ہی کہ ہین چشمِ مست ساقی سی　　دکہا گئی ہی گردشِ گردون کا انقلاب شراب

وہ مئی کی مثل اڑا دیگا چرخ آتشباز　　جو پیکی آئیگا وہ رشکِ ماہتاب شراب

دیا نہ کبہی اس خطِ زر کو درس جناب　　بنائیگا مگر صفحۂ کتاب شراب

وہ رند ہون جو کبہی حالِ مغبچہ پوچہین　　زبان مو جسی دیوی ہمین جواب شراب

جو موجِ زلفِ سیہ کہہ پائی پری ہین　　مثالِ سنبلِ تہ کہائی پیچ و تاب شراب

رہی نہ حشر مین مستی حریفِ اختر کے　　پلائین ہاتہ سی بہر بہر کی بو تراب شراب

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

گرما رہی ہی دلمین یہ پابوس اضطراب　　شعلہ تڑپ دکہاتی ہی فانوس اضطراب

جلوہ بہارِ رخ کا گلشن مین پڑ گیا　　گرنی لگی سحاب سی طاؤس اضطراب

ظلمت شب سے ہم اوسر ہاتھ مین ملون
کیونکر کرون نہ ہجر مین افسوس اضطراب

کانو مین انگلیان یہہ موذن بہی چہکی
اب آہ دلسی کرتا ہی ناقوس اضطراب

گلشن مین نی بانکی پڑ زری اڑا دئی
کیا کیا بدن پہ کرتا ہی ملبوس اضطراب

تیغ سبک اٹہائی ہین بار دوش کا
سر ہی دکہا چکی پئی پابوس اضطراب

ساقی نی بحر مین جو الٹا حباب کو
دکہلا رہا ہی ساغر معکوس اضطراب

اس عذار پر ہی کدائی یہہ مورچہل
سر پر کیا کری دم طاؤس اضطراب

ساکن ہیں ان کوی یار کا خانہ خراب ہو
بیدر کو چاہی دل منحوس اضطراب

اڑتی ہین جسکی ضرب سے ٹکڑے پہاڑ کے
کرتی ہین اوس سے بہی بت مانوس اضطراب

وحشت نہین سنا ہی فسانہ جو آنکہہ کا
ہر اک ہر نکو ہی پئی پابوس اضطراب

روضہ پہ کیا عجب ہی یہہ وحشت اتارتی
اختر بجا ہی بہر شہ طوس اضطراب

## بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلات

یاد مین مہ سیما کی ہی یہہ سارا انقلاب
میری ویرانہ مین کرجاتا ہی عنقا انقلاب

یاد اونکی پر آبلہ مین اسقدر ہی روشنی
تیرگی سی کر گیا ہی دست موسی انقلاب

آنکہین ہو لالہ کی لالہ کا عکس سے
عارض رنگین سی ہو جائیگا دریا انقلاب

پہر بیاغی ای سہی قد خاک مین کرجائینگی
کیا عجب کرجائین اونکی قد و بالا انقلاب

[illegible]
رغبت دلسی کریگا جوش صفرا انقلاب

برق وش کی یاد مین ہووی جو اختر چشم تر ۷۸ آسمان پر ہوا ہی ہر ایک سیارہ سحاب

## بحر رمل مثمن مقصور

کو رہ تیرہ مین کیا کرتی ہین بیعیم یارب | حسن اسباب سے ہی عشق اعظم یارب
ٹہو کرون سی مطرب خوش سکام کی ہین پامال | بزم عشرت مین کیا ہی بپا ماتم یارب
جو وہ ہمت چاہتی بوسہ پہ دل بہی دیجی | ہر کہا کنج دہن مین آج حاتم یارب
پہر عرق آلودہ پیشانی دکہا دباغ مین | غنچۂ گل مین کری پہر آکی شبنم یارب
غیر ہمدم یار مین تہا رشک سی ہم اوٹہہ گئے | پہر شیطان کر چکا دنیا مین آدم یارب
ساقیا ہوتا کہ انکو جو اوس مستی سی میل | تیری میخانہ مین کرتا کاسہ جم یارب
کیون نہ شیدا مین کرتا ہی سفر ای خضر دل | زلف جانان سی ابہی ہو جائی سہم یارب
وہ پری اپنی نگین پر نام دل کندہ کری | چشم کی حلقہ مین کرلون پہر خاتم یارب
اس صف مژگان مین جاتا ہی یہہ دل نیزہ باز | معرکہ مین پہلی کرتا ہی تہیہ جم یارب
ای تہو دیکہین خط الکسطح دی زاد سفر | خال ہند و طاق ابرو مین ہی توام یارب
جب سنین کی تیری شمشیر ظفر پیکر کا کوچ | میری سینہ پر کرینگی زخم خرم یارب
میری پہلو سی جدا ہوتا ہی وہ جان جہان | پہلوی تربت مین کر جاتا ہی سیدم یارب
بادشاہی حسن کی سکی کیا کرتی ہین کوچ | سینۂ اختر پہ کرتی ہین یہہ درہم یارب

## بحر رمل مثمن مقصور

چشمِ مست ناز کی صورت بطِ مے کی خراب | میکدہ کی ساتہ تہا ہو حبابی کی مٹی خراب
شیشۂ دل کیا گرا ہی خاک نشہ پر بہی | زاہدونسی ہو گئی رندونکی پہر مٹی خراب
یاد ساقی مین جو رو دیا مدہوش ہم کلیجہ تہام کر | دہر مین بنیاد میخانہ کی ہی بانی خراب
مائلِ طوقِ صنوبر خسرو سالی مین ہی | شکل قمری تیرہ بختی سی ہوئی ہستی خراب
ہجر سی استاد کا مکتب مین طفل کلک کو | گہٹنون پر چلکی اسنی مشق وصلی کی خراب
طفلِ نازک کو سکہایا ہجر مین خطِ شکست | توڑ کر روئی قلم پہر اوسنی وصلی کی خراب
شیشۂ نو فکر می سی میکدہ مین گر پڑا | جام اشعار کہن سی ہمنی مٹی کی خراب
آتشِ رنگ حنا کا کہل کیا سارا فروغ | بنگئی خطِ شعاعی جب ستاری ہی خراب
کیا اثر ہی آتش گل پر ہماری آہ کا | بنگئی منقار بلبل ہمنی جب چاہی خراب
پہولنی پاتا نہین گل توڑ لیتی ہین آکے | گلشن مضمون مین کرتی ہی ہمین جلدی خراب
قافیہ ہرچند ڈہونڈہی پر نہ بندش ہو سکی | واہ اختر ان قوافی پہ غزل ہی کی خراب

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات

نہ آئی بحر قرہ تک جو ایکخدا مکتوب | بنای کشتی کاغذ یہ ناخدا مکتوب
یہ دل تو سبزۂ خط صنم سی ہی برباد | چمن مین باد صبا لائی کوئی کیا مکتوب
یہ خال محضر رخسار کی نشانی ہی | برای گیسوی جانان ہوا بلا مکتوب
کبہی وہ خال ہی ہما او رکہ ماہی سبزۂ خط | چہپاتا پہرتا ہی منہہ پر وہ دلربا مکتوب

ہمارا نامۂ اعمال عنبر آگیں بھیجیو | وہ تو معطر ہے کیونکہ نکہت جو مکتوب

وہ بادشاہ ہوں ملک سخن کا ہے قاصد | سوا ہے جس کی ہما لی سایہ ہما مکتوب

وہ ناتواں ہوں کہ جا سکا بھی نہ یہ قاصد | وہ سنگدل ہی بہی کیونکر کہے یا مکتوب

کتنا اس خط ریحاں سے بس نہیں چلتا | لفافہ بند ہی کہو لیکن یہ ہے صبا مکتوب

بھیجا ہے خط صنم سے جو بھیجا ہوں کبھی | تو کوہی یار ہیں ہتی ہیں نقش پا مکتوب

جو بادشاہ کی ہاتھ نہیں حکم نامہ | تو پاس پاک کلمہ اسی ہو بوریا مکتوب

یہ جوان نعمت سیاسی سیر ہی لکھا | کریگا حمد سی ہر نقش بوریا مکتوب

نہیں اختر تابانی قدر گھٹتی ہی | خدا کیو اسطی قاصد ضرور لا مکتوب

## بحر ہزج مسدس مقصور

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

بجا ہی کعبہ مقصود و محبوب | ہمیں غائب ہیں اور موجود محبوب

نہیں کچھ غم ہوئی جو شعلہ و بخیر | بجھا نی آتش نمرود محبوب

تو سجدہ کیا ہی جسکو تُو نے | وہ ہی نام خدا معبود محبوب

مٹا خود زہر فرقت سی یہ الماس | کئی سودہ بہی ہی لی سود محبوب

لکھوتا پھر جا مستی کی بدلے | دکھایا پہر آتش لی دود محبوب

وہ جاتم ہوں لوٹنگا اسکا بدلا | جو دی ڈالی یہ دل ہی جود محبوب

مقام آخرت کا کوچ ہی اب | دکھائی منزل مقصود محبوب

کسیکو اپنی وطن میں خیال غربت ہے ـ کسیکو عالم غربت میں بھی وطن مرغوب
ہم اونکی سبزۂ خط کو سمجھتے ہیں خضر ـ کیا ہی چشمۂ حیوان چاہِ ذقن مرغوب
ہر ایک مصرعۂ احمر دل میں پھبتا ہے ـ کتاب کا وہ نہ ہو جسکا ہے سخن مرغوب

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

چمن سے پھینک دیا میرا آشیاں کیا خوب ـ نہال مجھکو کیا آنکی باغباں کیا خوب
ہمارا یار تو ہے لامکاں مکاں کیا خوب ـ خدا کے نام سے افزوں ہے یہ نشاں کیا خوب
شباب میں کسے معلوم یہ ضعیفی تھی ـ عجب بہار میں آئی ہے یہ خزاں کیا خوب
یہ اشتیاق تھا قاتل کو قتل کے وقت ـ کہ چشم خم کھلی ہے کہاں کہاں کیا خوب
ابھی سے آنکھ دکھا کر عجب اڑاتی ہو ـ ہوا ہے ذکر بھی کبھی یہاں کیا خوب
خبر ہے اپنی ہی رخسار زرد کی اوسکو ـ یہ ہمسے ہنستی ہے کھل کھل کے زعفراں کیا خوب
کلام کو تو ہے ذرہ مگر کلام ہے مہر ـ زمین شعر کو کہاتی ہے آسماں کیا خوب
پڑی ہیں داغ رخ صاف جام میں تیرے ـ دریدہ ماہ سے ہوتا نہیں کتاں کیا خوب
وہ ہی تو تنگ دہاں جز بیاں ہوتے ہیں ہم ـ دہن کی صف میں کھلتی نہیں زباں کیا خوب
کیا ہے آئینہ میں سبزۂ خط رخسار ـ زبان کلک سمجھتی ہے اپنی آں کیا خوب
ہمیں یہ حیرت [illegible] ہو سکی نہ صفت دہاں ـ بیاں کی تنگ دہانی کی وہاں کیا خوب
[illegible] بیتاب وہ قن سے ہو سیراب ـ گڑھا تو جاتی تھی پر ملا کنواں کیا خوب

ابھی تلک تو نہیں عشق بیکسی ہم طالب ۔ ہوا ہی شاہد معنی کہیں کہیں مطلوب

ہماری تاک ہی طالب ہی کوئی اچھوتے کا ۔ غزل ہماری نہیں تجکو ملتے جہین مطلوب

ابھی سی آج مربع نشین ہی اختر ۔ کہ نقش جب سی نظر آجکی کہیں مطلوب

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلان

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

بدونسی سیکھتی ہی ہر ہین وہ طریق صواب ۔ بہت سمجھتی ہین آسان رہ دقیق صواب

وہ بد ہون نیکیونکا مجسی دل بہلتا ہی ۔ شب وصال بھی ہی تا ہونہین فریق صواب

ہر ایک نیکی کی بدلی برائی کرتا ہی ۔ ابھی تلک تو نہ پایا کوئی شفیق صواب

یقین ہی کشتی افعال بد اُتر جائی ۔ روان ہی بحر فنا مین جو یہ غریق صواب

بدونکو راہ ملی کی نہ نیک صحبت مین ۔ گروہ غیر نکالیگا یہہ فریق صواب

رقیب بہ جلا دینگی آہ کاذب سی ۔ تمہارا عاشق صادق تو ہی حریق صواب

بدی بدی مین اس اختر کا کام ہی ۔ تبو خدا کی لئی اب کرو طریق صواب

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

پہنچ گیا اوس بادہ خوار کا اسلوب ۔ وہ مسکی نشہ کی آنکھین خمار کا اسلوب

جو بجلی آئی تو سمجھا کہ ہی نشان مرگ ۔ نہ پائیگا یہہ کوئی انتظار کا اسلوب

رنگ سے گلعذار کا میر امنقلب القلوب | باغ ہے اس بہار کا میر امنقلب القلوب
گردشِ بخت کیا غرور چاہئے الاہی ضرور | گردشِ چشم یار کا میر امنقلب القلوب
ہوگئی باغکی بہار جیسی کہلا ہے لالہ زار | دل بہی الٹ ہزار کا میر امنقلب القلوب
رنگِ چمن بدل گیا تہام لے دل تو نے بجا | بلبلِ بیقرار کا میر امنقلب القلوب
گردشِ بخت بہی کمال سو وہ پلٹ گیا ہے سال | پہیر دے دل بہی یار کا میر امنقلب القلوب
پہول بنائے جار کا داغ ہے لالہ زار کا | رنگ ہے روے یار کا میر امنقلب القلوب
شوق بڑہا وسے اسے اختر زار گیا عجب | دل نہ کہتا ئے یار کا میر امنقلب القلوب

مفعول
مفاعیل
مفاعیل
مفاعیل

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

پائیگا غرور نکو کہاں دیدۂ یعقوب | جب گم ہوا یوسف سا جوان دیدۂ یعقوب
آجائے خطِ شوق جو یوسف کی طرف سے | پاؤنکی عوض ہو وے رواں دیدۂ یعقوب
آجائے تصور میں جو تصویر مدوّر | ہوجائے رخ مہ سے کتاں دیدۂ یعقوب
اسطرح رولاتا ہے جلاکر مرا یوسف | دیے آتشِ سوزاں سے دہواں دیدۂ یعقوب
یہاں کثرتِ نالہ تو وہاں شدتِ گریہ | ہفت میں ہے یوسف کی وہاں دیدۂ یعقوب
ہر زخم لہو روتا ہے اس تیر مژہ سے | لیجائے نہ کچھ اور گماں دیدۂ یعقوب
جلاد نہ گوشہ میں جو یوسف ہوا پرخ | ہیں تیر مژہ اوسکی کماں دیدۂ یعقوب
ہر اشک عیاں چاہ میں بیٹے کی دکہایا | کیا معجزہ کرتا ہے نہاں دیدۂ یعقوب

واسطہ جو جواب خط یوسف کی طلب ۸۸ کرنی لگی کھل کھل کی بیان میں یعقوب

بیٹھا وہ وقتِ یار میں ہی یوسفِ دل قید
ہر سوتا ہوا اشک کنعان میں یعقوب

ڈھونڈھ وقتِ یار سی ہی شدت گریہ
دکھلاتا ہی ہے اک کنعان میں یعقوب

سوتا ہوں یہ یوسف کی تصور میں ہو کر آنکھ
ہے چشم کا بنتا ہی کنعان میں یعقوب

خالی ہی رخِ یوسف دوران سی ابھی دل
کو اشکوں سی پیوا کی کنعان میں یعقوب

کھاتی اگر تیغِ نگہ سان یہ یوسف
ہو جاتی ابھی سنگِ فسان میں یعقوب

اڑ جاتی اگر بو ہی رخِ یوسف گلرو
پیوند نہ ہی برگ خزان میں یعقوب

شیدا شکمِ یار کی اب چاہی اختر
باندھا ہی میان تمنی کہان میں یعقوب

## بحر ہزج مسدس مقصور

وہ نازک ہی بیان اندازِ مجذوب
اٹھا سکتا نہیں وہ نازِ مجذوب

مسیحا وہ تو سودائی ہی عاشق
جو نکلا منھ سی ہی اعجازِ مجذوب

اڑا مرغِ زبان سی دامِ صیاد
رکی کب طائرِ پروازِ مجذوب

سخن سی طائر آزاد ہی صید
دہن میں ہی زبان شہبازِ مجذوب

کہا جو منھ سی نکلا وہ ہی دل میں
چھپائی کس طرح وہ رازِ مجذوب

نہیں کچھ نسخۂ اکسیر سی کم
ہر اک شعرِ مرکب سازِ مجذوب

ترانہ باغ میں گاتی جو بلبل
بنی صحرا میں نالہ سازِ مجذوب

ہوا انجام سودا وصلِ جانان | نہ سوچا بحر میں آغاز مجذوب
کہان بڑبڑاتا پہرتا ہے اختر | صدای شعر ہی آواز مجذوب

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

## بحر ہزج مسدس مقصور

بجا ہی قاصدِ محبوب ایوب | تری اُمت پڑہی مکتوبِ ایوب
جو ایذا ہو گوارا ہے وہ دل کو | بنا یا صبر ہی کیا خوب ایوب
دکہا پہر موجِ معشوقِ حقیقی | رواں ہی بحر عرفان دُوب ایوب
کیا ہی ضبطِ نالہ فرطِ گریہ | بنا وچشم دل یعقوب ایوب
پڑی کیڑی بدن میں صبر کر تو | غذای داغ ہی مرغوب ایوب
تُسیکی بیقراری اوسکی طالب | ہماری صبر کا مطلوب ایوب
بدلسنی دل نکالا مین نہ بولا | دکہایا کیا ہی خوش اسلوب ایوب
وہ صابر ہون عجب کیا اسکا اختر | بناون پہر کوئی محبوب ایوب

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

رہتا ہی دو عالم تری یکتائی کا طالب | دل کثرتِ مردم میں ہی تنہائی کا طالب
پہر گردشِ بیہودہ کا مطلوب ہی ساقی | پہر کاسہ سرہی کسی سودائی کا طالب
آنکھون نی تجہی دیکہہ کی کیا کچہہ نہ دکہایا | پلکو نکی زبانو نسی ہون بینائی کا طالب
کیا رشک ہی قابیل نی ہابیل کو مارا | امید نہیں بہائی ہو گیا بہائی کا طالب
درویش صفت آنکہہ کا کاسہ بہی ہی در | دل جیسی ہی اوس کا فر ہرجائی کا طالب

کیا غضب ہی کیا عار ہی ہی عاشق کامل　　بدمست ہی کس بیان میں [illegible]الب

در یار کو کیونکر ہو گوارا قدم غیر　　رہتا ہی یہہ سر در پہ جبین سائی کا طالب

سینہ میں ہی دل ماہی بحری سا تڑپتا　　پر آنکھوں سی ہوں آہوی صحرائی کا طالب

فرقت میں کلی کھل گئی یا چھٹ گئی بندوق　　ہوں گلشن ہستی میں یہہ صف آرائی کا طالب

دیوانہ ہی دل اوسپہ تجھی جیسی [illegible] دیکھا　　ہوتا ہی نظر باز تماشائی کا طالب

اختر یہہ خط سبز صنم کا ہی پڑا عکس　　دریا میں رخ ماہ جو ہی کائی کا طالب

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

کیوں نہ ہو بحر میں وصف قد و بالا سیماب　　دل بیتاب سی ہی عالم بالا سیماب

بیقراری میں رو لائی لگا وہ نور نظر　　عوض تار نگہہ ہو گیا جالا سیماب

داغ بیتاب مٹا سکتا ہی ای جوہری کیا　　سینہ صاف پہ ہی موتی کا مالا سیماب

عارض سرخ پہ بیتاب دل بلبل ہی　　رنگ گل اڑ گیا اور ہو گیا لالا سیماب

بیقراری سی رخ مہ کی نشانی تہا یہہ داغ　　تیرہ بختی سی بدن پر ہوا کالا سیماب

خار ہجراں سی نہ ٹوٹا دل بیتاب مرا　　وادی وصل میں ہی پاؤں کا چھالا سیماب

دل اوبلتا ہی جو چاہ ذقن جاناں میں　　منہہ تلک آ کی ہو جاتا ہی نالا سیماب

کہیں لیجاؤں ابہی ساقی دریا دل کو　　دل بیتاب سی ہو جائی پیالا سیماب

عین بیتابی میں لکھی ہی غزل فرقت میں　　یکقلم ہو مری اشعار پہ ہالا سیماب

کھینچ لیتا ہے کسی ادا سے مہ پارہ کو   رتبۂ دل سے ہوے یکا دو بالا اسباب

منہہ نہ کہلواؤ رقیبو مجھے تسکین دو   فرطِ بیتابیٔ دل کا ہے توالا اسباب

ہو گیا اختر سہ پارہ بنا لی کا ضرور   بیقراری سے بہت ہے تہ و بالا اسباب

مفاعیلن
مفاعیلن
مفاعیلن
مفاعیلان

## بحر ہزج مثمن اشتر مسبغ

تیرہ بختی کیا پائیں ترا روی عالمتاب   لکھہ دے خطِ عارض میں انشا ہو سوی عالمتاب

فکرِ زلف و رخ تجکو روز و شب کہلاتی ہے   شمع استخوان سے کر جستجوی عالمتاب

ترا عارضِ گلگون کیا چمک دکہاتا ہے   تاکسی نہ سونکھی تھی ہمنے بوی عالمتاب

میکدے میں آیا ہے مرا ساقی مہ رو   جام مہر بھر بھر دے یہہ سبوی عالمتاب

چاندنی ہوئی میلی چاند کی پھٹی تہیلی   سیمتن دکہا دے مہر آجسے سو عالمتاب

آئینہ کا آئین ہے داغِ عقدِ پروین ہے   کیا تجھے سخن چین ہے آرزوی عالمتاب

شعر مرے کب چمکے مثل حضرت آتش   کب چکوری پائے مہ سے خوی عالمتاب

فکر سے مرا ہر شعر موتیونکا مالا ہے   کیا عروسِ مضمون ہے کیا گلوی عالمتاب

دوشِ مہ سے سرکا دی اوسکی زلف زنجیر   پھر دکہا دی مشاطہ وہ گلوی عالمتاب

نیلا ڈورا ہیکل کا ہو نہ سپہر آسمانی ہے   سرمۂ خموشی ہے یہہ گلوی عالمتاب

ساقیا نہو عازم شربِ مے نہیں لازم   جام مہ کا دہوکا ہے گلوی عالمتاب

شیشہ مہر تاباں ہے یا مہِ درخشاں ہے   یا سبوی بستاں ہے یا گلوی عالمتاب

چھٹ سکی نہ یہہ ساغر چوسے بہت لب   آئی منہہ تک اے اختر جب گلوی عالمتاب

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول
فاعلات
مفاعیل
فاعلات

زلفین بنائین رخ پہ بگڑ کر تمام رات ملتا ہی چاند آج بچہڑ کر تمام رات

زنجیر زلف کہینچ کی لائیگی صبح گاہ خورشید رو اوٹہا سکا اڑ کر تمام رات

اوس مہر وش کی دانت سی شبنم نی رو دیا موتی ہی ہین آنکہہ سی جہڑ کر تمام رات

یاد سحر سی دل مرا آنکہون مین آگیا حلقہ مین تک جما تہا اکہڑ کر تمام رات

گلشن مین یاد قد سی سحر ہی ہو دہی جہک کر ملا نہ سرو اکڑ کر تمام رات

پیدا ہا اتنا رون داغ کا خورشید ہو طلوع اوس جنگجو کی کاٹی ہی لڑ کر تمام رات

قاتل ہری کلی کو تری تیغ آب دی لوہا چٹا دن اوسکو رگڑ کر تمام رات

ماری تہی گردش رخ خور کی جو ای فلک آنکہو نمین دل بسا نہ اجڑ کر تمام رات

سرو سہی کو توڑ کی دہر دونگا باغبان اینڈا کیا وہ ہم سی اکڑ کر تمام رات

صبح وصال ہی شب فرقت مین رنج و غم ملتی ہین ہم سی یار بچہڑ کر تمام رات

کیونکر پڑین نہ ہاتہہ مین ہر صبح آبلی گلچین نی چمن مین پکڑ کر تمام رات

اوس جنگجو کی یاد جو تہین بیوفا بتان اختر ملا نہ یار سی لڑ کر تمام رات

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

کیونکر نہ موم دل ہو مرا زیر رخت سست وہ سنگدل جو کہتا ہی پیر دمین بخت سست

تہک جای کیون نہ گردش چشم حبیب سی پیر فلک جوان نہین ہی یہ بخت سست

ای ملک فکر تاج مضامین اوٹہا لیا شاہان شعر بیٹہی ہین بالای تخت سست

اوس گل ہی قدکشی کی لئی سرو گڑ گئی — گلشن میں ایڑیاں ہیں کرہین کہ خسیت ہست
سایہ قد پر پکا جو گلشن میں پڑ گیا — بجیائی کی مثال ہوئی سب درخت پست
یہہ عین بیخودی ہی کہ آنکھیں تو بند ہیں — اختر شرابخانہ میں یکتا ہی شحت ہست

## بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

تیری کوچہ کی فضا کسطرح سی آئی بہشت — بعد مردن عاشقوں کو خاک خوش آئی بہشت
یار رشکِ حور ہی سب داغ کلہائی بہشت — حور کی مجکو تمنا ہی نہ پروائی بہشت
رند یادِ کوچۂ جانان میں جنّت کو گئی — زاہدونکو لیکیا دوزخ میں سودائی بہشت
سیر کوئی یار بیداری میں ہتی ہی مدام — آنکھہ لگتی ہی تو کرتا ہون تماشائی بہشت
آج آیا یا علی بارہ دریمین حور وش — قصر قصر خلد میں سب ہین ہائی بہشت
پہول جائی جو میری آہ آتش رنگ کا — بس گیاہ خشک کی مانند جل جائی بہشت
ہو رجاسی دوریا داوسکی تو ہون ہم ستگار — سید ہی لیجائیگی دوزخ میں تمنائی بہشت
وہ پریرو حور کی بدلی جو جنت میں ملی — اسقدر پہولون کہ مجھہ تہا سی بہر جائی بہشت
داغِ دل میں اسقدر وسعت ہی اکلِ زار حسن — پہر گلگشت آئی کر اسمین تو تہک جائی بہشت
اوس گلِ عارض کا نظّارہ کری کرا کیبار — حور و غلمان سی ہمین تصویر کہنچوائی بہشت
تجکو دعوائی خدائی خلد ہی کوچہ ترا — شرم سی شدّاد کا کیونکر نہ چہپ جائی بہشت
گرد کہادون میں فضا گلہائی داغ یار سی — بوی گل کی شکل اڑ جائی یہہ شرمائی بہشت
میرا مالک کہی دوزخ میں تو جنت ہی ہی — مجکو اختر اب نہین نہار پروائی بہشت

وصل کی صبح سی ملی شب ہجر ہجر کے نذر یہہ گذاری رات
ہو پیچ ڈالون تو مہر طالع ہو داغ کا ہی کہنڈ ساری رات
تیری کوچہ کی دہیان مین بی مہر گیا اڑاتا ہون خاک ساری رات
سحر وصل کہان نشانی ہے مہ رخونکی ہی یادگاری رات
یاد ابرو سی سخت جانی ہے میری ہی م سی ہوگئی عاری رات
ای پری اوپوشب کو مفتون کر سایہ سان ساتہہ ہی ہمارہ رہی رات
سحر وصل ہوگئی کافور شمع کرتی ہی آہ وزاری رات
رخ روشن کی عشق سی مجنون زلف لیلے ہوئی ہی ساری رات
شب گیسو مین ہین جو خونشان مہ واختر نی کیا سنواری رات

## بحر مضارع مثمن اخرب

مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن

تاثیر کرنجا وہی بلبل کو خار الفت ہی حسن گلرخان تک ساری بہار الفت
تیر نگہہ سی حمی اس مرغ دل کو کیجے ایسا نہ پایا کا کوئی شکار الفت
کس کس کی در پہ کہتی پہرتی ہین اپنا ہم سر خانہ خراب تیرا ای روزگار الفت
اوس مہروش کو دل مین اپنی اگر جگہہ دون مجہہ ہو میرا سینہ روشن ہو نار الفت
اوسکا گلی لپٹنا تربت مین یاد آیا دینی لگی زمین بہی مجکو فشار الفت
زنگ محبت دل عاشق تہارا الیوی آئینہ رونہ لایا آخر غبار الفت
ہم ہین کہری یہہ کہوتی باتین کیا یہ کیجی جاتا ہی اس چلن سی سب اعتبار الفت

رفتار یار پر مین لٹا ہون ہاتھہ اپنی　　سینہ پہ گل کھلی ہین اب ہی بہار الفت

اختر یہہ میری ہمدم ہین غمگسار اسکا　　الفت نثار مجھہ پر اور مین نثار الفت

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلات

شب گیسو کا یہہ پہیلا ہی اثر آجکی رات　　نظر آتا نہیں جو نور سحر آج کی رات

قد موزون سی لئی سیب ذقن کی بوسی　　ثمر حسن (توڑی) توڑی ہین ثمر آجکی رات

رخ انور سی وہ بی چہر ہوا گل رہزن　　تجلوای خضر مبارک ہو سفر آجکی رات

سلسلہ حلقہ گیسو کا جو باریک ہوے　　شاعر و ڈھونڈلی ہو تار کمر آجکی رات

سیدہی رفتار سی کس سرو کو بہولی قمری　　کسکی ٹیڑہی نظر آئی ہی نظر آجکی رات

پر لگا دیگی قفس مین مجھی گل وحشت عشق　　لی پرو پر ہوا پر یونکا گذر آجکی رات

عید کی شب ہی قبا غنچون کی پہنی ہین شجر　　کج کلہ ٹوپیو نمین کہنی ہین زر آجکی رات

کیا رخ صبح صفائی سی در آیا اس مین　　آئینہ خانہ ہوا ہی مرا گہر آجکی رات

چشم ناز کسی جو دم بھر یہہ ہی سیل سرشک　　کیا حبابونکی طرح ترتی ہین گہر آجکی رات

ہلکو تریاق دہن صبح کو اعجاز مسیح　　مار گیسو سی جو پہنچی کا ضرر آجکی رات

باغ مین کیا کسی بلبل سی اڑائی ہین مزی　　مجھی عریان نظر آتی ہین شجر آجکی رات

چرخ چارم سی زمین پر کوہی اختر اترا　　مجھی فق فق نظر آتا ہی قمر آجکی رات

## بحر رمل مثمن اخرب مکفوف محذوف

سایہ قد زہرا کا جو پا جائی قیامت　　کٹ کر وہین او سایہ ہی ٹل جائی قیامت

رفتار سی پامال ہین جو اِی قیامت
سینہ جو اُبہارا دو ہین چہ بپا کی قیامت

کافر کا قدِ راست ہی جو اِی قیامت
محشر ہی ذ کہا اٹہیگا یہہ سودائی قیامت

کیا سرو ہوا ای قد و بالا سی ملیگا
زاہد کو بہشت ہو کیا سودائی قیامت

اُس گل کی گریبان سی بلبل کو ہی پرخاش
کیا آج فلک یاد ہی فردائی قیامت

ہو جاؤن اسیر قد و بالا سر بازار
سودائی نہین جائیگا سودائی قیامت

ای سرو ضعیفی ہین کمر اس لئی خم ہی
تہا عہد جوانی مین جو جویائی قیامت

آئینہ مین پڑجاتی تری قد کا جو پرتو
آجاتی قیامت ہی بالائی قیامت

کس سرو کو رفتار سی کہتا ہوا منظور
کس باغ مین گل کی ہوا سودائی قیامت

ای حور تری قد سی فقط اس ہی اتنا
شاید رہِ جنت ہی کو بتلائی قیامت

ایسی ہی تری چال ہی ہای آفت دوران
تو سامنی آجائی تو تل جائی قیامت

امید ہی محشر کی جہی قبر مین یا رب
اختر کو علی سی کہین فرمائی قیامت

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

ای ترک ابرونسی رخ مہر و ماہ کاٹ
پڑتی اوڑا کلو کی سر کجکلاہ کاٹ

جوہر مژہ کی کہل کئی تیغ نظر مین یار
شمشیر خوش غلاف سی تیر نگاہ کاٹ

دو ٹکڑی ابتو غنچۂ گل ابروؤن سی ہو
تیغ دو سر کا دیکہہ لین ای کجکلاہ کاٹ

غربت مین خاک اڑاتی ہین کوچۂ وطن ہوا
ہم ہین فقیر شاہ نہ یہہ شاہراہ کاٹ

حاصل ہوا کم ہی مضامین زلف کا
اندہا اگر نہین ہی تو مار سیاہ کاٹ

کسکی کشتہ کی شکر تیری ابرو دو کو ہے — جلاد حکم پہ ہی سر انکی کہا و کاٹ

ہرگز نسیم صبح نہ چہوڑیگی مشت خاک — برباد ایسی ہمارے لیے ہو کہر کی راہ کاٹ

ابرو یہ ہیہ رقیب ہی قبضہ نکر سکے — ای ترک تیری تیغ کا ہی بی پناہ کاٹ

واضح ہیہ تیری شرع کی کروٹ بدل گئی — سچ سچ گواہی دی تو زبان گواہ کاٹ

ہی کور دل رقیب نہ لے مہر کی ضیا — اے چرخ دل پہ شام جو زلف میں شام سیاہ کاٹ

افسوس ہی یار زلف کا دیوانگی نہین — لہرائی خواہ انکی تو ہیہ پہ خواہ کاٹ

جو رنگ ہو گئی تہی کسی عہد مین رقیب — اختر مجھے تو یاد ہی ابرو کا آہ کاٹ

## بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

ملی ہر ایک سخن مین جو اسے صاف الٹ — کلام لے ادبانہ کیا معاف الٹ

صفای رخ دل حیران کی کہولدی قلعی — حجاب دور ہوا آئینہ کا غلاف الٹ

کہاں مین ہا کی معنی رہا ہون سب دم مین — جو موج بحر کی مانند اہی ناف انٹ

وہ ترک لشکر مژگان اگر کری سیدھا — تفنگ آہ سی اے دل صف مصاف الٹ

ہوا جو زلف کا مجموعہ منہہ پریشان ہی — ورق یہہ مصحف رخ کی نہ بر خلاف الٹ

عبث پری ہی یہہ دیوانہ نفس امارہ — یہہ دیو چاہتا ہی جا کی کوہ قاف الٹ

ہماری کہاں عبث کہینچتا ہی خامہ فکر — کمر کی سوچ مین محکو نہ موشگاف الٹ

خبر صحیح نہووی تو پہیر مخبر کو — ضعیف ہو جو محدث تو اختلاف الٹ

زیادہ کوئی کو روکا نہ کر دلا کچھ غم — یہہ فال ہوتی ہی معشوق کی جولاف الٹ

...مین گل سی تری دریده اینڈا ای شمشاد　　　　بانگی تجلی سی ہمیشہ ہاجو وقت عطافت

...مین ہی وفی ہی جل جاتی ہی شنک سی کباب　　　　جو منہہ سی ہم سرما مین تو لحاف الٹ

...حرم مین آتا ہی اختر بیلا دہی صوبت　　　　خدا کی واسطی کعبہ کا طواف الٹ

## بحر رمل مثمن محذوف

بلبلون کی وہ چمن مین پرکتری باغ عبث　　　　باغ مین صیاد ہی گلچین ڈرتی ہین عبث

وسکی محرم دیکھہ کا محرم حیا بوتا ہی دل　　　　کہاٹ مین آب روانکی ال ڈرتی ہین عبث

شعلۂ فرقت تماشا ہی شب تاریک مین　　　　شعلہ سی غول بیابانی یہہ کرتی ہین عبث

شعلۂ رخ دلبران تن مین ایسا جوش ہی　　　　چشم گریان سینک لیکا وہ نتولتی ہین عبث

غنیت چاہِ ذقن مین کیون لاتی ہین رقیب　　　　آتش چشمون سی میری دل بہرتی ہین عبث

ارتباط روز وصلت کیا شب ہجر انسی ہو　　　　گیسوی شبگون سی ... بہرتی ہین عبث

نام ہر کارون مین ہی قاصد خبر شاہ حسن　　　　کار بیکاران جو کرتی ہین مگر تی ہین عبث

آئینہ مین سبزہ خط دیکھہ کر حیران ہوئی　　　　آئینوان چشم ... کو چرتی ہین عبث

روز وصلت مین بھی سایہ سی کب آسیب ہی　　　　یہہ بشر یہہ شب ہجران سی ڈرتی ہین عبث

مار زلف یار کا خم خوب سا ایسد ہاکرون　　　　تیغ ابرو مار کر و دیکھیں مرتی ہین عبث

چین مشتاق ہم آغوشی کو کیا دیکھی حسین　　　　ہاتہہ ملواتی ہین یہہ سینی بہرتی ہین عبث

کاٹ ڈالین وہ گلا بیکا گلا می نوش ہین　　　　ہم سبو لیہ جام غم کو دہرتی ہین عبث

تو سمجھا بان کی پیچھی پہر پریشان ہی غبار　　　　ہم بگڑ جاتی ہین وہ بنکر بکہرتی ہین عبث

تیرہ بختی ہی گھٹا ہی انکو گیسو ہی رسا — ہیہ رقیب روسیہ زلفین کترتی ہین عبث

کیچ کرتی ہی بہار آتی خزان گلزار مین — نکہت گل کی روش بلبل اُپہرتی ہین عبث

بنتا ہی حلقہ کھینچکر پریونکی آہ ٹہنک دل — باریان درگاہ مین جا کر وہ بھرتی ہین عبث

آہوان وصل کب صحرای فرقت مین رکھین — چارۂ غم آکی بیمار ہجر کا چرتی ہین عبث

تیرہ بختی سکی ہی دھتّا لگایا چاند کو — کونسا اختر ہی جسپر آپ مرتی ہین عبث

## بحر رمل مثمن مقصور

(فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات)

عشق مین اوس بحر خوبی کی ہی یہہ بیتاب موج — مضطرب ہو کر بنی ہی ماہی بی آب موج

یہہ جلا ہی آب دندان مین یہہ عاشق آپ کا — دیکھی دکھلاتی ہی اب کونسا گرداب موج

کس حسین نی جھانک کر دکھلا دیا چاہ ذقن — جوش کھا کر مارتا ہی معدن سیماب موج

عشق کی دریا مین میری بندہ گئی ہین ہاتھہ پانو — ای صنم سرگشتگی سی بن گئی گرداب موج

غسل کو دریا مین اُترا ہی جو میرا ماہ رو — ہر بھنور مہتاب ہی اور ہر خط مہتاب موج

سٹ گئی چین جبین جب تیغ مجکو کر چکی — جب بہا دریا لہو کا ہو گئی نایاب موج

غرق ہون الفت مین تیری ای دُر دریای حسن — دیکھتا ہون شب کو سوتے مین میان خواب موج

غوطہ زن جو فکر مین اسکی ہوئی یہہ جانیون — پائی اختر کون اسی ہی عالم اسباب موج

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

(مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات)

دلکو کشش سی وک سر پر غرور کھینچ — پاؤن بڑھایا ہاتھہ کو اپنی ضرور کھینچ

مومن کو دخت رز سی کنارا ضرور ہی — عصیان نہون بغل مین جو جنت مین حور کھینچ

دیکھی کلام سی ید بیضا ہی کی ضیا — موسی کبھی تو پاؤں سی اپنی اوتار کی کھینچ

زلفوں میں یاد رخ سی جو منہہ پر ہو دود دل — یہہ صبح ہی سیاہ ہو شب کی جو نور کھینچ

مجنونکی پاس قیس ہی آیا نہیں تجھے — زنجیر پاؤں میں غل ہی بہی جو در در کھینچ

ای ترک قصر تنین پڑا بستی سی رنج — اس دار قدیہ مجکو نہ تو نی تصور کھینچ

پردیمین ہو گیا دل ناشاد بیتاب — مضطرب سپر بغل مین تو ناسور کھینچ

فرہاد پاؤں بڑہ گئی تیشہ کو روک لی — پتہر پڑین جنہونیہ سر پر خسرو کی کھینچ

مومن ہوئی یقین سی مجکو ہی لقا — غلمان بہمہ بغل مین گی ... حور کھینچ

ای عشق حسن سی جو کری سوا ہوئی — اس نار مین جلا کی بدن اوسکا نور کھینچ

وہ ماہ آج رک گیا تیری کلام سے — اختر بس اب زبان بہی تیغ سی دور کھینچ

## بحر رمل مثمن مقصور

غنچہ سان ہم بند ہین وس گل کی تقریرونکی پیچ — مطلب دل اب بیان کرتی ہین تحریرونکی پیچ

وصل کیونکر ہو مقدر ہو رہا ہی منقلب — سیدہی باتین الٹی ہو جاتی ہین تدبیرونکی پیچ

سبکی سب زاد اوسکی دام گیسو سی ہوئی — ایک ہم باقی رہی ہین ساری زنجیرونکی پیچ

گیسوونکی عشق مین زنجیر پہناتا ہی کون — آپ مین جکڑا ہوا ہون دہری زنجیرونکی پیچ

ابروونسی قتل کرتا ہی تو کافر قتل کر — اک مسلمان گہر گیا ہی دہری شمشیرونکی پیچ

کرسکو نہین کیا تیری وہی کتابی کی صفت — شرح ہی اس مصحف ناطق کی تفسیرونکی پیچ

گیسوی شب مین یا دِ رخِ ماہ ہو نصیب　　اختر تری نصیب سی کہلتی چمن ہوی صبح

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

غنچہ مین ہی شراب مین پرشکست شاخ　　بلبل بہار سن کلا بی سی ہی پرست شاخ

گر ظرف باغ دہر مین کب قسمت یا بجن　　گلشن مین فوج خار سی کب ہو شکست شاخ

ہر برگ باتمن پہ کمان ہی یہہ باغبان　　اوٹہا بلائین لیتی کر غنچہ کی دست شاخ

صیاد تا کمین ہی نہ غنچون کی آڑ کر　　نازک ہی عندلیب بہت دار بست شاخ

پایا نہ کا بحر حسن کو یہہ عشق کس طرح　　دیکہی نہ موج گل مین کہی ہمنی چست شاخ

ہر رو نگتا ہی غنچہ گل داغ کی قریب　　وہ خار ہون مدینہ ہی جسکی نشست شاخ

سائیکی ہوش صاف ہین گلشن مین دیکہا　　غنچہ کا ہی کمان وہا چشم مست شاخ

ای طفل غنچہ باد سی یہہ برگ کب ہلی　　اوٹہا طمانچہ مارنیکو تجہہ دست شاخ

کانٹا ہی موج گل مین لگی عندلیب کو　　کس طرح سے زمین لگائی ہی شست شاخ

وہ ناتوان ہون اوس گل خندا کی بامین　　کافی ہی میری واسطی اک ضرب دست شاخ

نازک ہی اوسکی بوج سی جہک جائیگی ضرور　　بلبل کی ہاتہہ آج بدی ہی شکست شاخ

ایسی زمین شور مین کس طرح گل کہلین　　اختر بہت محال ہی اسمین نشست شاخ

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

ای سرو ہی ہر ایک نہال چمن کی شاخ　　دیکہی نہین مگر تری سیب ذقن کی شاخ

اوس نازنین کی جسم مین اک بال ہی نہین　　بیکار ہمنی دیکہی ہی نازک بدن کی شاخ

ہیں شگوفے یاد ساعد گل پوشش یار میں
گلشن میں کیا بہار پہ ہے نسترن کی شاخ

ہو دے جو بید باغ جہاں میں نصیب کے
خالی ثمر سے کیوں نہ رہے گرگد کی شاخ

مشکل ہے عاقلوں کے گذر کس طرح سے ہو
مجھ میں لگی ہے ہمدمو دیوانے پن کی شاخ

کہتا ہوں کہکشاں کو یہ حیرت سے دیکھ کر
سیدھی ہے کس طرح سر چرخ کہن کی شاخ

آئی ہیں لٹیں جو زلفوں کی آنکھوں کے متصل
میں سمجھا ہے ہر الکے غزال ختن کی شاخ

منہ دو سے نہ سے پہ کہدیا ڈالا گلے میں ہاتھ
وہ یاسمن کا پھول ہے یہ یاسمن کی شاخ

سیراب اشک سے رکھتا ہوں یار کو
رہتی ہے اس لیے تر و تازہ بدن کی شاخ

آنکھیں لڑائیں اختر تاباں کی یار سے
اسواسطے مروڑی ہے پینی ہرن کی شاخ

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

عاشقوں کے لیے ایجان تماشا ہے یہ رخ
ہم سے بیچاروں کے حق میں ید بیضا ہے یہ رخ

ہے بڑی گرد کدورت سے مصفا ہے یہ رخ
ہے اگر چین جبیں موج تو دریا ہے یہ رخ

ذقن اوس ماہ کا گرداب ہے ابرو کشتی
آنکھیں طوفان بلا خیز ہیں دریا ہے یہ رخ

ہیں تری شکل کے حیران حسینان جہان
مثل آئینہ کے شفاف و مصفا ہے یہ رخ

وحشیو سر پہ گرا چاہتی ہے برق غضب
شعلہ ساں باغ سے اب جانب صحرا ہے یہ رخ

دم میں پاتے ہیں شفا دیکھ کے سو کے مریض
عاشقوں کے لیے ایجان مسیحا ہے یہ رخ

مثل کندن کے چمکتا ہے ترا چہرہ صاف
ہم فقیروں کے لیے دولت دنیا ہے یہ رخ

[illegible] رکھیو نہ ہیں اسیر جو نہیں یہ عنقا
کیوں نظر آتا ہے ہم کو اگر عنقا ہے یہ رخ

ای پری آنکھہ کسی پر نہین پڑتی اپنی ۱۰۳ سب حسینان جہان مین ترا یکتا ہی یہہ رخ
سرخی عارضِ تابانسی ہوا ہی روشن ورقِ مصحفِ ناطق ہی مطلا ہی یہہ رخ
سیم و زرسی کوئی کس طرح خریدیگا اسی نقدِ جان پر یہی رخ ہاتھہ آئی وہ سودا ہی یہہ رخ
منہہ پہ منہہ رکھدی تو ہوجائی قِران السعدین مہ جبین واسطہ اختر کی زیبا ہی یہہ رخ

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

دلبر مین داغ یار سفید و سیاہ و سرخ بی شبہہ ہی بہار سفید و سیاہ و سرخ
دندان و چشم و لب کا اثر اسقدر ہوا دل سی اوٹھی شرار سفید و سیاہ و سرخ
سرخی جو خونِ دل کی ملی مین تک ہون گیسو و روی یار سفید و سیاہ و سرخ
کہایل ہون زلف و رخ کا یہہ خونکا نشان لکہوا او اشتہار سفید و سیاہ و سرخ
پایا نہ رنگِ زلف چلیپا سا کہین دیکہی ہی قسم یار سفید و سیاہ و سرخ
ایکل نہ روبرو ہون تری روی صاف سی گلشن مین ہون ہزار سفید و سیاہ و سرخ
ابرو و روی اور لب نمکین سی ہین جو داغ کرلو انہین شمار سفید و سیاہ و سرخ
اوسکی بیاضِ چشم مین ڈورے جو سرخ ہین ایکجا یہہ ہی بہار سفید و سیاہ و سرخ
کیا یادِ رخ مین آتشین نالی سیاہ ہین اختر یہہ ہی شرار سفید و سیاہ و سرخ

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

اوڑجای ابہی طائرِ جان ہو جو قفس بند صیاد سی تن مین ہوا ایک نفس بند
نالہ نی بہت قافلہ کی راہ بہلا دی دل کو نہی پہلو مین میری جرس بند

گل پیرہنی جھلکتی مین ہو تر اگر تن ... چھنتی جو قبا گل کی بہ اسطرح کسی کا بند

کیا ہوش و حواس آج کہ سلسلے ہم کو کیونکر ... مین سینہ کی حجری مین کرون کیون ہوس بند

منہہ لگتا ہی آ آ کی بہت بنت عنب سی ... میخانہ مین جو رو کی عوض ہو یہہ عسس بند

صیاد تری حسن سی ہی عشق کی روزی ... وس تار قفس توڑ کی نکلی ہین تو دس بند

ہٹ جائی جو وہ روح روان آنکھہ کی آگی ... اس آہ روی سی ابھی ہو جائی نفس بند

آہستہ کہٹ کی یہہ دم نکلا ہی ای جان جانان ... کہیری جو غبار اپنا تو ہو جائی فرس بند

کہل کہل کی بہت نیش مژہ نوش کئی ہین ... بیٹہی لب شیرین پہ تو ہو جائی مگس بند

بلبل وہ کہانی کا کسی حسن کلوئی کا ... صیاد قفس مین کہین پر کر چلی بس بند

صیاد عبث پہولا ہی باغ جہان مین ... بلبل تو نکل جائی کی رہ جائی قفس بند

نکلی کی خدا چاہی تو اب چند دنون مین ... اختر کی ہو سینہ مین ابتک ہی ہوس بند

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات

سرخی لب کی ہو وی عقیق یمن سفید ... خفت سی ہو وی زلف پہ مشک ختن سفید

کولا کہہ دو ہی پہ بدلتی نہین ہی اصل ... سورج کی ابتلک نہین دیکہی کرن سفید

اوس ماہرو کی بزم مین ہی چاندنی کا لطف ... پہنی ہو ئی لباس ہی سب انجمن سفید

گردون نیلہ کو نسی دو رنگی چمن مین ہی ... گل نارون کی سرخ گل یاسمن سفید

ای ماہ چاند نیکو ملا نور چار چند ... پوشاک تو نی کی ہی جو یہہ زیب تن سفید

گلشن مین سرخ عارض جانان جو دیکہی ہین ... ہو کر خجل ہو ئی ہین گل نسترن سفید

تیری اسیرِ ناز کا چھپ کر جہل گیا گلا ای جان صبح ہو گئی آخر شبِ سفید

محشر کو مجرموں میں کھڑا ہو گیا ای صنم رکھا نہ دودِ آہ نے میرا نشانِ عشق سفید

جسکو ہو صباحتِ چشمِ صنم پسند مبروص کی طرح سے ہو اوسکا بدن سفید

عکسِ رخِ صبیح گلوں پہ جو پڑ گیا ای گلبدن ہوا ہی چمن کا چمن سفید

کپڑی پہ بھی خونِ ناحقِ انسان چھپا ہی ہے کیونکر رہی شہید کا تیرے ستمگر کفن سفید

اس چاندنی میں جامِ بلوریں ہو ہاتھ میں جامہ بھی چاہیے ترا ای سیم تن سفید

آئینگا رشک یار کی رخ پر عجب نہیں گلشن میں شرم کھا کی جو ہوں نسترن سفید

پرتو فگن جو بزم میں ہو عارضِ حسین آئینہ خانہ بنکی ہو سب انجمن سفید

قاتل نی قتل کر کی بہایا لہو تو کیا اوس ماہرو کی یاد سی ہوگا کفن سفید

زردی ہماری عارضِ غمگین کی دیکھکر خورشید کی فلک پہ ہوئی ہی کرن سفید

اختر فروغِ حشر کی دن تجھ پہ ہی فدا عشقِ علی سی ہوگا رخِ مرد و زن سفید

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

رفتارِ یار سی ہوئی شمشاد نامراد زنداں میں سید ہی جائینگی آزاد نامراد

اوسکی نگاہ کیوں نکریں یاد نامراد بجلی سی روز کرتی ہیں فریاد نامراد

کرتی ہیں جبکہ کوی صنم یاد نامراد باغوں میں جا کی کرتی ہیں فریاد نامراد

زلفِ سیاہ کرتی ہیں جب یاد نامراد راتوں کو روز کرتی ہیں فریاد نامراد

قمریکو عشقِ سرو رواں بھی نصیب ہی طوقِ گلو میں کرتی ہیں فریاد نامراد

گذری ہین کوی زلف سی جھونکی نسیم کی نکہت کی طرح کیون نہون پہ باد نامراد

کہتی نہین یہہ نام کہ سن لی نہ کوی غیر دل مین چہپا کی کرتی ہین سب یاد نامراد

کب سب اسیر زلف ہین خانہ خراب ہین زنجیر در کو کرتی ہین آباد نامراد

نالہ صدای رعد ہی رونی کی واسطہ اشکونکی یون ہین کرتی ہین امداد نامراد

کتب مین دست سخت اوٹہاتی ہین طفل جب جلاد بنکی ہوتی ہین استاد نامراد

اخضر عجب نہین ہی کہ باغ جہان مین ہون صورت سی سہ کی مانی و بہزاد نامراد

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

پہین گی حسن پہ اجیان یہہ تمہاری لاڈ اٹہین گی عشق سی کسطرح پیاری پیاری لاڈ

عجب ناز کا جہہ نیم جانپہ ہی انداز اوٹہائی میری دل و جان تیری ساری لاڈ

اوٹہاؤ ناز یہلا ابتو سخت جانی ہی گذر گذر گی بہت عاشقو گذاری لاڈ

ہماری شیشہ دلکو نہین ہی کچہہ اسباب پری کی سری جو انسان نی اوتاری لاڈ

زمین حسن مین تم تخم آشتی بوؤ رقیبو نکی محبت مین لو اجاری لاڈ

بناؤ کیمیا اس بوٹیکا اثر ہی ستہی عجب نہین جو دل عاشقو نکو ماری لاڈ

مین اپنی داغ سی غافل ہون جو دنرا کہتا اٹہائیکا گل لالہ بہت ہماری لاڈ

کسیکی ناز کی بدہی ہی داغ سینہ کی ہماری داغ سی کلرو تمہاری ہاری لاڈ

تمہاری ناز کی انداز سی اثر یہہ ہوا خفا ادا سی یہہ دل ہو تو خود بیکاری لاڈ

جلاؤن آتشین نالونسی ایکدا کیونکر ہیونکی ذات مین ہین آگ کی شراری لاڈ

نہین چھپتی یہہ مسی کی پری بردی کی نشانی ہی　　کہ ہمدا نام سلیمان اوسکی دانتون کی نگینون پر
وہان مہتاب لب پر ہی دہوان غم کا یہان دلبر　　جلی کا چنبر گردن جسیمون ان قرینون پر
رقیب اور دسیہ زلفو نکو اوسکی مار سمجھی ہین　　کہون اندہو نکی بہتی آج ہین ان دفینون پر
قوی کب کہینچ سکین کی قاتمین مو ضعیفانی　　ہوئی مہر سلیمان ای پری دل کی دفینون پر
لسین کی دستِ نگین پر صنم کی چہپائی سی　　عبث ای چرخ تجکو رشک ہی ایسی نگینون پر
عجب کیا دیو شب مجکو پرستان مین اڑا لاوی　　نہ ٹہرا وصل کا وعدہ پری اتنی مہینون پر
پڑا تار نظر جن پر وہ نظری ہین رقیبون مین　　چلا لیکی نہ کیونکر صبا دہون ہم سکی ہینون پر
سویدا سی اسیرِ دل کا چشم کی تل مین لگاتی ہین　　جہی کس کس طرح کا رشک آیا نکتہ چینون پر
مٹی جاتی ہین وہ ہر بات مین ویسی کتابی سی　　طبیعت صاف ہتی ہی ہماری اونکی کینون پر
رسیدا رہی تلکِ شعرای عالی اجارہ لی　　پڑین تخم مضامین آج کل ایسی زمینون پر
فدا ہو جائی ایسی ماہرویون پر دلِ اختر　　جبین افشان جو اپنی ہاتہہ سی مہرہ جبینون پر

## بحر ہزج مثمن سالم

سیاہی شام گیسو کی بلا لاوی کی گورون پر　　عوض مہندی کی شانہ ہو شہیدِ غم کی گورون پر
کمر کرتا پہری کیونکر کبوتر دل کا پہلو مین　　تری انگیا کی چڑیا ای صنم ہووی جو زورون پر
رقیبون پر پلین کی ہاتہہ مشتاقِ ہم آغوشی　　نگاہِ لطف پہر پڑنی لگی ان سینہ ورون پر
چہلک جاوی شفق ان بالیین غیرو نکی چشمونسی　　فراقِ گل مین رو یا مین جو نرگس کی کٹورون پر
تری بازو کی جاہی پر چھپا ہر زلف لہرائی　　ہنسی گلشن مین داغِ دل مری ایجان مہ رون پر

سنائی پاؤنکی آواز خلخال مرصع کی — ابھی بھی بھر و اوکی اٹھا لوگیا ہی رہ دون
خزانہ پہ یہہ کسکی مہر ہی خاموش کیون تم ہو — نکان ہی صاحب سا بکا بوسہ کی چوروں
نہ پہنچین کی مگر گر کر پڑینگی پاے مہ رو پر — ابھی کیا کیا نہ آفت آئینگی دل کی چورون
سما کیونکر کہلاوی کی بہار انقبض غنچہ — جو یہہ دل کنگ ہو جا ئیگا اس تنگی رزن
ترا تار نظر کس کس کو دیکھین مست کرتا ہی — یہہ نداب کہا ئیگا انہون ان آنکہونکی دورون
اثر اتنا کیا آخر تری شیرین دہانی نی — دل اطفال مائل ہی بہت ونکلی پر لین
جوانی یاد آتی ہی جو اختر طفل روتی ہین — ضعیفی ہین نہایت تنگ ہی ان شیر خورون

## بحر ہزج مثمن اشتر

چاند بھی فدا ہو گا تیری ماہتابی پر — گل ہی کپڑی پہاڑ رنگی جامہ گلابی پر
سر تربت کی ایقاتل جب قدم پہنچیگا — بیقرار ہو گا تو میری اضطرابی پر
درد و غم تو مین کہاؤن اور وہ مزی چکھی — دل کباب ہوتا ہی چاند کی رکابی پر
صفحہ مطلا کو غیر حفظ کرجاتی ہین — طفل اشک رولی گا چہرہ کتابی پر
چشمہ دہن پر تو چشم پہنچی غیرونکی — تیر آہ چھوٹیگا آج مرغ آبی پر
سینہ کیون ابہار اہی کسکو می پلاؤ گی — دل کا شیشہ ٹوٹیگا ہاتھہ کی گلابی پر
بی نقاب وہ مہ رو میری کہر مین در آیا — لاکھہ پردہ کرتا ہون اوسکی بی حجابی پر
آبلی مری دل کی چشم تر سی نازک ہین — نازکی کہان اتنی شیشہ حبابی پر
آج اپنی پاؤن مین وہ لگاتی ہین مہندی — ہاتھہ مل کی روتا ہون عشق کی خرابی پر

کور دل رقیبوں کی آنکھ تیری سمجھو والا [illegible] | ہیں چشم ہر ایک تو مہر کی رکابی پر

دور دور رہیں اُن کی سلسلہ تو بنکا | رشک [illegible] کا دونو کو اس دل ابر پر

ہیں نصیب کی گردش ہی یقین کہ ہم جانی | اختر تیرہ طالع ہو وین کامیابی پر

## بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

فاعلاتن
مفاعلن
فعلن

رشک بلبل کو آیا گل چین پہ | کیوں نہ گلچین چلیں سخن چین پر

گل کے وحشت سی ہو گئی پہ سپید | رنگ پھیکا ہی روی نسرین پر

حسن اس واسطی دو چند ہوا | عشق کا دل جلا ہی عاقبت بین پر

در پہ کس گل کے خاک اوڑائی | آج عشق ہو خانہ زین پر

صورت ہجر ہو فرشتہ [illegible] | آئی غش میں طبیب بالین پر

کیمیا سی بنی کتان دل چاک | پارہ ہو جائی روی سیمین پر

ہوں جو الٹی مزاج کا کشتہ | روح دم ہو لی میری یاسمین پر

بوریای زمین قبول کیا | رشک آتا ہی شیر قالین پر

مار کری ہیں سم قلمدان کا | شیر وال [illegible] شیر قالین پر

سرد مہری سی سوز دل نہ بجھا | شعلہ دیتی ہی آگ سنگین پر

آج پس گئی چمن میں صبا | لالہ رو تیری دست رنگین پر

کعبہ دل گراؤ کی اختر | نہ چلو ان بتوں کے آئین پر

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

آنکھون سی گرا شیشۂ بلور کلی پر | ہین ساغر دل کیون نہ کرین سنگ کلی پر
پتھر کی میسر نہوئی آب جو اوسکو | تلوار کو توڑا ہی بت مغرور کلی پر
اس صاعقۂ طور سی غش آئی کا موسی | ہی چاند سے ہین عالم بلور کلی پر
اندھونکو سنایا انکو پاؤنکی آواز | ہاتھون سی چھری پھیر دی اے حور کلی پر
وہ رند ہون نالون سی ہوا آتا کمین صیاد | پھٹ جائی گا آواز سی انگور کلی پر
بھڑکاتا ہی پروانہ تری سوز جگر کو | گل شعلہ سی پڑجاتا ہی ناسور کلی پر
کافر پہ گلا کاٹتا ہی اپنا مسلمان | ہی نور خدا اے بت پرنور کلی پر
زلفون سی ملا زہر تو ملکو نسی لی شیشی | ہی چشم سیہ صورت ناسور کلی پر
یاد آئی جو زنار کی اے طفل برہمن | اس غم سی قلم کی ہوا ناسور کلی پر
لکھی جو قلم نے رخ روشن پہ سر زلف | بہتی ہی سیاہی ہوا ناسور کلی پر
آواز دم ساز کیا غیر کو تمنے | گل پردہ مین مڑواتی ہو طنبور کلی پر
بوسہ ترا آنکھونسی تمرلی تو بجا ہے | اختر کی لبونکا نہین مقدور کلی پر

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

سوتا ہون مرا اشک ہی قلزم کی برابر | خاموش ہون لیکن ہی تکلم کی برابر
بلبل بھی اڑی قافلۂ گلچین کا بھی خاموش | ہوگا نہ جرس میرے تکلم کی برابر
سب اہل جہان آنکھ مین ہین پھر بھی ہین خالی | تشبیہ کہان ہی اسی قلزم کی برابر
چھالا سینہ پہ ہی وہ چاند ہی گویا | چنگاریان ہین آہ کی انجم کی برابر

یہ عشق تیری جسکی قسمت مین لکھا ہی — افسوس نہین جلا ہی بھلو شتکی پہ
بیچین کیا پہلوی جانا مین رقیبو — دل توڑ کی دہر دیتا ہون عصا ٹیکی پہ
دشنام زبان پر ہی یقین ہو گیا مجکو — قاتل سر مقتول ہی نیزہ کی انی پہ
گم گشتہ ہون کیا شہر مین پہرتا ہی خضر بہی — غربت کو تاسف ہی مری بیوطنی پہ
اندازہ بدل کر او سی ای ماہ و کہا دی — اختر کو بڑا بار ہی اس سادہ زنی پہ

## بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

صاف آتشین ہو سا قیا بہڑکا اکر — درد بھی بہ جائی لو نہین داغ کیجگر کا اکر
ڈر گیا مذبوح کر کی خون سی شوخی نگر — دست و پا مارین کی ہم قاتل نہ اڑکا اکر
دل ہی کمہلاتی ہین جب ان بال ہوتی ہین سفید — بلبلین بہی سیر بین سم سی نہ جہڑکا اکر
اک نفس کافی ہی یہ انیکا ساری قافلین — لٹ گیا ان پر یو کی کہولی بو کا کھٹکا اکر
آتشین نالو نسی جراح بہو کون پٹیان — زخم کی منہہ پر لیا ہی نام گو دڑکا اکر
مٹ گئی دنیا سی منزن مین ہزارون بالدار — صاف کب رستہ چلی کٹکا ہی پہر کا اکر
روی دشمن سی ہماری داغ دل ہوتی ہین سفید — تیرہ بختی کا نہوتا قبر مین ڈہر کا اکر
ہو دہوان دہار آج گلشن ٹوٹتی غنچی کی چلم — نشہ سبزی ہی دی اک دم بہی گلگٹکا اکر
کب گلستان مین کرشتہ صنوبر سی ملے — اصل کیا گلچین کی ہی ہتبان ہی جڑکا اکر
مرغ دل پہلو مین ڈرتا ہی عبث صیاد سی — بال و پر بہی نوچکر و مردیگا تو پہڑکا اکر
نالہ دل طبل جنگی استخوان ہو شل نئی — فوج غم مین کہہ چلی گٹیت بہی اڑکا اکر

موسی کو بھی نہ تاب ہوئی حسن صاف کی ‎ کسکی نگاہ پائی جمال و جلال یار

کیونکر جواب نامہ بجا نامہ بر کری ولی ‎ ہمت نہیں ہی جو پوچھی میری حال یار

قائل ہوں اس کمال کا ای چرخ نیلگون ‎ ہر روز دو پہر ہی دکھاتا زوال یار

اک نیلا ڈورا طوق کا قمری نی دہر دیا ‎ گلشن میں سرو پر جو ہوا احتمال یار

یہہ طفل غنچہ کیوں نہ گلستان میں کہل گیا ‎ منظور تہا اسی کہ ملی گوشمال یار

ای عشق حسن شاہد معنی کا کہل گیا ‎ کیونکر اوٹہاؤں سر یہہ امر محال یار

ہیں وہ مریض ہجر ہوں عناب لب بہیں ‎ گرمی کبہی نجائیگی یہہ بی وصال یار

اختر کا دل شکستہ جو کرتا ہی بار رو ‎ غزلیں ہیں جوڑ لیتا ہی اکثر وہ خال یار

## بحر مجتث مثمن مخبون محذوف

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بہار باغ میں ای دل جنوں نہیں بہتر ‎ یہہ سال حال میں عالی شکوفہ نہیں بہتر

بنی کا رنگ حنا دزد چشم کا مقتول ‎ شہید ناز کا مقتل میں خوں نہیں بہتر

یہہ طول ہی قدِ دلدار کا نہ کوتہ ہو ‎ ہمارا نالۂ موزوں کہوں نہیں بہتر

نہ راست بازوں سی خم تیری تیغ کا نکلا ‎ یہہ گردش فلک واژگوں نہیں بہتر

اوٹہائی بار کہیں الفت صنم اسکا ‎ ہمارا کعبۂ دل کی ستوں نہیں بہتر

جو مار زلف صنم روشنی سی لہرائی ‎ چراغ خانہ بجہا یہہ فسوں نہیں بہتر

جلی ہو دیکہو پلا ساقیا شراب سرخ ‎ وہ سبزہ رنگ جی لالہ گوں نہیں بہتر

بجا ہی اب دل ناساز تار تار جو ہو ‎ غنا کی پردی میں یہہ ارغنوں نہیں بہتر

چمن میں آتش گل کو بڑھا نہ اے بلبل — بس اتنا نالۂ دل ہی فزون نہیں بہتر

بسا ہوا ہے گردش چشم سیاہ یار میں بس — یہ انقلاب تو گردون دون نہیں بہتر

جو سانس کھینچون تو ہی شمع ہو بیان پھر کے — یہ سرخ کا عشق میں سوز درون نہیں بہتر

خدا کی یاد میں اختر جو الگ کٹ جائے — تو بتا عشق تو اے ذو فنون نہیں بہتر

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

شانہ کی طرح شب کو جو گیسوی قمر پہاڑ — پھر چاک گریبان ہو جو دامان سحر پہاڑ

دہقان ہوں پہ جوی گران موسم باران — تو کشت محبت پہ اگر دیدۂ تر پہاڑ

جوڑیں کی رقیب آگ ابھی فتنہ بپا ہان — کر واہمہ و فکر سے وہ بند کمر پہاڑ

اڑتی ہی زلیس توسن جانان کی مری خاک — پہچان مجھی خضر اگر گرد سفر پہاڑ

اے ترک اگر تیر شہابی ہیں یہ مژگان — انجم سے مری داغ ہیں سینہ کی سپر پہاڑ

گر مشق کرون صوف سیاہی کا بنا دون — کاغذ کی طرح دل کو پھر اے شکل قمر پہاڑ

دل شکل کتان چاک کرا ہے مہ تابان — دو چار گھڑی جوڑ لی پھر آٹھ پہر پہاڑ

مقتل میں سر دست کٹو عاشقو یکسر — نقشہ ہوا ہی مرگ کا گر تیغ دو سر پہاڑ

وصلی سا سواد شب ہجران سے ملا ہون — پتلی کی طرح پائی جو تو نور نظر پہاڑ

ہنسکر جو میری اشکو نہ ڈالی نظر صاف — گوندہ جاتی ابھی سلک گہر تار نظر پہاڑ

ان آتشین نالوں سے مجھی ہار ربط یہان تک — اے بت مجھی تو پائی جو آتش کا شرر پہاڑ

پڑ جائی مہ نو کی طرح سینہ پہ پردہ — اختر نہ ذرا آج بھی یہ دور سپہر پہاڑ

ابرو کی چمک سی ہی سراغ پر طاوس | زخمی سی دل کا نہ دماغ پر طاوس

اس چال سی ہم کہٹ گئی پامال ہی گلشن | رفتار سی بڑہتا ہی دماغ پر طاوس

پر یوں سی نہ یہہ مرغ گرفتار اڑی کا | لی پر کو نہیں چاہتی باغ پر طاوس

داغوں نکا تجہسی ہوئی زلف رسا کو | کیا مار نکالی کا سراغ پر طاوس

سینہ کو ابہار تو کتر ڈالتی زلفین | اس مار سی اوجہی نہ دماغ پر طاوس

کر تیر کی آہ ہی امی مرغ عجب کیا | طیار ہو ہر داغ سی زاغ پر طاوس

گر سیر کو یہان گلشن عشقی کی طلب ہی | گلشن کو یہان چاہتی باغ پر طاوس

کوچہ ترا گلشن ہی اگر ای گل رعنا | داغوں سی مری گرد ہی باغ پر طاوس

تڑپا کری صحرا مین تری ظلم سی قاتل | زخمی کو نہ خوش آئی کا باغ پر طاوس

کیفیت مے ہی جو بہار آئی خزان مین | بہر بہر کی پئین جام ایاغ پر طاوس

اوس سینہ و رفتار کا کشتہ ہون لیکن | روشن ہو سر قبر چراغ پر طاوس

وحشی کو تری چال کا مضمون نہ ملی گا | ڈہونڈہی بہت لی کی چراغ پر طاوس

رنگینی دکہائی کا کسی رقص مین آکر | اختر کی جو سینہ پہ ہی داغ پر طاوس

## بحر رمل مثمن مقصور

عشق گیسو سی ہوئی زنجیر و زندان کی ہوس | فرقت گلشن مین ہی خار بیابان کی ہوس

اسمین غواصی کرین تو گوہر دندان ملین | بحر خوبی ہی تری چاہ زنخدان کی ہوس

چہوڑ ڈالین لی کی کشتی جم یہہ جام شہر مین | می کشون کو ہی ہماری چشم گریان کی ہوس

بوئی یار روئی کتابی پر تو شبنم ہو گئی | طفلِ غنچہ کو نہو کیون دبستان کی ہوس
ای پری ان سی جو اونچی مری لکھی ہی فوق | اس ضعیفی مین ہی ملکِ سلیمان کی ہوس
زہر کھاؤنگا تری گیسو پہ ای جانِ جہان | اس پریشانی مین کیون ہی سنبلستان کی ہوس
شیرِ دل جو ہین چھوڑینگی ترا ہی زینہار | خاکسارونکو نہو کی قصرِ والا کی ہوس
بستگی اپنی رگ و ثبت سی سلکی ہوگئی | گلشنِ دل مین ہوئی کس وی خندان کی ہوس
شام کو بجلی گریگی تیری شیدا پر ضرور | اس سی آلودہ لبِ ہی جو دندان کی ہوس
ٹکڑی ٹکڑی کیون نہو وی دل ہمارا قاتلا | تیغِ ابرو مین ہوئی گنجِ شہیدان کی ہوس
مجھسی مجنونکو جو اوس لیلی کا سودا ہو گیا | خاک مین ہو وی پہ کیون نشان کی ہوس
اوس رخِ انور پہ ہی عقدِ ثریا بھی نثار | مجکو اختر ہو کی ماہِ تابان کی ہوس

## بحر ہزج مسدس محذوف

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

کبھی وہ ترک جلادی کی خواہش | ادھر ہی تیغِ فولادی کی خواہش
بہت ہی مہدی ہادی کی خواہش | وہی سب ہی کا فریادی کی خواہش
ہوا ہو جائی آبادی جو آئے | کرین کیونکر نہ بربادی کی خواہش
گدائی کا ہی کاسہ طوقِ قمری | کری ہی سروِ آزادی کی خواہش
کلا سکین ہی کیا ہون زخمِ دل بت | نہین کچھہ تیغِ فولادی کی خواہش
پہنسی خود بخار گل مین تاجِ ہدہد | گدا کو ہو جو صیادی کی خواہش
عروسِ شب بنا ہی ہجر مین خوب | کرین جب وصل مین شادی کی خواہش

پڑھین رو کی کتابین طفل مکتب کری جب شیخ استادی کی خواہش
طلب ہی ناز سی انصاف مجھکو ادا سی داد بیدادی کی خواہش
مجھی امداد میری خود فراموش کری کا یاد فریادی کی خواہش
فقط دل سی ہین اعضای رئیسہ کری سلطان نہ آزادی کی خواہش
نہ لک کافر کی منہہ پہ راہ بدسے کرای اختر کسی ہادی کی خواہش

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

گل چین کو کری نکہت برباد فراموش بلبل کو چمن مین کری صیاد فراموش
میری دل ویرانہ پہ ہی داغ تعشق روشن ہی مگر خانۂ آباد فراموش
رو رو کی اگر یاد کری تاب سی ساقی ہو جای کی میخانہ کی بنیاد فراموش
فرہاد کا ہی تیشۂ اول سی ہوا کام شاگرد کو ہو کس طرح استاد فراموش
طفلی سی مجھی مشق تعشق ہوئی مجنون زنجیر مین ہی مکتب استاد فراموش
ای طائر دل قید وہ کرتا ہی پہ ہون دم بھر کی جو کر دی مجھی صیاد فراموش
انداز و فا سی جو جفا داد طلب ہو ہو جای مجھی شکوۂ صیاد فراموش
پر تو قد دلدار کا گلشن مین جو پڑ جای ہر ذری کو ہو سایۂ شمشاد فراموش
مضمون خیالی کو مری یاد بہت ہی تیشہ کو ہو کا سر فرہاد فراموش
سینہ پہ مری سنگدلا داغ پڑی ہین جوہر مین بہت کیون ہو فولاد فراموش
[illegible] صیاد [illegible] فراموش

مضمون قد سرو سے ہی سمجھا ہی دل    طاع کو کس طرح ہو آزاد و فراموش
مہ پاروں کی بی لیث دل ہیں بی ابتک    اختر بکر کرتی ہیں وہ یاد و فراموش

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

اسدرجہ ہو گیا ہی یہ دل مبتلای حرص    بہا کی جو اُسی حرص تو دوڑے قضای حرص
دار فنا میں سیکڑوں ارمان دل میں تہی    مر کر بہی ناتمام رہی یہ سرای حرص
عاشق کے عشق حسن میں ہی قسمیں بہت    ہر جائی یار دل ہی کہ ہیں ہر جائی حرص
خالی کمان کی طرح ہو چلہ میں بیٹھ کر    گوشہ نشین چاہئی یہ اشتہای حرص
اوس سیمتن سے سیر شکم کس طرح سے ہوں    کیسہ ہمارا دل ہی لہو ہی غذای حرص
کر ہو گئی ہیں نغمۂ بلبل سے گوش گل    در پردہ یہ ترانہ اڑا لی صدای حرص
چشم طلب کھلی ہی تری عشق حسن کی    انصاف ہیں کی سامنے ہوں آشنای حرص
ایشاہ حسن آنکھ کو مد نظر ہے عشق    یہ کاسہ گدائی ہی بیشک سوای حرص
کب ہی دل مریض کو پرہیز مہ لقا    تن پر ہر ایک داغ ہوا ہی دوای حرص
خانہ خراب کہرسی نکل آنکھ میں سما    میں خود در آؤں اوس میں اگر مجھکو پای حرص
دستِ طلب اوٹھاکی اگر روکتا ہوں میں    دہر دہر کی دل کو کھینچ لی پہرتی ہی پای حرص
شاہی سے یہ گدائی برابر ہی منعمو    پہچان زر شاہ پہ بہی بوریای حرص
ظاہر ہی اس گدا کی ہوس یاد ماہ میں    نقش حصیر داغ ہیں تن بوریای حرص
[illegible] ہوتا ہے یہ    کیونکر نہ زرد رو کری مجھکو وفای حرص

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

آنکھیں ہون کو رداغ پرین یاد آتا ہے اختر سوتو کا لونسی یہہ ہی صداے حرص

## بحر رمل مثمن مقصور

دل تڑپتا تھا جو کرتا تھا وہ گل اندام رقص
سحر دکھلاتا تھا اوس رقاص کا ہر گام رقص

یار دی ہمکو بھی شاید شاد ہوکر بزم مین
دل مین چاہی گر کرین اب وسکی زیر بام رقص

داغ دل جلتی تھی سب پامال ہوکر ستی
ای گل رعنا کیا ہی قابل انعام رقص

ہاتھ اوٹھا یا جس طرف کنج شہیدان ہو گیا
موت کا دیتا ہی ہم زندونکو یہہ پیغام رقص

یہہ دل ناساز پہلی ہی جاتا ہی تمام
جاتا ہی جس بزم مین کرتی بت خودکام رقص

صوفیونکی بزم مین جب رقص کرتا ہی وہ بت
وجد مین آکر کیا کرتی ہین خاص و عام رقص

بزم مے نوشی ہی طیار اے زہرہ جبین
آج اختر ہی کریگا وقت دور جام رقص

## بحر رمل مثمن محذوف

یاد ہی تار نگاہ ان کی چالون سی غرض
چشم حقی شاعری کو ہی کمالون سی غرض

آہ کب برباد جاتی منتظر ہی آگ کا
مرغ آتش خوار کو ہی میری نالونسی غرض

پیچ دیکھا اس رخ روشن کو مار زلف یار
گوری گوری عارضونکو ہی جو کالونسی غرض

زخم گہری دیکھہ کر آنکھونسی نکلا خون دل
کیا رہا ان سینچین کتنین کسکو ہی تالونسی غرض

نکہت گل کی روش ہم ٹھوکرین ہین صبا
کبکا اور طاوس کو ہوا وسکی چالونسی غرض

پھر مجھی جوش جنون ہی پھر کرو نگا سر خرو
پھر زبان خار کو ہی میری چھالونسی غرض

دست و پا پیری مین اٹھی بال ہین لیکن سفید
موسم اسفیدیت جبر کا ہی کسکو ہی ڈالونسی غرض

ردیف ضاد منقوطہ

ہوں وہ اختر جو ہی بحر سخن تازہ رنگ | ہالہ ہو جائی گا دامن مہ پر انام فقط

## بحر رمل مثمن مقصور

ہو سکی معشوق سی کس طرح موسا اختلاط | لن ترانی سی غش آیا تھا یہ کیسا اختلاط

تاب نظارہ کہاں ہی وصل سی پرہیز کر | طور پر ہرگز اوٹھا رکھنا نہ موسا اختلاط

تلخ ہی یہ نوشدارو ہی لب جاناں مجھی | جان لب سی اب نکر رشک مسیحا اختلاط

آہ سوزاں سی بگولہ کہ جلا دی وہ آہ | روئی مجنوں سی گرد کا روئی صحرا اختلاط

مرغ موسیقار کی منقار ہی حسرت | ہمنشیں الفت سی اس وحشی کا دیکھا اختلاط

ہر گھڑی زنجیر پا کی چشم بینا ہو گئی | گیسوؤں کی یاد سی بیجا ہی سارا اختلاط

تسمہ گردن ہوا دست مضامین قلم | طفل مکتب ہو گیا ملا سی کیسا اختلاط

ہنسلی طوق گلو ہی طوق ہی زنجیر پا | گیسوؤں میں غل ہی اور زنداں میں سارا اختلاط

صورت عنقا مضامین کہن نایاب ہیں | فکر نو سی ہو گیا اسدرجہ پیدا اختلاط

ایک پر ہو منتقل ہر عضو ہی پیش نظر | جا بجا آنکھیں پڑی ہیں جا بجا ہی سارا اختلاط

نوح کی فرزند طوفاں کیوں نہ لائیں چشم تر | زیج گو ہو ہیچ ہی کیا ہی ہی دریا اختلاط

کچھ نہیں اختر ہی عشق مجازی سی حصول | اپنی معشوق حقیقی سی ہی اپنا اختلاط

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

میں اور برفریفتہ ہوں ہی اے صنم غلط | آ کر رقیب کہا ہی ہیں سمجھی قسم غلط

عاشق ہوں گل سی چہرہ کا کھاؤں ہزار بار | کیوں کھاؤں اونکی مصحف رخ کی قسم غلط

تاریکی لحد سی بدہی کا خیال زلف | اپنا کسی طرح نہیں ہونیکا غم غلط

بعد فنا بہی عقد کمر کا نہ وا ہوا | اہل فنا کہا کئی اسکو عدم غلط

نامہ لکہا جو یار کو اختر نی شوق مین | لی معنی حرف لکہہ گیا اکثر قلم غلط

ردیف ظای منقوطہ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مدام سنگدلی سی ہین آشنا محظوظ | جو مجکو کہینچ لی ہو جائی کہربا محظوظ

تو اوسکی حسن مین کیا قبح بین ہی ای زاہد | تری عمل سی نہو گا کبہی خدا محظوظ

بدن مین ہان ہوا کی بہت بہری ہین مینی | یہہ مشت خاک اڑائی تو ہو صبا محظوظ

طبیب حسن بیان کرتیون کا عشق مین تو | دوا دعا سی کری کا یہہ مدعا محظوظ

سر پر شاہ جہان مین بہلا یہہ ہما کہان | جو پائی پاک گدا سی ہی بوریا محظوظ

نوای زاغ چمن مین ہوئی صدای رقیب | کلونکو بلبلونکی پہر کری صدا محظوظ

سوال کرتا ہون رسوائی سی مستان مین | سلا سلا کی بغل مین کیا سوا محظوظ

وصال یار مین ای ہجر کیا کیون کیا تہا | اوہر ملاپ کا حظ وہ اودہر جدا محظوظ

شراب شیشہ داغ دل سی ست ہی تو | پلا لی جام مجہی ہی جو ساقیا محظوظ

یہہ ناتوان نہ ملا نیستی ہی مین خود لون | کسیکو ہستی مین پائی تو ہو فنا محظوظ

نہ اسکی سینہ پہ جچہہ ناتوان کا بوجہ ہوا | بہت زمین بہی رہی میری پر یا محظوظ

جو اہل حسن ہین کب عشق ہو وی غیرت دار | یہہ ایسا کاسہ ہی سب مین شہ و گدا محظوظ

یہہ شعر کوئی ہی اختر ہوئی سلطان تک | فقیر کی بہی بدن پر ہی یہہ قبا محظوظ

## بحر رمل مثمن مقصور

زحاف مستعمل
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

کور کرتی ہی زلیخا کو تری تل کی شعاع ۔ ماہ کنعان ہوگئی ہی چاہ بابل کی شعاع

ایک پلک جھپکی نہ برق تیغ آسا سی کبھی ۔ تیر کی آنکھون مین لالی دست قاتل کی شعاع

لاکھ چمکایا کری جوہر مگر مٹ جاینگا ۔ تیغ کو اندھا کریگی خون بسمل کی شعاع

سامنا کرتی ہین ظاہر کو رباطن ہین رقیب ۔ آنکھ مین کیا آئی خورشید مقابل کی شعاع

پھول انگارے بنے پھر میری تن پر داغ زر ۔ آتش گل سی ہی پھر بال عنادل کی شعاع

ماہ تابان مین جو وصلت ناقۂ لیلی سی ہی ۔ برج غم صحرا مین دی مجنونکو محمل کی شعاع

داغ سائل کا جو کھودی زر سی اپنی کدار تو ۔ پھوڑ ڈالی سیکڑون آنکھین تری دل کی شعاع

کانپ جاتا ہی مری سایہ سی سارا قاف بھی ۔ ای پری دیکھی ہی آدم کی ہی گل کی شعاع

بام عالم تاب پر وہ مہر تابان ہو طلوع ۔ خاک کردی تیری کوٹھی قصر و منزل کی شعاع

شمع زرجمع اگر کر حسن پر مغرور ہو ۔ چاند کو دھبا لگا لی داغ سائل کی شعاع

تیر کی بخت کو پروانگی تھی حسن سی ۔ شمع آسا دی کی سر مقتل مین حاصل کی شعاع

آنکھ جھپکا دی فروغ نیر اعظم سی پھر ۔ کارگر ہی اختر تابانیہ اس تل کی شعاع

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول
مفاعیل
مفاعیل
مفاعیل

آہو کی ہی آواز ہی نو طرز ترنم ۔ نالی کا ہی اک ساز ہی نو طرز ترنم

ہمنام ترا دل کی نگین پر مین جماؤن ۔ کو حسن کی پرواز ہی نو طرز صنم

اندھو نکو نہ خلخال کی آواز سناؤ ۔ ہی ناز کا انداز ہی نو طرز صنم

نالہ مین اثر ہی دلِ اغیار کشمین سلے　　الماس کا یہہ ساز ہی نوطرز مرصع

پہر سلک دُرِ اشک نکل آئی صدا سی　　اعجاز کی آواز ہی نوطرز مرصع

سلکِ دُرِ مضمون سی ترا ناز ہی لی جا　　ای جوہری انداز ہی نوطرز مرصع

اختر یہہ فقط زورِ طبیعت ہی دکہانا　　اشعار کا انداز ہی نوطرز مرصع

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

ردیف غین منقوطہ
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

گلچین سی بڑہ گیا ہی جو گلزار کا دماغ　　کیونکر گہٹی چمن مین نہ ہر خار کا دماغ

تیری ادا پہ ای گلِ رعنا ہی اسکا ناز　　صیاد پر ہی مرغ گرفتار کا دماغ

ای جان بوی گل ہی سمانا محال ہی　　نازک ہی اسقدر تری بیمار کا دماغ

اچہی رہی ملکی نہ دل کو لگائی روگ　　اغیار سی ملا نہ کبہی یار کا دماغ

عصیان تو اوسکو یاد ہین اہندی جنان　　دوزخ تلک تو جائی گنہگار کا دماغ

پستی بلندی اپنی نمک خوار کی ہی یاد　　ہی اندنون عروج پہ سرکار کا دماغ

پایا نہ دل لی پایۂ کرسی نہ جبین　　ملتا ہی عرش تا کسی رفتار کا دماغ

آلودہ خونِ ناحق عاشق سی کیا وہ ہو　　اتنا کہان ہی ترک کی تلوار کا دماغ

کیا تیرہ بخت پیچ سی بل کر کی پائینگی　　ہی آسمان پہ گیسوی خمدار کا دماغ

کیا پختہ مغز ہو وہی شہ حسن اک غریب　　ناصح تو آ کی کہا گئی دو چار کا دماغ

بلبل کا مثل شاخ چمن مین جہکا ہی سر　　نازک بہت ہی گل سی یہ دستار کا دماغ

مضمون حزن ماہِ محرم مین پہر کہی　　خالی ہی ابتو اختر ناچار کا دماغ

۱۳۷ وہ آگ ہوں کہ سمندر بھی مجھ مین جل جاوے — وہ سوختہ ہوں کہ مرگی پہ بھی غبار ہو برق

تمہاری تجلیوں سے ماہ و خور کو داغ ملا — جو دیکھے کان کی جھمکی تو لے قرار برق

فلک سے آپ کی ہووے ہلال جبکہ رکاب — سمند تیز پہ کیونکر نہ پھر نثار ہو برق

یقین ہے دم مین مسیحا کو میرے لے آوے — سوار ہووے جو اختر تو ہو سوار برق

ردیف کاف

فاعلاتن مفاعلن فعلن

## بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

چشم تر ہے اشکباری تک — برق ہے سینہ بیقراری تک

موت آئی جو تیرے کوچہ مین — حد ہوئی قطع خاکساری تک

منتظر کو قرار اب کب ہے — انتظاری ہے انتظاری تک

دود نالہ ہو چشم پر نالہ — سوزش دل ہے آہ و زاری تک

ساقیا جام دل ہے تو ڑون کا — بیخودی ہے جو ہوشیاری تک

بے نقابی سے ہم برہنہ پا — شرم ہے اوسکی شرمساری تک

کھل گیا تیری رخ سے غنچۂ دل — منقبض تھا امیدواری تک

خط ہمارا تو گل کو دے آوے — ہے یہہ باد صبا سواری تک

ہم فلاکت مین ہین شہ خوبان — یہہ متانت ہے بردباری تک

ٹوٹ جاوے گا جبکہ تار نفس — بھول جاؤن کا دم شماری تک

میرا دیوان وہ خرابہ ہے — میری دل کی ہے دستکاری تک

خاک سے انس ہو گیا اختر — ساری عزت ہے خاکساری تک

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان

پڑتی ہی اپنی تن پہ علی الاتصال خاک  ہر خاک کی ہے پتلی کا آخر مآل خاک
کب ہی شفق صبا کی فلک پر کیا بلند  تیری شہید کی ہی یہہ اے شوخ لال خاک
ذرّی جو چمکا کرتی ہین خورشید کی طرح  صدہا ہوئی ہین صاحب حسن و جمال خاک
آئینہ سان جلی ہین مگر رہگذار کی  چمکائیگی غریبون کا حسن و جمال خاک
نیرنگی زمانی کا اختر نہ پوچھہ حال  ہر گل فنا ہی ہوگا ہر اک نونہال خاک

## بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

مفعول مفاعلن فعولن

کیا چھٹ گئی صبح کی ہی تلک  پھیلی شب ہجر کی جو کالک
زلفون مین تو مرغ دل پھنسا ہے  چھٹ جائی کہین کمر کی پچک
دیوان مین ہین صدای مضمون  راگون مین بھری ہوئی ہی ڈہولک
ابرو سی ہوئی یہہ تیر عارے  تیرون سی ہوا یہہ دل مشبک
دل سوزی ماہ کہین روان ہے  اس آہ مین مہر کو ہی ٹھنڈک
کرتا ہی نگاہ او سپہ پر جائے  چہرہ پہ رقیبون کی ہو چیچک
بی فائدہ درد و رنج و غم ہی  آوی گا نہ سرا یار مجھہ تک
افزون ہوئی داغ میری تن پر  داغون سی لڑی کی آنکھہ بیشک
چلہ کھینچین رقیب گھر مین  پریون کی کرون یہان مین بیٹھک
چھنتے ہین جو وہ جبین افشان  چہرہ پہ یہان ہی غم کی ارک

ہوجاتی ہین شکار ساقی یہ ہی بطِ دل تجھی مبارک
مطرب کی صدا سی تہین وہ آہین اب کسکی خیال مین ہی دیپک
لٹکا تو ہمارا دل پری رو ہووی شب زلف مین یہہ کرنک
تیجری پہ سوار ہو جو وہ بت گنگا مین بہی ہماری چومک
پختہ ہون خیال خام مین مین ناصح نہ کری کا مجہسی بک بک
اختر اس بحر کو تو دیکھو معنی ہین پڑی کہین کنجلک

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

مژگان کی ساتہہ کرلی ہین ابروی یار جنگ رہتی ہی زلف رخ مین ہی لیل و نہار جنگ
دروازہ میکدہ کا کہلیگا اگر نہ آج قاضی سی کرلی جاونگا مین بادہ خوار جنگ
کیونکر اسیر زلف لڑی ترک سخت سی صیاد سی نہ کرسکی ہرگز شکار جنگ
ہمراہ اوسکی لشکر ناز و ادا بہی ہی کرلی چلا ہی آج جو وہ شہسوار جنگ
اک جام می کو کہینچ کی کرلی ہین سرکشی کم ظرف ہین جو اونکی ہی لی اعتبار جنگ
قبضہ مین وہ نہ آئی تو ناکون پناہ مین آئی جو ہاتہہ وہ تو کرونمین ہزار جنگ
تلوار باندہنی کا نہین حکم شہر مین اختر نہ خانہ جنگ کرین زینہار جنگ

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

رہتا ہی کب ملک سر و دستار سی الگ اوڑتی ہما ہی سایہ دیوار سی الگ
باغ جہان مین کون ہی بلبل کا ہمصفیر گلچین ہی تو تو کر ہوئی گلزار سی الگ

شیرین سخن کا ہی کہان کر اس مریض پاس ۔ پرہیز درد دور ہی بیمار سی الگ

وہ مشق ہجر کی ہی جو صیاد دست کر ۔ ہووی قفس ہی مرغ گرفتار سی الگ

دیوانگی ہی عالم وحشت مین بیٹھی ۔ کب دور ہی پھرتی ہین قطار سی الگ

جراح زخم دل مرا قاتل ہی ٹانک دی ۔ ٹوٹا ہی گلی کا ہی تلوار سی الگ

خم آگیا تو غش ہی وہ ہین جیسی کہینچ کی ۔ سیدہی چلی تو ابروی خمدار سی الگ

شکوہ نہ ہجر وصل مین وحشت ہجر مین ۔ مانند ماہی دل تو رہا خار سی الگ

موٹی سی قدر زلف سیاہ کی ہی گہٹ گئی ۔ چہالا ہماری دل کا رہا بار سی الگ

خود نالہ کش ہون سوختہ ہون یاد مہر مین ۔ پہرپہر ہون شعلہ رخسار سی الگ

مثل ترنج انگلیان یوسف تراش لی ۔ مانگو نگاہ ہیک مصر کی بازار سی الگ

دربان تو سو گیا ہی یہہ وزارت ندیہی ۔ در کہول میری دیدہ بیدار سی الگ

بھربھڑ رکی بیٹہتی ہین بہت دخت رز کی ساتہہ ۔ دم کہینچی تو آنکلی میخوار سی الگ

نظارہ بت کا کر کی خدا سی دعا کرون ۔ تا نظر ہو رشتہ زنار سی الگ

مجہہ ناتوان کی صورت تن اوس کسی ہی ۔ سایہ جو بہاگتا ہی دل زار سی الگ

پہینکا نہ تیر ترک نی بوسہ کی رشک سی ۔ رکہون دہان زخم کو سوفار سی الگ

قفس مین ہم مین فرق فقط بال وپر کا ہی ۔ نالہ شبیہ ایک ہی منقار سی الگ

پتلی کی طرح آنکہہ مین ہون گیا ہی دور ہون ۔ اغیار پاس آئین جو ہون یار سی الگ

بیطرح اسکا رند کی ملت مین میل ہی ۔ زاہد کبہی نہو گا گنہگار سی الگ

طپش مین بہی ہو کباب بہی جگر شراب ناب | پہونچی نمک جو گل کی ہو سرکار سی الک
شیعہ ہون اور مقلد حب علی ہون مین | اک شعر میرا ہوتا ہی دو چار سی الک
دیو شب فراق کی رشک پری کیا | کیونکر ہون اوسکی سایۂ دیوار سی الک
کی رخ کمان کی طرح ہی چلا رہین تیر | لاکن نہونگا گوشۂ دستار سی الک
دیوانگی دکہائیگی اوس مہ کو بیخودی | ہشیار ہوگا آخر سیخوار سی الک

## بحر ہزج مثمن اشتر مسبغ

رنگ

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

طپش مین جو آگر خوش جمالی ہو و لال | کیون نہ اشک خونین سی میرا گال ہووی لال
باغ دہر مین ایکل تجہہ مین ہی وہ رنگینی | گر ترا تصور ہو تو خیال ہووی لال
گو سفید رو کی ہی پہر سیاہ ہووےگا | پہر خضاب سی زاہد بال بال ہووی لال
تیری تیغ خون آشام دیکہہ پائی گر آئی گی | کیا عجب فلک پر بہی یہہ ہلال ہووی لال
ریش پر نہین زاہد یہہ خضابکی سرخی | خون کیا ہی شیطان کا کیون نہ جال ہووی لال
عیش سب پلٹ جائین آج ہو نہین نوروز | رنج دل کو آتش دی اب کی سال ہووی لال
پہر عتاب کر ہی گل زرد رو یہہ ہولی ہو | اس گلابی عارض سی پہر گلال ہووی لال
آنکہہ مین نہین آتا کیا سیاہ بختی ہی | دل مین گر جگہون مین خط کا خال ہووی لال
وحشیون سی کیا چارہ ترک سامنا کر تو | پہر مژہ کی تیرونسی یہہ غزال ہووی لال
کیون سیاہ پوشی ہی ہجر یار مین بلبل | زرد رو وہ گل ہی جو کی وصال ہووی لال
ہر کہی سبزہ رنگیسی جب حجاب مین عنبر | کیون نہ زرد رو عاشق بیسوال ہووی لال

تہ جو سبزۂ خط کی پوچھی وہ گل اختر سی | تو سمجھا کاغذ پر جیسا ال ہوئی لال
--- | ---

## بحر ہزج مثمن سالم

مفاعیلن چہار بار

ترا انداز مجھہ پر ہوگیا ای نازنین مشکل | نہین آسان مٹانا بہی داغ مہ جبین مشکل
--- | ---
ہمیشہ شاہ بہی سائل ہی مضمون عالی کی | نہ اسکو سہل سمجھو ہی یہی تاج و نگین مشکل
تصور کہہ رہا ہی اوسکا خط تو ہی آڑا لیجا | سمجھتا ہی گل مضمونکو مرغ کاغذین مشکل
ملکس طینت نہ لینگی بوسہ لبہای شیرین کو | کرین کیا نوش اسکو ہی یہہ نیش انگبین مشکل
وہ گم مشرب ہین ہم آسان نہین کمظرفکا پانا | ہمارا کاسہ چینی سمجھہ خاقان چین مشکل
مری نالی جلا دیتی ہین اکثر شیر قالین کو | سمجھلی گوسفند دلکو گرگ آستین مشکل
وہ گم گشتہ ہین آسانی سمجھہ گر کرو کندہ | ہمارا نام ہی جائی بالای نگین مشکل
صفائی جبین گیسوئی صنم کی ہمکو آسان ہی | مٹی اغیار سی اسطرح ہی چین جبین مشکل
حقارت سی نظر کرنا نہین آسان گداؤن پر | پسند شاہ جیسی ہی سمجھنا نان جوین مشکل
ہمین ارمان ہی نظارۂ ملک خموشانکا | تماشا اونکی محفل کا ہی لی خلوت نشین مشکل
ہماری دور مین ہی ند بادہ خوار ایسا ساقی | دکہادی سر مہر یکو یہہ آب آتشین مشکل
گل مضمون ہین شعر مین اسطرح سی بولی | کہین آسان ہی فن شاعری مجکو کہین مشکل
طبیعت آزمائی تہی مجہی آسان ہی ای اختر | مکان مضمون سی خالی ہو تو ہی اہم مکین مشکل

## بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اون پری کیسی بہی سمجھتی ہین زیادہ حسن کو ہم | ہین سلیمان جہان تشبیہ کیا دین حسن کو ہم
--- | ---

اوسکی وحدت باغ مین ہر نقش کل پر داغ ہے — کیون نہ پھر موجود ہی سمجھا کرین ممکن کو ہم

طی نہو وے کی کمر کی راہ تا روز جزا — کیا کرینگی جمع کر پھر خضر سی اس سن کو ہم

عود کرتی ہی جوانی پھر رہی اوسکی ساتھ — دیکھہ پاتی ہین جو پیری مین کسی کم سن کو ہم

اک برس ہر سال اپنی عمر مین بڑھتا ہی کم — عمر کرہ مین باندھ کر روتی ہین پھر اس سن کو ہم

قد کشی کرتا ہی وہ گل باغ مین ہر سرو سی — دشمنو نمین آئینہ کیا سمجھا ہین کیا محسن کو ہم

تختۂ سینہ سیہ زردی رخ اور اشک سرخ — گل کہلین ہر رنگ کی گنوائین اب کن کنکو ہم

جب خیال غیر اوسکو آیا یہہ آگہہ ہوا — کیا زیادہ دل سی پھر تشبیہ دین کاہن کو ہم

مالک فردوس دوزخ اوسکو کہتا ہی غیر — حور و غلمانسی سمجھتی ہین سوا مومن کو ہم

درد و غم ہین میہمان اپنی کرین کیا دشمنی — خانۂ دل سی نکالین کس طرح محسن کو ہم

ہو جو خورشید قیامت سیر تابان طلوع — تیرہ بختی سی شب ہجران کہین گی انکو ہم

ایسی منہہ ور ہی جو کی اس دلکو کا جا ہے — قافیو نمین پڑہ چلی اختر کہتا ئین انکو ہم

## بحر رمل مثمن مقصو

ڈہل گئی سانچی مین سیاری گوری گوری ہاتہہ پاؤن — قدرتی ہین یہہ تمہاری گوری گوری ہاتہہ پاؤن

جو کریمین کچھ تمہاری چال ایسی ملتی ہین وہ — لائین کیونکر چکاری گوری گوری ہاتہہ پاؤن

ہم سے بچونکا نچہہ پڑنا ہی ابھی شیر خوار — کس لئی اہی تو نے ماری گوری گوری ہاتہہ پاؤن

قدرت حق ظاہر وہی اشک خور ہر گال ہے — چاند سورج مین اوتاری گوری گوری ہاتہہ پاؤن

میری مٹی کر بگاڑو تو ابھی کر دی سیاہ — تیرگی خاکساری گوری گوری ہاتہہ پاؤن

موتیا سی کیوں نہ نسبت دیں سپیر سینہ کو ہم — شاخ گل سے پیاری پیاری گوری گوری پتلی پتلی ہاتھ پاؤن
شاخ تر میں پھنکی آنی لگی پھولیکا گل — ہو چلی اونکی گرارے گوری گوری پتلی پتلی ہاتھ پاؤن
نیچہ بھی پتلی تہہ میں تھا پیتر پے بدلی بہت — چڑھ گئی منہہ پہ ہمارے گوری گوری پتلی پتلی ہاتھ پاؤن
مہوشونکا نازکیہہ سجا نہیں انداز پر — ہیں یہہ اختر سے ستارے گوری گوری پتلی پتلی ہاتھ پاؤن

## بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

بتونکی ذات سی کیا کیا شرارتیں پائیں — جو پائیں پانی یہہ سنگلیں عمارتیں پائیں
ہماری سینہ کی درگاہ پر چڑھی گل داغ — بتون نی روضۂ دل کی زیارتیں پائیں
سما چلی جو تہی ساقیکی انکہہ میں کم ظرف — شرابخانہ میں کیا کیا حقارتیں پائیں
خیال یار میسر ہوا تصور میں — شروع خواب میں دلنی بشارتیں پائیں
جمال یار کو سارا بدن ترستا ہی — ہر ایک عضو نی تن پر بصارتیں پائیں
کریگا مشق گدائیکی شاہ حسن یہہ طفل — بہت بزرگون نی اسکی وزارتیں پائیں
بہرا ہی کوٹکی اس عشق میں بہی حسن صنم — ہر ایک عضو میں دلکی اشارتیں پائیں
بہت تلازمہ سنبل کا باندھتا ہی وہ گل — خطوں میں ہمنی نہ خالی عبارتیں پائیں
دھرا ہی محمل لیلے کو ہمنی صحرا میں — ہمارے شہر میں مجنون نی عمارتیں پائیں
ملا کبھی نہ مرض مجھہ میں سر دھرنیکا — بہت طبیبون نی نبضین حرارتیں پائیں
ندیکہا عشق سی ایکبار حسن و دہ نشیں — ہزار دیدۂ دل نی بصارتیں پائیں
چمک چمک کی رولا ہی برق نی محجوب — جو آیا موسم باران شرارتیں پائیں

تری نصیب کی گردش حقیر کرتی ہی ۱۳۸ جو مدلی ہاتھہ سی اختر جھاتین پائین

## بحر ہزج مثمن مسبّغ

می رنگین نی لالا کھون کا شیشہ بہر رہتی ہین
رخ ساقی سی ہیہ مینوش سرمحجوب ہوتی ہین

جمال شمع رو سی لمعین کس نا سو ہوتی ہین
مضامین تجلی مرہم کافور ہوتی ہین

بنی تری لی جبابا یاس سی کہتی ہین نظم یکتا ہین
ہمین حسرت دو رشی کم جانا ہی جب ہم دور ہوتی ہین

کرین لکنت نہ کیونکر حسن عالم سوز سی عاشق
زبانونکی عوض شعلی دہن سی طلع ہوتی ہین

عجب نقشہ ہی یار جانی رشک جنت کی
مری معشوقکی نقش قدم ہی حور ہوتی ہین

وہ خورشید قیامت ہی اسرافیل ہین عاشق
نکل سکتی نہین نالی جو منہہ مین صبح ہوتی ہین

رخ تابانکو تیری زلف سیہ یکھا نہین جاتا
عبث ہر صبح جو پائی شب دیجور ہوتی ہین

نہ ہی شیرین لبی سنگدل عمر دو روزہ کو
عبث فرہاد کی مانند ہم مزدور ہوتی ہین

وہ ساقی کھینچ لیتا ہی شراب ناب فرقت مین
ہماری خم دل بندہ بندہ کی جب انکو رنجور ہوتی ہین

لٹا دیتی ہی سارا شہہ شب کو یہہ سیہ بختی
مری داغ سیہ جب جانہ پر نور ہوتی ہین

شرابی انکھڑیان سرو روانکی یاد لا لاکر
چمن مین جا کی مثل نرگس مخمور ہوتی ہین

عجب کیا بلبلائی بلبل شیرازی اختر
بت ہندی تری اشعار سی مسرور ہوتی ہین

## بحر منسرح مثمن مطوی موقوف

ہر استی قد ملی سرو کی رفتار مین
دلکی سی غنچے صاف ہی بوی خمار مین

سرخی عارض کہان بادہ گلفام مین
پیچش سنبل کہان داغسی گلزار مین

عشق تو ہی ایک سا کافر و دیندار مین | فرق نہین کچھہ ذرا سبحہ و زنار مین

کوئی پری رو ہی یہ جتنا ہوا ناتوان | نازکی اتنی کہان سایۂ دیوار مین

راہ ہی دیکھی نہ وہ یوسف کنعان ملا | بھیک ہی مانگا کرین مصر کی بازار مین

سنگدلی سی بڑھی قیمت مال مزید | جنس جگر کیا چڑھی چشم خریدار مین

رنگ مری داغ کا کیون نہ بدل جائی پھر | ماہ کی ہی روشنی مہر کی رخسار مین

حسن سی اس عشق کی زردی عارض ہوئی | سرخی الفت بھی ہی سبزۂ رخسار مین

وقف ہی صیاد یہہ عاشق سر روان | لقمۂ آزادی ہی مرغ گرفتار مین

مدحت سرہ جبین ہی مری ہر شعر مین | نقش ہی تسخیر کا ٹانکی دستار مین

عشق کا اک پیچ ہی مین سر پہ لپیٹی پھرون | لالہ کا ہر داغ ہی جسکی دستار مین

وصل کی شیرینی کیا ہو کوئی عالم فریب | تلخی ہجران یہہ ہی شربت دیدار مین

دوش صبا پر کبھی بار نہو کا مرا | خاک بچھائی نگاہین اپنی رہ یار مین

پاؤن نہ آگی بڑھی دائرہ حسن سی | عشق کی صورت بنی ہاتھہ کی پرکار مین

ماجرا اس بحر مین اشک کا لکھون جو مین | کشتی دل غرق ہو کر یہ اشعار مین

آنکھہ مین جو نشہ ہی ساغر می مین نہین | زلف مین جو زہر ہی وہ نہ ملا مار مین

راحت جسمی مجھی بخت زبون سی ملی | خواب کی صورت نہین دیدۂ بیدار مین

مجکو ملا کر فلک خوب سا کریان ہوا | آبلہ کی شکل سی لگ جو گیا خار مین

میری سخن کی رقیب کیون نہون منکر بھلا | کب ہوا بوجہل کو حوصلہ اقرار مین

دست کی اوسنے اپنے نکھا تھا شاید کبھی — آنکھہ کی صورت جو ہی رخنۂ دیوار مین

تاب نظارہ کہان عاشق بیتاب کو — روشنی طور ہی یار کی دیدار مین

یاد شہرہ سی تری صید کرین دام کش — تیر کو باندھ کرین بلبلین منقار مین

یاد کے گانسی ہین باغبانمین ہون خار — باقی ہی ابتک کھٹک میرے تن زار مین

راستی قد بھلا کیون نہو پیروار یار — دار کی صورت بنی ہی قد دلدار مین

علتی جو ہین اونہین کہین نہو غفلت عزیز — باعثِ صحت یہہ ہی مردم بیمار مین

ہاتھہ حمائل کرون دن کلی مین کیون — سو نکھتا ہی داغ تن پھولونکی وہ ہار مین

حال رقم کیا کرون مین ہم زلف کا — اتنی رسائی کہان ہی لبِ اظہار مین

قاتلِ بیرحم کی ظلم کا دیتا جواب — کیونکہ زبان بھی ہوئی بس لبِ سوفار مین

سنگدلی سی مری کٹ گئی مضمون تمام — دہوم ہی فرہاد کی آج تو کہسار مین

بلبلِ نالانکی مشتلِ عشق پکار اکیا — ایک صدا بھی ندی حسن کی بازار مین

خونِ شہید انکا یہہ عکس ہی لب پڑا — بانکی سرے کہان قاتلِ خونخوار مین

خالِ رخ یار نی دلکو بھلا یا عبث — شام کی صورت کہان صبح کی رخسار مین

اختر خوش لہجہ تو سکو اب ترک کر — صوت خوش انی لگی اب تری اشعار مین

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

ہم تماشا دیکھتی ہین جو بنیاک کہڑی ہتی ہین — سامنی یہہ بت سفاک کہڑی ہتی ہین

ہتہار بکوہر می بکہہ کی استاد ہی سوا — باادب توسن چالاک کہڑی ہتی ہین

صبح محشر سی کہاں کم ہی شب ہجر صنم — ہم گریبان جو کئی چاک کہڑی ہتی ہین
صبح کو اوٹھہ کی جو منہہ دہوتا ہی وہ شیرین لب — نیشکر کی لئی مسواک کہڑی ہتی ہین
محتسب ہی کلر نک کی الفت ثابت — ہم حلال اسی ہون بیباک کہڑی ہتی ہین
نخچیر دکون ہی اس صید گہہ الفت مین — بہا کہین کیا لایق فتراک کہڑی ہتی ہین
مار گیسو کی ہوس ہمکو نہین جوش می — ہم ہی نشۂ تریاک کہڑی رہتی ہین
شمع مہتاب ہی عریانی بہی ہی عین بناو — پہنی وہ نور کی پوشاک کہڑی ہتی ہین
آہ او رشک سے برباد نہین کرتی سانس — تین عنصر تو بجز خاک کہڑی ہتی ہین
نہ گلستان مین کسی گلکی ملا کو بش دہن — باغبان منہہ پہ لئے ناک کہڑی ہتی ہین
ہم تو ہر کارۂ اخبار ہین وہ سبزۂ خط — رخ محبوب سے ہی ڈاک کہڑی ہتی ہین
اختر اغیار سی کرتی ہین جو وہ عشق غلیظ — ہم چہپائی نگہہ پاک کہڑی ہتی ہین

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

وہ اپنی منہہ سی جو اٹہین نقاب شیشی ہین — ہی مست شراب خط آفتاب شیشی ہین
چہپیکی چہوڑدی شیرین دہن مرا ساقی — تپا سا ہودی حباب شراب شیشی ہین
روانی آنسوؤنکی دیکہہ لیگا جب ساقی — عوض شراب کی بہر دیگا آب شیشی ہین
نمود ہی خط باریک وہی روشن ہے — رہیگی کشتی کاغذ خراب شیشی ہین
وہ شیرین لب نکین جانکر کریگا چور — شراب اشک سی ہیگی خراب شیشی ہین
بہہ دو وآہ بہرا ہی مرا و یا ساقی — شراب پینی کو آتا ہی سحاب شیشی ہین

د و رند ہوا جو پہولی کا عکس جائی — یقین ہوا وہ رہی جام شراب شیشی مین

جو اشتیاق کرک نشہ مین ہوا ہی ساقی — تو تیر مٹی تہہ ہون جل کر کباب شیشی مین

پڑا ہی عکس رخ سرخ کیفیت ہی سی — عوض شراب کے رکہی شہاب شیشی مین

کریکی پہر عرق گلکی یاد دلکو تو ہی — طبیعو رہتا ہی اکثر گلاب شیشی مین

فراق ہی رخ ساقی مہر وش کا مجہی — گذارتا ہون شب ماہتاب شیشی مین

پہری نہ طالع بیدار تہا نکی سے تلی — عجب ہی چین سی آتا ہی خواب شیشی مین

جو دیکہہ پائی ہی ساقی کی کاکل مشکین — تو موج می کو ہی پیچ و تاب شیشی مین

جو دیکہی نشۂ اشعار کرم اپنی اختر — شراب شرم سی ہو آب آب شیشی مین

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

ہم نیاز و تمکین جو بی آس کہڑی رہتی ہین — سامنی چشم کی وسواس کہڑی رہتی ہین

او بس نشہ حسن کا اس نام سی ملتا ہی نشان — با ادب صاحب فلاس کہڑی رہتی ہین

یاد گیسو سی ہوا نامۂ اعمال سیاہ — یہہ نکیرین جو سراس کہڑی رہتی ہین

دُر دندان پہ لٹکتی نہین مسی کیسو — سر نگون کشتۂ الماس کہڑی رہتی ہین

فکر ہی جامۂ آخر کی ہمین اول سی — سر دکان پی کرپاس کہڑی رہتی ہین

سو تمین بہی تہا نی ہین شیرینی عشق — ہم جو حسن پہ بن پیاس کہڑی رہتی ہین

ہوس و حسرت و ارمانکو بٹہا دیتی ہین — رنج و غم لیکی بصد یاس کہڑی رہتی ہین

باغ عالم مین طلب ہی سی گلکی ناحق — کس لئی مست اناس کہڑی رہتی ہین

دیکھ تیرے ہی نرگس چمن بیچ گل لیکن | ہم بھی سونگھنے کی بو باس کھڑی ہے تیری
آفتابہ مری مہرو کا بنگلا خورشید | منہ دھلانیکو لیے طاس کھڑی ہے تیری
ہم تو دم سار ہیں کیونکر نہ بجائے ستار | طعن در پردہ بھی لی آس کھڑی ہے تیری
یاد معشوق حقیقی سے جو آتا ہے شک | پیشوا لینے کو الیاس کھڑے رہتے ہیں
ہو سبیں قاتل بیرحم کہو ہیں مقتل میں | اخترزار بصد یاس کھڑے رہتے ہیں

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

سوزش سے داغ کی دل خانہ خراب میں | در آئی کیوں نہ دود جگر آفتاب میں
کیا شب کو سحر ساقی گلفام نے کیا | دکھلایا آفتاب مجھے ماہتاب میں
ای گل کہاں نہیں تیری تصویر جلوہ کر | نقشہ ہی تیری رخ کا گل آفتاب میں
ساقی بغیر لطف کے کچھ بھی نہیں مزا | تلخی شراب سے بھی ہے اپنی کباب میں
وہ رشک آفتاب جب گھوڑے پہ ہے سوار | خورشید نیزہ لیکے رواں ہو رکاب میں
بحر نما میں ڈوبی تیری دانت دیکھ کر | ہم غرق ہو گئے دُر دندان کی آب میں
کو لیکے خط گئی ہے صبا یار کی طرف | نامہ کی پر زرے لیکے پھر کے جواب میں
اوس رشک مشتری کو مسخر کرونکا میں | تعویذ لکھونگا شرف آفتاب میں
کیا اعتبار زندگی کا بحر دہر میں | نقشہ کہا ہے عمر روانکا حباب میں
شرمندہ آفتاب ہے داغ دل سے بھی | سوزش کہاں ہے داغ دل ماہتاب میں
جنت سے کوئی یار ضعیفوں کی جا نہیں | کو شیخ اپنی ریش کو رنگے خضاب میں

سنبل سمجھ کی دام مین اختر نہ آیو کھا نا پیچ زلف سے کے تو پیچ و تاب مین

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن
فعلاتن
مفاعلن
فعلن

کہان دکھائی دیا ہی حباب دریا مین
بنی ہی صورت چشم پر آب دریا مین

نہائی وہ تو بہائی گلاب دریا مین
زیادہ فرط خوشی سی ہوا آب دریا مین

بہین ہین شعلہ رخ لخت دل ہی اشک کے ساتھ
تو ور جھرنی ہوئی کباب دریا مین

بنا ہون مردم آبی جو فرط گریہ سی
نہ لین کی مچھلیان مجھسی حساب دریا مین

بسی ہین دید ترمین بہت حسین محبوب
ہزارون صورتین ہین انتخاب دریا مین

کرنگ کا شوق جو مجھ بند کو ہو غسل کے وقت
ہر ایک ماہی ہو جل کر کباب دریا مین

جو دوپہر کو نہائی کا میرا ماہ جبین
کبھی کا زیر قدم آفتاب دریا مین

کرونگا موج مئی ناب یاد غسل کی وقت
بہی کی آب کے بدلی شراب دریا مین

عبث رلاتی ہین کافر صنم مسلمان کو
ہنود کرتی ہین مٹی خراب دریا مین

جو عکس سرخ رخ گلکا اسیہ پڑجاتا
عوض زلال کی بہتا شراب دریا مین

سوال حسنکا مانی سی چھوٹتی ہین
وہ دیکھ لیتی ہین اپنا جواب دریا مین

سفید بال ہوئی بحر حسن الفت مین
نہایا کرتی ہین بعد از خضاب دریا مین

بتا و مہر کو کیا منہہ دکھاؤگی اختر
گذر گئی ہی شب ماہتاب دریا مین

## بحر ہزج مثمن مسبغ

مفاعیلن
مفاعیلن
مفاعیلن
مفاعیلان

ھری کی ان و سن یا ہین پورسی مضمون شب چیلی ہین
وہ مشتاقانہ ہو میں میں مہر سلب کے سب نکلیلی ہین

ہماری بارشِ عصیان سی عضو تن ڈہیلے ہین | نہ کی بخشش اگر دو یہا عقبیٰ مین سیلی ہین
شبِ مہ مین ہمین وہ دیکھہ کر کیا رشک کرتی ہین | رقیبونکی سیہ بختی سی کیسی رنگ نیلی ہین
یہہ کم گشتہ رہِ مہ کی میانین کیون تہک جاتی | کمر ہی چست وانکی اسکی مضمون ڈہیلے ہین
لگا دیتا ہی وہ اک ایکسی اک ایک کی رو رو ری | حقیقت مین یہہ سب اونکی و دنیا کی حیلی ہین
چمک ہی برق دندانکی سحاب لطف ہی وسخا | یہان خشکی لب ہی و سینہ آنسو گیلی گیلی ہین
بریروسی کسی گل کو نہین آسیب ای بلبل | کہ گلزار جہان مین یہی ہر ہر برگ کیلی ہین
چلا کرتی ہین اکثر درد دل کی آندہیان سینی | مودت جی ادا ان ہی کو داغِ دل ہی ٹیلی ہین
مبارک ہو تجہی ابر فرشتہ برق آپہنچا | سلامی عید کی کیا اون میرا لی بہی سیلی ہین
شب مہتاب مین یہہ سرمہ کو رہی بہر چشم | نہین وس طفل کی تا تہو نمین دو ری نیلی ہین
شب ہجران مین وہ اسباب یہی ہین سی تاتی ہین | در و دیوار جنکی واسطہ جلاد کی پہلی ہین
قوافی شاعرانِ با سلف سی نئی ہوئین | غزل کوئی جو کرتا ہو تو اختر یہہ حیلی ہین

## بحرِ ہزج مثمن اشتر مسبغ

فاعلن
مفاعیلن
فاعلن
مفاعیلان

جس قیمہ مین کو مین گلعذار ٹہیراون | عالم جوانی مین یہہ بہار ٹہیراون
شوق وصل زند انہین ہجر سی ٹربا اتنا | ہر کرنگو آہن کی چشم مار ٹہیراون
می کدہ مین عالم کی عین بیخودی دیکہو | لی اکر وہ خمیان مین خمار ٹہیراون
ہو گئی گل کا غذ خار خار ای صیاد | مرغ تارِ مسطر کو مین شکار ٹہیراون
پہلجہڑی ہی اکلیجین باغ مین مہتاب | اڑ چلی ہوائی سی مین ہزار ٹہیراون

بیقراری میری خود پر لگاتی ہی اڑ کر — توسنِ صبا کو کیا بیقرار ٹھہراؤن

آہ تشنگین کو کیا رکون خاک کوچہ سی — غولِ وحشت فقط ہی کیا غبار ٹھہرلیون

روی رو پر اہی گل شگفتہ صبح بہتی ہین — ہی خزان چمن آنکھین کیا بہار ٹھہراؤن

میکدی آنکھین ہی حسن نگین بہتی ہین — عشق چشم جانان ہی بادہ خوار ٹھہراؤن

تیغ ابروی جانان آنکھہ مین لگی کاری — ہون وہ دوست دشمن کو اپنا یار ٹھہراؤن

طفلِ غنچہ بار بکر شاخ پر جو چڑہ جاتی — کیون نہ باغ عالم مین نیسوار ٹھہراؤن

اوسکی پلکونکو اپنی دل مین جگہہ دون — تیر ترک کو اختر وار بار ٹھہراؤن

## بحر رمل مثمن مقصور

باغ عالم مین گل مضمونکا ہی جب اندوزون — سر جھکائی بلبلین بیٹھی ہین خاموش اندرون

فصل گل ہی موسم خار جنونکا جوش ہی — پاؤن مین میری نہین کار پاپوش اندرون

داغ سودا کچکلا ہونکا نمونہ ہوگیا — آبلونکی پاؤن مین بہتی ہین پاپوش اندرون

سر مرا خالی کیا ہی بلبلو جھنکار کی — ہمسر باد بہاری ہی میرا دوش اندرون

کیا سواہی تاج دیگا یہ گدا ہی تاج منہ — چاہئی ہدہد کی بازو کا ترا دوش اندرون

کونسا نازک بدن سر مین سمایا ہی پری — مجکو اپنی جسم پر بہاری ہی دوش اندرون

کاتب اعمال پر ہی قاصد جانکا دہیان — حسن کیونکر نہ مین پکہا کرون دوش اندرون

صورت معشوق حقیقی کا چمن مشتاق ہی — ہر گلستان نی بہائی ہیچ آگی کیش اندرون

عین ہشیاری ہی ساقی چشم مست ناز کی — اینڈتی پہرتی ہین میخانہ مین مدہوش اندرون

پہر گلستان بہی مقابل وہی گلرو سی ہوا — صوتِ بلبل پہر اڑائی ہی قمر ہوش اڑائی ہون

کوکی پہلو نی میرا دل پہر اٹہی ہیں — کیون نہ ہو خالی خیالِ گلسی آغوش اپنی ہون

حسرتِ شوقِ ہم آغوشی سی بند ہین کہر بند — پہر مری داغ جنون کہلتی ہین وہ پوش اپنی ہون

نذرِ گلرو سر چڑہایا کیون نہین نازک مزاج — سر گرانی لی گیا ہی پہر سبکدوش اپنی ہون

تیر ہی ہامی سینہ سی طاقِ ابرو کہل گئی — فرق کیا سمجہین نہ کعبہ سینہ پوش اپنی ہون

ایسا گم گشتہ ہی راہِ عشق مین ہم خضرِ دل — یادِ غیارِ جہانکی ہی فراموش اپنی ہون

چہوڑ دیکا کوچہ جانانکا یہہ اختر بہی ضرور — یاد کیا محکو کری وہ جو فراموش اپنی ہون

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

اب دوس گلمین اپنا گذر ہی بہی اور نہین — رنگِ وفا کی طرح سفر ہی بہی اور نہین

اڑتا ہی کیا ہی تیز پری پیکر نگاہ پر — اس مرغ دلکا دیکہہ تو پر ہی بہی اور نہین

دنیا سفر سمجہتی ہین پہرتی ہین در بدر — خانہ بدوش سے گئی کہر ہی بہی اور نہین

چنگاریون نی آہ کی آنسو جلا دی — آنکہون سی دیکہہ دین تر ہی بہی اور نہین

چہوڑ رہنگی کب ترا لی نہیان دہر مین — جو شیر دل ہین اونکا جگر ہی بہی اور نہین

شاعر تری دہن کی معانی مین رہ گئی — یہہ طرفہ وصف ہی کہ کمر ہی بہی اور نہین

تسخیر اسم آصف اعظم پری سے ہے — خاتم ہین داغ دلکی اثر ہی بہی اور نہین

ہر گلسی تو نہان ہی بلبل الم نکر — کانٹی بہی مٹہیو نین ہین زر ہی بہی اور نہین

اٹہتی ہی سبز و قد پی تعظیم میری خاک — باد صبا کا مجہہ پہ گذر ہی بہی اور نہین

قابلِ آویزش نہیں سینہ کی انبار کنجِ تنگ ۴۸ گیسوئی یار تا بہ کمر ہی بیٹھے اور نہیں
اس گردشِ زمانہ کا اختر نہ حال پوچھ وہ مہر وش تھا رشکِ قمر ہی بہی اور نہیں

## بحرِ رمل مثمن مقصور

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلات

خاک اُڑاتی ہیں عوض پھولوں کی گلچیں اندنوں | زرد غم سی ہو چلا ہی روی نسرین اندنوں
کیا تری تارِ کمر میں نکتہ چینی ہو سکی | بی نقط اسکو سمجھتی ہیں سخن چیں اندنوں
تاجِ جم دیوان ہر اک سمجھیں سلیمانِ جہان | بوریا ہی فقر کا ہیں عاقبت بیں اندنوں
قابلِ غم اک ترا در بدر ہی شہسوار | پشتِ مرکب تک کیا ہی خانہ زین اندنوں
ہیں سرہانے کی طرف تلوے مری محبوب کی | پائینتی سے کہیں تہ بالا ہو یہ بالین اندنوں
کیوں نہ ہو رنگِ طلائی ماہِ تابان رشکِ مہر | روی رخ کہولتی ہی وہی سیمین اندنوں
سورۂ حسن کی عوض سجدہ یوسف پڑہیں | وہ پری پڑہتی نہیں کو مجھ پہ یاسین اندنوں
مثلِ تصویرِ نہالی ناتوانی نی کیا | شیر دل مجھ پر ہوئے یہ شیرِ قالین اندنوں
طائرِ اشعار کیا ناوکِ فلک سی صید ہوت | مٹ سکیگا ہاتھ سی کب شیرِ قالین اندنوں
رنگ کیونکر نہو گلزارِ عالم میں بپا کل | پنجۂ مرجان بنا ہی دستِ رنگین اندنوں
ای دلِ بیتاب ناحق عالمِ سیماب ہی | بیقراری میں نہیں دیتا وہ تسکین اندنوں
بیتِ ابروسی ہوئی گلزار دیوانِ بہار | خود مضامین ہو گئے ہیں چشمِ بد بیں اندنوں
فصلِ گل اسدرجہ وحشت خیز آتی ہی یہان | سب بدل جاتی ہیں اختر رسم و آئین اندنوں

وہ تو نیک نگاہِ سریع السیر سے ہی مبتلا ۔ کون اختر کی کرے اب غم گساری ایدون

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

تلتی ہجر دیتی ہین شیرین دہنکی پاؤن ۔ سر کی جگہہ تراشتی پہر کوہکن کی پاؤن

اس ناتوانکی جسم پہ یہہ وہ نکلتی نہین ۔ ہین شوق راہِ یار سی ساری بدنکی پاؤن

کیونکر نئی زمین پہ یہہ ناتوان چلی ۔ دیکہی نہین کبہی سرِ چرخِ کہن کی پاؤن

ابرو کی وار پہ جو پڑی ناوکِ مژہ ۔ ہر تیر بنگیا ہی میری زخمِ تن کی پاؤن

آیا شرابخانہ مین ڈر کر نہ محتسب ۔ کاسہ سی آج توڑی بت شکن کی پاؤن

غنچہ تو کج کلہ سی کلائی ہی کب کل ۔ گلزار مین گلاب ہین گل پیرہن کی پاؤن

بیدست و پا نشیب و فراز جہان سی ہین ۔ دیکہو زمینِ صاف مین اہلِ سخن کی پاؤن

وہ خار ہون کہ گلرخون نی کہینچی ہین ہاتھ ۔ جسطرح باندہتی نہین شاعر چمنکی پاؤن

صحرای غم مین وحشتِ دل کام آچکی ۔ ہاتہو سی ٹوٹ ٹوٹ چکی ہین ہرنکی پاؤن

ٹہوکر بچائین یار کی اشعار ناتوان ۔ یہہ پڑتی ہی بہکتی کی وہ بانکپن کی پاؤن

اسفل کو جو رجوع سی عالی نسب نہین ۔ ہوتی تونکی بدلی جو سی شیرین دہنکی پاؤن

اختر غزل اسیر کی خاطر سی کہہ چکی ۔ بیواسطہ گلی مین پڑی تہی سخن کی پاؤن

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

آج محراب درِ یار کا کچہہ نام کرین ۔ راہ کی خاک کو بہی جامہ احرام کرین

ابرو رخسار حسین ہو گیا بی مہر یسی ۔ شعلۂ آہ کو ہم عارضِ گلفام کرین

رخ پہ ڈالیں جو رخ مہر سی اٹھا کی نقاب      داغ پر بہا ہا حیرتہائیں تو وہیں شام کریں

سبزۂ عارض نیکین پہ بہت مائل ہی      باغبا نکو چمن دہر میں حجام کریں

کہل گئی عارض گلگون سی کلالی کل کی      غنچہ بند کو گلشن میں چلو جام کریں

اوسکی کوچہ میں جگاتی ہیں ہمیں کہڑ بالی      بجلیئی تین پہ ہم خاک اب آرام کریں

حق پرستی میں برہمن ہوئی مشہور اگر      کا وکش کو بہی حلال اپنی اسلام کریں

سبزۂ عارض دشمن سی چہپا رو می سحر      خط شبرنگ سی ہر روز نہیں شام کریں

ہجر میں وصل کی صورتسی خفا ہوتی ہی      ملک الموتسی ہم موت کا پیغام کریں

ناتوانیسی قوت رہی ای چشم صنم      صرف ناکید نی روغن بادام کریں

ہمنی اس تنگدہانی سی نہ بوسی پائی      آیہ مصحف رخسار کو بدنام کریں

چند اشعار یہہ اختر نی کہی خاطر سی      فکر میں جی نہ لگا پڑہ کی ہی نام کریں

فاعلاتن
مفاعلن
فعلان

## بحر خفیف مسدس مخبون مقصو

وہ مکان تک ملاہی کاشش ہمین      لامکان تک کی ہی تلاش ہمین

سر بہی کہیلین کی ابتو بازے پر      جانتا ہی وہ بد قماش ہمین

ایسی نازک ہین بعد مردن بہی      عطر دان ہی گلاب پاش ہمین

نام کی شکل دل ہی جسم جائے      گر ملی کوئی خوش تراش ہمین

خوان غم پر جو ہم ہوئی قانع      کیون سمجہتا ہی بدمعاش ہمین

کوئی نازک بدن سمایا ہے      کیونکہ بہاری ہوئی لاش ہمین

ناخنِ تیغ کہولی عقدۂ دل     تیرِ مژگان ہی دلخراش ہمین

کیا ہوا قاتلا اگر وان مین     زخم کرونکی پاسش یا نہ ہمین

خار ہین باغِ دہر مین لیکن     پہلوی گل ہی بود و باش ہمین

ایسی گم گشتۂ راہِ عشق مین ہین     نہ کری خضر بہی تلاش ہمین

پہولتا ہی وہ حسن پر اپنی     صورتِ گل جو کہا تو کاش ہمین

## بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

پردہ نشین ہماری الٰہ شناس ہین     آتی نہین یہ بات ہماری قیاس مین

موسی اگرچہ طور کا شعلہ نظر پڑا     اٹھہ جائینگی قدم تری خوف و ہراس مین

خمسہ کسیکا دیکھہ کی بہولین ہین ہم کری     طاقت نہین غزل کی دل بیحواس مین

امید شب نہ صبح سی ہی تہہ مین ستار     مضراب دلخراش ہی تارونکی آس مین

ہندوستان مین آئی کوئی مدعی فرنگ     کیوڑا بہار ہی لگا ہو بلکہ کی راس مین

عاشق ہوا جو ابروئی خمدار ترک کا     کیونکر نہ آبِ تیغ ملی مجکو پیاس مین

کوئی شہید ناز کوئی کشتۂ ادا     مین قاتلا بچا ہون مگر سو پچاس مین

انگور سا بہرا ہون ٹپکتی ہی تجہہ پہ رال     آیدخت نہ مزا نہین ہرگز مساس مین

اہلِ فرنگ تنگ سی جل جلکی ہون کباب     اوس آستین کو بہرونکا گلاس مین

جو کہٹ کی یاد مین ہی طبیعت جو دردسر     مجروح کر دو کوچۂ جانان ہو تاس مین

ہشیار ہون چہرا اُسکا کس طرح ہی کشتی     بیہوش ہو نہ شیخ ذرا آ ہوس مین

[illegible] نہ آیا ہوئی صبح بہی نمود ۱۵۳ اختر یہہ ساری رات کٹی ہمکو یاس مین

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلات

## بحر رمل مثمن مقصور

شعلۂ رخ سے دل سوزان ہے اپنا آگ مین　　کب یہہ ہو سکتا ہے جل جائے سمندر آگ مین

تیز رفتاری تمہاری مردہ ہو بیجان ہے　　تسمۂ گردن سمند تیغ کی ہے باگ مین

کاٹ الونکا کلا اپنا کلائی توڑ ڈال　　بند کیا ہے دل ہمارا ساقیا اس کاگ مین

ہے کشائش سانس کی سینہ پر آری چلے　　ساز ہے بے روک یہہ پردہ ہمارے راگ مین

تار زلف و سکالکا ہم عاشق چالاک ہے　　فرق کیونکر ہو سکے پہر باگ مین اور ناگ مین

رنگ لوگی جو ہو کھیلیں اڑا دونگا عبیر　　اے بتو غصہ نکرنا لطف ہے اس پہاگ مین

آتشین نالہ سے میری دیپک سے ہرگز کم نہین　　قول مطرب ہے یہہ تپا کا ونکا اس آگ مین

کس نے پہونک الاہی ہر اک عضو تن　　سوزش دل سے جلا ہون آج مین عشق کی آگ مین

روے وحش پر سر گیسو ہے جہم کر رہ گیا　　من نظر آتا ہے مجکو آج اپنی ناگ مین

نان نعمت سے بہی پختہ ہے کہین اپنا کلام　　کچہہ مزا اے منعمو پایا ہمارے ساگ مین

چشم افسونساز نے دیوانہ مجکو کر دیا　　سحر سازو آج کیون پہر ہوئے میری لاگ مین

رقص مین آ جائیگی زہرا مجکو آ جائیگا حال　　پہر سناوکے تم اے اختر غزل اس راگ مین

## بحر رمل مثمن مقصور

صورت داغ جنون کہلا ہے قلعی لبین نہین　　مرغزار دل مرا آب پامالی مین نہین

صاف کرواتے ہو ناحق کو رسی لونکو صنم　　سبزہ خط کا مزا کچہہ پایمالی مین نہین

گردش سے تری چشم سیہ مست کی ہیں ہم طاقت نہیں پھرنے کی اس تختۂ گرداں کیا چرخ سے حیران گردوں سے ہیں گرداں

دلدار کے قد سے ہوئی پست تو دیکھا ہے طوق فاختہ ہالا آہن کا اوسے یار کہے دل ... السیف صراحان

اوس دن سے فلک بھی کوچہ مرا دیکھا پامال زمیں تھا اختر کے گئے ہیں ... وصل کا ساماں وہ ہے مہ تاباں

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ

وصف حسن جو مشہور ہے اخباروں میں
میں بھی بیکار نہیں نام ہے سرکاروں میں

نرگسی آنکھ ہوئی ہوش ربا ہے عیسی
یا مجھے چشم نمائی ہوئی بیماروں میں

پر نہ کترو جو گیا جال میں طاؤس اسیر
[illegible] تنہا تھا آپ ہے گرفتاروں میں

بخت خوابیدہ ہے بندہ شب فرقت کو کو
وصل سوتا ہے پہ ہجر ہے بیداروں میں

کوئی زاہد بھی کبھی طفل برہمن کو امام
تار تسبیح جو سب باندہے ہیں زناروں میں

مشتق تھے وسئی اُلجھنے کی تو منکر ہوں میں
کیا نکیرین بھی تنگ آئی ہیں انکاروں میں

تن عاشق پہ ہیں ناوک لب معشوق ہوئی
لب گویا نہیں تیروں کی سوفاروں میں

چاندنی ماہ کی ہرگز نہیں بالاتی میں
عرش سے بیٹھتا ہے چھپ کی وہ دیواروں میں

آتشیں نالوں کی زنجیر سے کھنچی ہیں قریب
میرے وحشت سے بڑا غل ہوا انکاروں میں

ہم صفیران چمن دن میں خزاں کی ہشیار
آنکھ بلبل کی ہے مجروح ہیں ان خاروں میں

منقلب ہو گئی کیا گردش گردوں فرہاد
میرے شیریں جو تری طرح ہے کہساروں میں

سارا بل ابرو ونکا منہہ پہ نظر آتا ہے
نیم جان آج تو بچتا نہیں تلواروں میں

گل کا مضمون ہے آتش کا تری گرمی سے عذر
بلبلیں لاتی ہیں نامہ مرا منقاروں میں

اے بخت فقیرین پہ مجھی خاک شفا ہو — کہاؤن تو اثر جائیگی اکسیر کلی مین

تقدیر کا عقدہ نہ کبھی عقل نے کہولا — کرتا ہی خلش ناخن تدبیر کلی مین

مضمون ترے زلف کا کیا تار ہی الجھا — گردن تلک ہی ڈورا ہوا زنجیر کلی مین

آئینہ ہو کاتب خط یار کا مجبور — ہی جلوہ صورت تحریر کلی مین

کو سلسلہ اشک سی گردن بہی کٹتی ہا — کٹ جائیگی پر نالوں سی زنجیر کلی مین

مین آب دم تیغ کا مشتاق تہا لیکن — پیاسی ہی مری خون کی شمشیر کلی مین

گویا ہوئی بت حسن سی ای عشق عجب کیا — بولی ہی مری یار کی تصویر کلی مین

مضمون خیالی ہی اگر حسن مصور — پر چشم تصور سی ہی تصویر کلی مین

اے ماہ شب لف مین قصہ جو کہی کا — اختر کی الجھ جائیگی تقریر کلی مین

## بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلان

فصل گل بھی دی ہی شعر خوانوں اندنون — بلبلین جل جل گئی آتش بانوں اندنون

پہر گل حسن صنم سی شنگ آنکہوں مین پہر — کیا رہاں ہیچین گئین پہر باغبانوں اندنون

بہر گشت ایشا عو قطرہ ندیکا آسمان — تم زمین شعر کو سر خید چہانوں اندنون

شوق آرائش مین چہپا آتش گلشن ہی — گل کو گلچین نے چہیڑو کہنا مانوں اندنون

اے مجھی ندار رقیب و سیہ جلا مین گی — گوشئہ ابرو جو بیر خم ہو کی تا توں اندنون

لوگ ہی شمع کی گلگیر سی خاموش ہو — ای پتنگو لے سبب سر کجانوں اندنون

عشق پہر مور ضعیفا نکو سلیمان سی ہوا — زور کیونکر گہٹ گیا ہی ناتوانوں اندنون

کچھ بہ جز گوئی صدا مضمونکی ہر گز کم نہیں — زنگ اس ناقوس میں ڈالا سا رہتا ہوں اندنون

با یقین کوئی یقین کسطرح سمجھین عقل ہی — کیا خیال و وہم ہی بد گمانون اندنون

گیسو کی کیا عشق میں ہجر میں یہہ تعذیر ہی — چوٹ سر پر کھئی ہی تازیانون اندنون

اس ضعیفی میں نہیں ہی جو اپنی پشت خم — ڈہونڈہتی ہین قبر کو ہم ہی جوانون اندنون

ایف ایسی پڑ گئی اختر کسی سمجھائیں ہم — حق ہی حق باطل ہی باطل قدردانون اندنون

## بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

بہار اوسکی چمن میں ہے تو ہزار ہوں میں — جو ہو وہ بلبل شیدا تو پہر بہار ہوں میں

نہ حسن عشق سی آئینہ میں دو چار ہوئیں — مگر وصال سی اسی ہجر شرمسار ہوئیں

زمین پچہوڑ ونکا شیرین لبونکی فرقت سے — ترشی تیشہ فرہاد کوہسار ہوں میں

تو اہوا ہی میری دو دو لسی ہر اک داغ — سفید رو نہیں ایسا سیاہکار ہوں میں

نہیں بچی کی مری عضو کی یہہ اک شاخ — ہمیشہ باغ جہان میں جو سایہ دار ہوں میں

وہی خزانہ میں کہٹکا ہی اس طبیعت کا — کہ آبلونکا مزا ہی جسی و خار ہوں میں

سمجھ کی بازی اطفال دار فانی کو — ہمیشہ محفل عاقل میں نی سوار ہوں میں

مری نصیب سی لالہ بہی ہو وہی نافرمان — چمن میں ابر قطرہ سی جو اشکبار ہوں میں

جو آئین صید کو الٹی یہ ہیں محبت میں — شکارگاہ جہان میں عجب شکار ہوں میں

تمہاری موسی میانکا مجھی یہہ دہیہ کا ہی — جو اسکی یاد سی اتنا نحیف و زار ہوں میں

دہوئیں سی آہ کی لب پر جلا لی ہی ایسی — جو برق سی ڈر ندان تو بیقرار ہوں میں

کبہی نکالا سی یہہ مور شمع کی جگہہ — پڑی ہین اگر پر طاؤس سی سوار زلفین

ہے یہ پیشانی ہی اک ضعیفی کی — ابہی سی خم ہوئی ہین پیری سی دوتار زلفین

ہمارے شانہ دلمین وہ پشکی ہی جسم — مجال کیا جو پریشان کرے غبار زلفین

وہ یہی کہ ہوا سی ابہی پریشان ہو — چمن مین نکہت آئی اگر صبار زلفین

وہ نازکی ہی لہرائین موج گلسی ابہی — چمن مین ہو رخ صاف سی چار زلفین

وہ مشک ہی کہ ختن کا ہی جیسے بوکا — وہ مار ہین کہ کہا جنکو یار ہار زلفین

وہ ہی عزیز خدا یہہ کمند دنیا ہے — پڑی ہین چاہ مین یوسف کی یار تار زلفین

کرے سو دانہ الفت کی بیچ مین آئی — پھنسین کی صید بہت جالمین شکار زلفین

یہہ نازکی سی یقین ہی ابہی بل نہ سکے — جو ہو بیچ نازکی تو دو بار زلفین

وہی زمانہ تہا اختر نہ ہاتہہ آئی کا — کہ ایک جا یہ مین دیکہی ہزار بار زلفین

## بحر رمل مثمن مقصور

کیا ثمر طوبی کی ہین ایہو رسیلے چہاتیان — ہاتہہ ملواتی ہین جنت مین تمہارے چہاتیان

کو نزاکت سی چلی سینہ ابہارے گلعذار — پر کہانی لائینگی باد بہاری چہاتیان

باحجاب پونسی ہوا ہی بیحجابی شہسوار — کیون نہ پوشیدہ کرے گرد سوارے چہاتیان

یہہ کلاتیر اصراحی وار ہی ساغر طلب — گرندے کیونکر نہ یاد بادہ خواری چہاتیان

کہاٹ سی آئے انکی یار ہی کنجشک دل — سینہ سوزی سی پہرین یار رے چہاتیان

بستر غم پر کرینگی سینہ کو ہمسی فزون — حالت بیطاقتی بی اختیاری چہاتیان

ہاتھ مل مل کے جو مشتاق ہم آغوشی کہتا — پھر پڑا ہے کیون یہ شوق ہم کناری چھاتیان

پھول جھڑتے ہین قلم سے کہ کلکی وصف مین — کیا بتا دیتی ہین شوق و شکاری چھاتیان

سرو سی یار تم کسطرح اوٹھی نازنین — قد نازک پر تیری کیون ہین بہاری چھاتیان

دو بلوری بیچ ہین کیفیت بکر نہ لچکی پھر کمر — بار گل و شتی سینہ پہ بہارے چھاتیان

فصل گل ہی کسطرح ہین یہ شگفتہ یا غنچہ — غنچۂ دل بند رکھتی ہین ہمارے چھاتیان

حسن ہی صورت کا اس سینہ شفاف سی — کر رہی ہین عشق کی آئینہ داری چھاتیان

کیا حباب آسا ہری آنکھین تری اس گھاٹ مین — محرم آب و آئین ہین تمہاری چھاتیان

تیغ خارہ ساز شتی یہ کرتا ہی وہ تیز — کیون نہ ہون وسنک کی ابرو سی عاری چھاتیان

لی گئین تاب و توان اس صبر و قرار اختر کا وہ — دی گئین ہین ہمکو شوق ہمکناری چھاتیان

## بحر رمل مثمن مقصور

میری نالونکی صدا ہی صور اسرافیل مین — بحر کی صورت بہت ملتی ہی عزرائیل مین

ہی در مضمون کا پایا عرش و کرسی سی بلند — کیون نہ شاہان جہان باندہین اسی اکلیل مین

وحشت دل نے کہایا ہی مجھی پھر عیش باغ — سلسلہ ہی اشک کی سو تیکا موتی جھیل مین

جب حکایت حسن کی کہتا ہی کوئی قصہ خوان — بولتا ہی میرے دلکو عشق کی تمثیل مین

دشمنی سی لی مجکو مار ڈالا کیا عجب — دوستی کیونکر رہی ہابیل اور قابیل مین

تیر پروازی تصور کی اڑی عرش برین — فرق کیا ہو مرغ دل اور پر جبرئیل مین

کیا ابو ذر کو ملی تھی رنج رستی کی جگہہ — آبرو مرد خدا کی کیون ہو تذلیل مین

## بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

دل یہ چلا ہی اپنا اشکوں کی بحر میں — کشتی بچی ہی کب کہ سکندر کی بحر میں

جاری ہین اشک رستم تیغ دو سر جو دیکھی — مجرا کرون کا جھک کر مت ہیں جو میں

سینہ مین آہی تو وہ معشوق رہ چلا ہی — کعبہ بھی کہت گیا ہی دل کی یہ تہ میں

چہکارتی ہی طوطی سیر چمن مین اکثر — منقار تو لی شاید عارض کی ہمسری میں

صیاد ہی سلیمان مین مرغ ایسا نازک — شانو نپہ پر لگاؤن پریون کی پر ہی میں

چڑہتی ہین کلھہ و شو ہر اک نحد پہ اکثر — داغون کا ہار آنکھ ہون پھولون کی ٹوکری میں

ہر شعر لی بہا ہی کر وصف لعل لب ہو — مولی مگر لگی کب ای جان جوہری میں

یاد کمر سی اتنا نازک ہون ناتوان مین — مشکل ہی بال چھوٹنا اس تنگی لاغری میں

اس حسن پر ہی غرہ کب ہو کلام قائل — مٹتا ہی عشق موسی لاف پیمبری میں

کالو نہ طعن مئی تھی چشمہ دہن پہ — آئینہ کون لایا سد سکندری مین

یہہ لخت دل ہی گل ہی سونگھی کا باغبان تو — اسکو چھپا کی لیچل پھولو نکی ٹوکری مین

قابل ہی ماہ رو کی گردش سی دیکھہ بالی — اختر مین جو چمک ہی کب وہ ہی مشتری مین

## بحر رمل مثمن مخبون مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

جسقدر لکھہ کیا قسمت مین کم و بیش نہین — شاہ کا نام و نشان ملتا ہی درویش نہین

سانس تھمیر ہولی خانہ زین تن ہی ہو — توسن عمر روانسی تو پس و پیش نہین

دور ہنی سی تری آنکھہ کو دیکھی جو رقیب — حیز کا کام ہی عاشق یہ اندیش نہین

ای سرو خوش خرامی پر اپنی گھمنڈ ہی | اسفل کو ہی رجوع یہہ عالی نسب نہین
ای پای شوق صبر ہی ہر صبح تیری ہاتھ | وہ رات کون سی ہی جو رنج و تعب نہین
پیراہنِ جنون سی یہہ عریان نہ ڈہب سکے | دس کر بہی قطع ہو تو مجہی دو وجب نہین
رشکِ مسیح نمک ہانی یہہ عکس ہے | اعجاز لب سی کون یہان جان بلب نہین
ای آسمان ردیف بڑی قافیہ بُرا | اختر کو اس زمین مین کہنی عجب نہین

## بحر رمل مثمن مخبون محذوف

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بلبلو باغ مین نالون کا اثر ہو کہ نہو | آتشِ گل سی فزون دردِ جگر ہو کہ نہو
ایسی نالہ مین خدا جانی اثر ہو کہ نہو | زلف شبگون مین ہم اُلجہی ہین سحر ہو کہ نہو
ای طبیبو مرضِ عشق کی کرتی ہو دوا | خون سینہ مین مرا غم سی جگر ہو کہ نہو
تیری شہپر کی کترنی سی ہلین کی پریان | لی پری مجکو اُڑا ئیگی یہہ پر ہو کہ نہو
نشہ رہتا ہی زبس مجہہ مین تری آنکہونکا | مار گیسو کا مری تن پہ اثر ہو کہ نہو
لی پری لی تو گئی ہی تجہی اون پریون تک | ای کبوتر مری نامہ کی خبر ہو کہ نہو
ای شہِ حسن پریشان ہین بہت زلفون سے | دیکہئی شامِ غریبان مین سحر ہو کہ نہو
خوان دنیا مین مری شعر کا باقی ہی مزا | دارِ فانی مین یہہ اوقات بسر ہو کہ نہو
شاعرون سی نہ کبہی وصف ہوا سکا مو | باندہ دیتی ہین تصور مین کمر ہو کہ نہو
منہہ کہلا رکہتی ہین یا دِ دُرِ دندانہین صنم | صدفِ چشم مین ہر اشک گہر ہو کو نہو
بندہ کیا ہی کوئی مضمونِ کمرِ نازک کا | ای طبیبو مری سینہ مین جگر ہو کہ نہو

صحاف ہی کرتی ہین پریشان — مجموعۂ جو یار کا اسنج ہو
اُلٹی ہی یہہ التجا تمہارے — کہتے ہو کہ مجھسی سلجھے ہو
کیون روز فراق سینہ کوٹے — نوبت شب کے اگر سنجے ہو
سیدہا کیا سرو کو چمن مین — کیونکر قمریسی یہہ سجے ہو
توچہ مین غزل کی پہیر کب ہی — سیدہی راہون مین کیا الجہی ہو
غنچون سی نہ کج کلاہ اینٹھین — تن پر جو قبای گل سجے ہو
قاضی سی ہی دخت رز کا جہگڑا — سر پر دستار بہی سجی ہو
میرا جو کلام خاک پا ہی — دیوان کی او کہی اک سجی ہو
ہون سوختہ مشعلون مین ہو صرف — پوشاک جو میر کے سلجے ہو
ناسخ کے غزل سبھی ہی اختر — یہہ اور ردیف ہی سب اچے ہو

## بحر رمل مسدس محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

عیش دنیا بزم غم اندوز ہو — رنج و غم توام مجہی ہر روز ہو
تاب نظارہ نہو ای شمع رو — شاہد اشعلے جو بزم افروز ہو
طفل مکتب کب سعادتمند تہا — گوشمالی سی جو غم اندوز ہو
داغ سی روشن ہوا دشت جنون — بیجا نے تیری بزم افروز ہو
اسپ دل بداغ کب تک شہسوار — درہم داغ جنون سی بہی روز ہو
ساعد سیمین جلا مین ڈہان — مہر و شمع اکہر و زر کردل سوز ہو

بازیان کرتا ہی بعضون سی وہ طفل — میرا دل کیا بازدست آموز ہو

برج محمل مین ملا لیلی سا چاند — کیون نہ مجنون کو یہہ دن نوروز ہو

تار گیسو سی جلون گر اپنی پرے — زندگی بہی رشتۂ جان سوز ہو

حسرت آہ و فغان سیہے قبر پر — یا تو بیٹہا ہو کوئی یا سوز ہو

ناوک غم یا جگر کے پار ہون — یا صف مژگان یہ دل فیروز ہو

سال بدلا ہے زبان بہی پہر گئی — آج ای اختر ہمین نوروز ہو

## بحر رمل مثمن محذوف

ان ہلالی ابروون سی ماہ نو کاہیدہ ہو — گھٹ گیا ہی حسن سی کیا عشق مین بالیدہ ہو

یان کہا کہا کر گیا غیرونکو تمنی سرخرو — کیون نہ سوز غم سی یہہ دل ایک تفتیدہ ہو

پہول انگاری ہوئی وہ بلبل نالان مین ہین — دست گلچین کیون نہ پہر چہونی سی آتش دیدہ ہو

فرش سبزہ بلبلین سمجہین مجہی کانٹونکی جا — مرغزار ایسا ہی چمن مرغ دل رنجیدہ ہو

مرغ آتشخوار آئی توجہنی کی فکر مین — آتشین نالی جو کر کرکی یہہ دل کاہیدہ ہو

روندتی ہین روز آآکر جگاتی ہین اسی — آہوان چشم سی کیا سبزۂ خوابیدہ ہو

ہم صفیر و گلشن دل بہی نقش ہو چکا — جای فوارہ مگر پردہ مین آب دیدہ ہو

مارِ زلف یار سی تم کا نکل بس چل سکی — کیا اثر ہو نیش سی جو زہر کا نوشیدہ ہو

خط یہہ سادہ ہو نزاکت پر سیہ بار ہی — بس لفافہ پر فقط ذکر کمر پیچیدہ ہو

سنبلستان مین بہی طوفان لائی موج دل — آپ کی زلف رسا شانہ مین کر پیچیدہ ہو

میری مشتِ استخوان ہون مشعلِ راہِ جنون سوزِ غم سی کو ریزہ ریزہ مین چراغِ دیدہ ہو

عہدِ دولت مین قلم بہی کہس گیا ای شاہِ حسن لب ترشوا ہ ڈہونڈتی ہین جو بہہ بالیدہ ہو

وصل کی امید جب کاغذ پہ لکھتا ہی قلم ہجر کی مضمون سی کٹ جاتا ہی کیا بالیدہ ہو

تاج بخشِ شاعرانِ ہند ہین مضمون مری بادشہ رکھتی نہین وقعت جو بی سخن ہو

میری نظرون مین تو اک ظرف بہی جچتا نہین پلہ میزان مین کیونکر سنگدل سنجیدہ ہو

سوختہ ایسا ہون کر بوؤن مین سبزہ گھانس جل جائی جہان میرا دلِ شوریدہ ہو

حسن کی وسعت سی پہولا ہون نہ اتنا کر جلو جزو تن ہو جائی صحرا پیرہن پوشیدہ ہو

قافیون سی چاہئی اب ہو برابر بار دل اب تو تولیگا کلام اختر اگر سنجیدہ ہو

## بحرِ رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گلشنِ عالم مین جس گل سی دلِ پژمردہ ہو زندگی ہو جائی تیری عشق مین جو مردہ ہو

کون کہل کر جوانی مین ہنسی غنچہ دہن دہیان ہی پر مین شاید پہر دلِ پژمردہ ہو

روز روشن تارِ کاکل مین الجہکر رچ ہوا کیون نہ شب گیسوی پریشانی سی برہم خوردہ ہو

ای لبِ جان بخش دنیا اک نئی پیدا کرو جی اوٹہی وہ بہی ہزارون سال کا جو مردہ ہو

رو لی ہم دل کہول کر جب یاد کی گیسو کی لہر موجِ طوفان بلا کیونکر نہ دریا بردہ ہو

تیری مضمون لکہ کا ہون جو لاغر ناتوان خطِ نازک چاہئی مہرِ صبا آوردہ ہو

رسمِ دنیا کیا یہی ہی دی پہلو مین جگہ وہ رقیبون پاس بہی دیکہی اگر آزردہ ہو

نالہ ہائی بلبلِ شیدا سی گلچین ڈر گئی پہول کہلائین جو گلشن مین دلِ افسردہ ہو

تیر بتون کا دل چاک سنگ کرتی ہو — مارِ گیسوی رخ ناز کبھی اوٹھاتی نہ چلو

مثل فرہاد نہ تم کوہ کنی کرواو — جوی الفت لب شیرین سی بہاتی نہ چلو

قفسِ تن مین مرا طائرِ دل پھڑکی کا — چٹکیون مین گل و بلبل کو اوڑاتی نہ چلو

سبزہ رفتار سے اس لف مین پامال ہوا — باغ مین سروِ روان خاک اوڑاتی نہ چلو

موجِ گل سی تہ و بالا ہی نسیمِ سحری — قد و بالا سی تو یون ہمکو اوڑاتی نہ چلو

خواب خرگوش سی غفلت مین پڑی ہین رقیب — آہوی چشم سی مردونکو جلاتی نہ چلو

حلقِ ناوکِ مژگان سی گرا طائرِ دل — ہیزبان کو قفسِ تن مین ستاتی نہ چلو

سرمی چشم نہ زلفون مین چھپا او بیجان — غیر ہمراہ تو ہین بات بناتی نہ چلو

مارِ گیسو سی ہوا عشق خصومت کی جگہہ — رہروی مور کو گلشن مین سکھاتی نہ چلو

سگِ داغ کہی ہی تری طینت سی صنم — یہہ چلن کہوٹا ہی بدذاتی یہ آتی نہ چلو

ٹھوکرون سی ہمین پامال کرو کی تن کر — ہاتھہ ملواؤ کی سینہ کو اوٹھاتی نہ چلو

باغ مین آئی ہو گلرو تو ذرا بلبل کو — غزلِ اخترِ خوش لہجہ سناتی نہ چلو

## بحر رمل مثمن محذوف

ہیچ سی ہر شعر کی سیدہا دلِ آزادہ ہو — بیت جب موزون کرون ہر سرقد ایستادہ ہو

مادہ کیا مستعد ہی عشق کا ای حسنِ یار — چشم فوارہ ہوا و سیر جو دلِ آمادہ ہو

حضرتِ غم وقت ساقی مین پیالہ بیچی — میکدہ سینہ بنی اور دل ہمارا بادہ ہو

موتیا کی شاخ بن جائی تری مسواک بھی — کر صفائی پرورِ دندان کی تو آمادہ ہو

صفحۂ خورشید سے صورت دل بنتا جائے — قاصدا یہ ہے صفائی رخ کی کاغذ سادہ ہو

زاہدا آجائے صورت کا اگر تجلہ خیال — سجدہ گاہ اوسکی جبین ہو اور تن سجادہ ہو

سرو ساقد خم کروں جب میں جو مضمون تو سہ — گیا اوٹھائے ان جھک کی ہیں جو بیٹھنا یا افتادہ ہو

سرو باغ ہے جھکی خجلت سے ایمی نازکبدن — آہ کا مصرع مری دیوان میں جب استادہ ہو

آتش گل میں مری نالے بھری ہیں اسقدر — دست گلچیں بھی ابھی چھو لے تو آتش زادہ ہو

تخت و تاج و ملک ارباب تنعم کیلئے — زاد آخر کیا رکھیں دنیا میں جو آزادہ ہو

ایسا نازک ہوں پری ہو نگہ جو میرا تصور تن — بال بلبل کی ہوا سی پھول آتش زدہ ہو

شعر کی گدڑی میں اختر شاہ بھی سائل ہوئے — اس غزل کی بھیس میں شاید کوئی شہزادہ ہو

## بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

پھول کھل جاتے ہیں ابھی جو مصرع برجستہ ہو — باغ عالم میں مرا دیوان ہے اک گلدستہ ہو

ہے یقین خورشید محشر بھی ادھر ہی ہو طلوع — جس خرابے کی طرف میرا دل شکستہ ہو

ہم ضعیفوں پر پڑی ہے سبزہ ہائے ناتواں کی نظر — قوت بادام چشم یار سے لب بستہ ہو

لی زرری نے سیم اندام کیا مجکو تباہ — اس قبا پر چاہئے تار نظر کا دستہ ہو

یاد چشم یار سے صحرا میں وحشت ہے فزون — مصرع دیوان مرا اک غزال جستہ ہو

اس جرس کو بیخودی نے راہ عدم کھلا دیا — کاروان جاتا رہے نالونسے او بجا ستہ ہو

سر مہر سے ہو مٹی آتش فرقت بجھی — دم میں جب طیار انگارونسے جان خستہ ہو

چاک ہے جامہ مرا مضمون لف یار سے — مستقیم کیا لکھے جب بستہ شکستہ ہو

قصر عالیشان ہی عشق کا کہ دوانہ ہو — حسن کا اپنا شاہ خوبی اور کون رستم ہو

شاہ خوبی بجلوا برو بھول کر نکلین ہو یاد — مین اسیر لطف ہون ہمراہ میری فوج ستم ہو

او تنی رحمت ہی ہان ملک عالی کی اختر بچھی — گردش افلاک سی جتنا یہان نو ستم ہو

## بحر رمل مثمن محذوف

اہل دنیا کا اگر دنیا مین تھوڑا بہرہ ہو — خوان نعمت سی ہی ہر اک قلندر سیر ہو

راست بازو نسی قد شمشاد جب پیدا ہوا — حلقہ موی میان مین کیون نہ آتا پھیر ہو

طعمہ مور ضعیفان ہی نہین یہہ استخوان — کب نمک کوئی عصم جھپٹا توانسی سیر ہو

ہاتھ پاؤن پھولتی ہین جسم فربہ کی روش — باغ عالم مین یہہ جلدی ہی کہ جستن دیر ہو

روز و شب کا خاصہ ہی لطف پرچ مین یہان — تیرگی داغ سی روشن جہان اندھیر ہو

حسرت آب دہن مثل سکندر ساتھ ہی — کیسو ونسی آپ ہی چھپتا جہان جب اندھیر ہو

اسقدر باریک ہین مضمون اعضای صنم — غور سی دیکھو اگر موی کمر اندھیر ہو

صید مین آہو نکا ہو نکلی ہوا اتنا اثر — جس جگہہ نالہ کری پیدا وہان سی شیر ہو

مثل تصویر نہالی تیری خوش چشمی سی ہوت — کیا عجب ہی آہوی قالین ہی نخچیر شیر ہو

آہوان چشم کا کوسون نہین آتا خیال — گرگ دل صحرای سینی مین مری کیا شیر ہو

صفحۂ کاغذ اگر پہاڑا رقیبو نکو لتاڑ — پنجۂ چالاک قلم پھر شغال ان سی شیر ہو

مین ہی ایک نالہ کرون پہنچی جسیم تک — درمیان کوسفندان اک صدای شیر ہو

پیشہ ستی جرم ہی تشدید ہی سنجیدہ — ان پردستو نسی اختر کسطرح سی زیر ہو

مفاعیلن ہشت بار

## بحر ہزج مثمن سالم

نکالوں کس طرح دل سے تمہاری کمان کے تیروں کو — مٹا سکتا نہیں انسان ہاتھوں کی لکیروں کو

نشانِ ناز ہے پر نام ہے نالوں کی پر جسم کا — مری انداز سے کیا رشک آتا ہے امیروں کو

اڑے آہوں سے جو داغ سینہ سے شک آہن ہے — نہ دیکھا حلقۂ زنجیر میں تیری اسیروں کو

چمن میں سرو سے اینڈے ہیں ایام جوانی میں — خس و خاشاک جلتے دیکھتا ہوں ان حریروں کو

بہ حق حق ہو رہا ہے فقر پر کیا نقش دکھلائی — مری آہیں بہت برباد کردیں کی فقیروں کو

ہے جو جیکی فرزند طوفان شہر میں لائی — ہمارا ایک آنسو غرق کردیگا جزیروں کو

ہی ہوا ہر مژہ سے پر نہ چلائی — رکھی خالی کمان کی طرح رکھی گوشہ گیروں کو

نکالے رنگ باغ میں ہمارے کا دشمن — اڑا دیتا ہوں میں نالوں سے اپنی ہم صفیروں کو

نہ جاؤ ناصحو اس سرد مہری پر نہ سمجھاؤ — نہ اری آگ کی ہیں بت پتھر کا تیروں کو

شگفتہ ہوگیا ہر گل تری نکہت دانی سے — دلی ہیں لٹ پٹی دستار کی کیا داغ چیروں کو

بڑا کر بعد مردن کیا گھٹایا ای فلک تحسین — صغیروں کی کیا ہے زیر پا تو نے کبیروں کو

برا چاہیں جو اپنی شاہ کا کیونکر سفید ہو — سیاہی کالی کا داغ اختر اون زیروں کو

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

## بحر ہزج مثمن اشتر

اوسکی در پہ سر رکھکر میری زندگانی ہو — مری ماتھے کا گھٹا عشق کی نشانی ہو

دل میں نام اسکی جب اوس سے کمانی ہو — گیا خیال بلبل میں رنگ بوستانی ہو

ای قوی ضعیفوں پر گرچہ مہربانی ہو — مورچہ کو آئی رشک اتنی ناتوانی ہو

اگر یہ رنج و غم نہ چاہ میں مجھ سے — ترک دل کی ای یوسف کچھ تو مہربانی ہو

سر رکھی جو زانو پر روسیہ رقیبون کی — میری شانون کو قاتل کیون سرگرانی ہو

سارا عالم فانی اسکا ہو جلوہ خانہ — میری قصر دل مین جب میرا یار جانی ہو

باغ دہر مین بلبل گل کو تا نہ کی کب سی — چار دن اوٹھالی اور جو جفا اوٹھانی ہو

زخم دل ہری ہو وین پھر بہار آجاتی — سبزہ رنگ کی تن پر جب قبا دھانی ہو

اب تو منہ وہ حسن سبز کی پھر لیتی ہین مجھ سی — یا خدا نہ عاشق کا رنگ زعفرانی ہو

ای قصہ کیا ہم شب ہووی کیا بر تر — رات زلف کی ہووی عشق کی کہانی ہو

دل کو پھیر دونکا مین اچھی اپنا مدمین — اس سی اور کیا بہتر قاصد از بانی ہو

خضر رہنمائیکا وعدہ کر کے پچتایا — یہہ دعا نہ کی اوسنی عمر جاودانی ہو

ایجنون یہہ کیا حاصل لاکہہ مین گنوائے ار — اوسطر فسی شاید پھر لفظ لن ترانی ہو

جادہ عدم ہمکو اوس کمر نی بتلائی — اختیار اوسمین کیا جو کہ ناگہانی ہو

تیری رخ سی شرمندہ گل ہو صحن گلشن مین — میری اشکون پر شبنم آکی پانی پانی ہو

دفتر جہان سی لو ہمتو ہین اوٹھی جاتی — آواب کہا جاو شکل گرد کہانی ہو

گلگی پاونکی نیچی کیا عجب جو آجاون — کر صبا نی ای ہمدم میری خاک چھانی ہو

طفل نازنین لی مین دیکھہ پاون گر خستا — عود کر کی پیری مین مجکو پھر جوانی ہو

پھر مرقد عشاق اشک ہمسی لی لیوین — جنکو پھولونکی بدلی قبر پر چڑہانی ہو

داغ دل شگفتہ ہون آب پارسی اوسکی — میری گل کی جب مجھپر تازہ مہربانی ہو

جس گلی سے وہ لیلی گذری مثل مجنون لی — اوس گلی کی کتّی کی مجکو پاسبانی ہو

آب اوسکی دانتون کی دھوی جب بھی لکھو — کیون نہ پھر طبیعت مین اسقدر روانی ہو

تیری شعر اگر دیکھی کنکٹ وہ بھی ہوجائے — اسی بانہ مین پیدا اگرچہ پھر فغانی ہو

جانتی نہین بالکل ہم قوافی اے اختر — کیا زمین مین انکی رنگ آسمانی ہو

## بحر ہزج مثمن سالم

کشش ہے سرو کی قدِ صنوبر اسکا مصرع ہو — مرا دیوان بھی تصویر خیالی کا مرقع ہو

برادر چاہیے یا جائی تہخانہ مری دل کا — تری نظرون مین چڑھ کر سقف ابرو پر جو مرتفع ہو

گروہِ کافرو دیندار کیون بھاگا ابن سے مین — رجوعِ عشق اس سے ہو تمہارا حسن مرجع ہو

شبِ گیسو سے مہ برہم ہوئی سیر لا اکست ہے — پریشان خواب تھی یہ زندگانی اسکا مجمع ہو

دردندان جو کھاوے نہنسکی اسمین آب آجائی — ہر اک مصرع مرا سلکِ لآلی سے مرصّع ہو

محوس ہون مثال تختِ نقش فقر پایا ہے — وہی ابن ریا کا عرض ہے جنکا مربّع ہو

رقیبِ روسیہ اندھے ہون مثل مرغ شب اوپر — اُڑن سے مہر کی لوح جبین پر پھر ملمّع ہو

شجاعت چاہیے وہ ترک کر تیر مژہ مارے — تفنگ آہ کی بھی سامنے ہو مرد اشجع ہو

خیال واہمہ پردہ نشین پردے مین چلتا ہے — انکھی گذریب بے کر پردہ قدر کا مقنع ہو

جلن اور بیقراری بے تری ہمسا ہر شعر کو اتنی — کمان خورشید کا ہو جائی لیکن صاف مطلع ہو

نماز و نہین تاتی ہو ہین کیا کیا میان زاہد — صراحی کی طرح ٹھیٹھو سبو پر کر مقطع ہو

طبیعت آزماتی اسقدر اچھی نہین اختر — نہ اوجھو قافیون مین چھوڑ دو جاندہ مقطع ہو

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

اوس باغ مین تہتالی ہین نظارے مرے دل کو — بلبل کی روش صدقہ اوتارے مرے دل کو

ہو بوس و کنار آج کنارا نہ کرو تم — لگوا نہ ہو کیون گور کنارے مرے دل کو

اس بوٹیکا ظاہر ہے اثر باغ جہان مین — کیون کیمیا کر یار بسی مارے مرے دل کو

سینہ پہ جو داغون کی نہین پر فلک داغ — صد رونق دلی آج یہ تارے مرے دل کو

بازی جو کبھی حسن کی ہم بازی لی کھیلی — باقی نہ رہا نقد تو ہارے مرے دل کو

اس ملک مانی مین خیرہ ہے نہایت — قاتل سے کہو لیوے اجارے مرے دل کو

وہ جان جہان آئی تو آغوش مین لیوین — کب دور کی بہاتی ہین اشارے مرے دل کو

انداز سے اغماز ادا عشوہ ہے اعجاز — بہاتی نہین یہ ناز تمہارے مرے دل کو

گم گشتہ وہ ہے وادی غم رہ جائے جب پہ — بہلی تو خضر بھی نہ پکارے مرے دل کو

ڈالی نظر کرم جلین رشک سے اغیار — ٹھہری ہو لی مگر ین جو سنوارے مرے دل کو

اے مہر نہ انکھون مین سما سے خس و خاشاک — لگ جائین نہ آتش کی شرارے مرے دل کو

ناسازی نالہ سے سرور اسکو ہوا خستہ — پردہ مین وہ مطرب جو پکارے مرے دل کو

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

ہو رند بد نصیب جو دل مین امنگ ہو — آگر شراب شیخ پیالہ مین بنگ ہو

نازک کمر ہی یار کی تعریف کیجئے — دشت غزل مین آج شکار پلنگ ہو

دامن ہو پہٹ کے دھجیان اور دل ہو تار تار — اوس طفل کی جو ہاتھ مین ڈور و پتنگ ہو

اوس آب آتشین کی جلا پائی دل جو — اب یہہ ہوس ہی نیند مین قید فرنگ ہو

طوطی اوڑھنی قمیصون کی ہاتھونکی چشم — جب خانۂ نگاہ پہ سپید ہے تفنگ ہو

پیراک جس حسن کا نازک مزاج ہی — رکھو حباب بہی تو مری دلپہ سنگ ہو

ہی ترک تیغ ابرو کا ہرگز نہ نکلی بل — اس زلف و رخ مین شام و سحر کو جنگ ہو

نامہ اڑا کی لائی کا شوق وصال گل — پیک صبا جواب مین کیونکر درنگ ہو

قلعی قمیصون کی کہلی حیران ہو دل مرا — آئینہ رو جو عیبونکی جانب سی زنگ ہو

جب سی بہار زخم جگر مین ہری کالم — مرہم سیاہ ہو ہوس سبزہ رنگ ہو

ناہونکو رکہہ کشادہ کہ نکلی جہان کا کام — اختر جو بیش چشم تری کو تنگ ہو

## بحر ہزج مثمن سالم

ہماری اشک سی حال دل بیتاب ظاہر ہو — ہر اک قطرہ جو ٹپکی عالم سیماب ظاہر ہو

پلا ساقی ہوس باقی ہی مجکو جنگ مضمونکی — مری تیغ زبان پر آج تو کچہہ آب ظاہر ہو

زبس مایل ہون ان ابرو کا شب مہتاب بہی سمجھے — چمک ساری مجہی کر روی عالم تاب ظاہر ہو

ابل آتی ہین میری اشک حسن وہ پارہ سے — عجب کیا آنکہہ مین بہی معدن سیماب ظاہر ہو

اگر زنجیر گیسو موج ہی اوس بحر خوبی کی — وہ دیوانہ ہون میری طوق گرداب ظاہر ہو

شب فرقت نظر آئی مجھی کر روز وصلت مین — وہین آنکہون سی بہی مثل شفق خونناب ظاہر ہو

شب غم مین جہپک زخمی نہ پوشیدہ کر اے قاتل — جو زخمی پر تری یہہ چادر مہتاب ظاہر ہو

مری پیشانی پر طفل برہمن یہہ نوشتہ ہے — کروں سجدہ اگر ابرو کی یہہ محراب ظاہر ہو

کیون نمازون مین نه زاهد حسن کا مشتاق هو ۱۴ ایسی کب تکلیف دی هی عشق نی عشاق هو

مصحفِ رخ کا جو مجموعه پریشان هو کبهی تیری هر زلفِ رسا شیرازهٔ اوراق هو

جستجو موی کمر کی پهر سوا هی کیا عجب قیس کی رگ رگ مین چهپا بی اگر ریشه [illegible] هو

سر چڑها کر دی ٹپکتی هو رسائی کیا کرد پاؤن مین زنجیرِ گیسو سر بسر اخلاق هو

مارِ زلفِ یار سی پهنچی اگر کچهه بهی گزند بوسهٔ دندان و لب هی شفا تریاق هو

کیا مشبک ابر کی قندیل سا هر داغ هی روشنی فانوسِ تن مین هو جو یادِ ساق هو

عشق کی صورت بناتا هی یهه حسنِ دلفریب خانهٔ دل مین هو لیکن شهرهٔ آفاق هو

دشمنِ زلفِ سیه بهی هی بکار رہ نهین کعبهٔ دل مین بنا هی چاهتی اک طاق هو

کشتیِ دل پر وه محبوبِ دو عالم هی سوار موجزن بحرِ یقین سی کیون نه استغراق هو

همسر اچوٹ کرتا هی سنبهل آنکهون سی تو پتلیان پتهرائین ناله آگ دی چقماق هو

لیلی دوران کی کب زلفِ سیه پر بس چلی قیس کا ماتم کرین گر حلقهٔ عشاق هو

پاؤن پهیلائی هین اختر هاتهه کیونکر پره سکی اوسی سائل کیون نهون شاید هو نکا جو رزاق هو

## بحرِ سریع مطوی موقوف

مفتعلن مفتعلن فاعلن

ڈهپ نهین سکتا بدنِ آرزو تنگ هوا پیرهنِ آرزو

آج کهلی اس سی گلِ مدعا توڑ لی سیبِ ذقنِ آرزو

ایشهٔ خوبی نهین چهٹتا کبهی ملکِ هوس مین بدنِ آرزو

خونِ شهید انکی دکهاؤ بهار سرخ رهی یهه چمنِ آرزو

نازکی انداز دہان اور بیان   قطع ہوا پیرہن آرزو

بوسہ عاشق سی کرو پہر کہو   دیکھی نہ رستی دہن آرزو

عشق کی قاتل ہی ہوس حسن کی   مردی کو دینا کفن آرزو

ٹکٹکی اسکی جو زمین دل کی تو   بہٹ گیا چرخ کہن آرزو

جب شجر تیغ کا جہون کالکا   کہل گئی زخم بدن آرزو

دور ہی تاب ہی مضبوط ہو   آیا ہی پیمان شکن آرزو

حسرتین سینہ مین بہت قتل کین   روکتا ہی منہہ سخن آرزو

تیشۂ مضمون سی ترا کام ہے   کہودی کا کیا کوہکن آرزو

خال رخ صاف سی ہین دلپہ داغ   مشک ہی وہ یہہ ختن آرزو

سختی ہجران سی ترا وصل ہی   دیکھہ لی نازک بدن آرزو

پارہ دل کیمیا سمجہا ہی وہ   مارتا ہی سیم تن آرزو

تیری تصور سی ہون خلوت نشین   خالی ہی پہر انجمن آرزو

کیون نہ یہہ صیاد سی اختر لڑا   صید ہی ناوک فگن آرزو

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

کانونکو پہر خوش آتی ہی صوت ہزار کچہہ   آتی چلی ہی گلشن دل مین بہار کچہہ

مطرب کی صوت سی دل ناساز ہی فگار   باقی ہین پر کلی مین گریبان کی تار کچہہ

بسمل ہون تیغ ابرو مژگان ترک کا   باقی نہین ہی اب طلب وصل یار کچہہ

## بحر ہزج مثمن سالم

مصفا قصر دل ہو جائے جسکی مد آمد سے | شہ کونین کا سمجھا ہوا جسکو وہ محمد ہے

تناسب ہے بہت مشتق ہیں یہ الفاظ آپس میں | محمد سے حمد ہے اور احمد سے یہ محمد ہے

مرقع کا ہے عالم طور کا مٹ جائے یکتائی | منقش صفحۂ دل پر مری تصویر احمد ہے

اسی باعث وہی ہیں جو وہ باعث ہیں پیدایش | امام آخر سے مہدی ہی [illegible]

نہیں نام و نشان بال ہما کی جیسے میرا | تمنا اب لوائے حمد کی سایہ کی بیحد ہے

بدائی کی الف کی دال ہی حد ثنا کی | بلا معشوق سے اپنی مثال حرف ابجد ہے

وسیلہ بھی ہے بخشش کا شفیع المذنبین بھی ہے | یہ نیکی ہے یہ سمجھی کاش ہم دنیا [illegible]

رسالت کا بھی ہے اقرار بر حق ہے بعثت بھی | محمد کا کرے انکار جو دنیا میں مرتد ہے

ترے یاقوت لب کی ہیں تصور میں جو ہوتا ہوں | پسینہ آلا اشک کا تن پر جو پڑ جائے زبرجد ہے

تری کرسی کا کیوں پایہ نہ برتر ہو دو عالم سے | جسے ہم عرش سمجھے ہیں محمد کی وہ مسند ہے

بچا لینا ہمارا قصر تن طوفان محشر سے | ترا ہو جائے تشنیان [illegible]

دعائے مغفرت بس مانگیں ہیں یا نبی محشر کو | مرا دیوان جب تک باغ عالم میں مجلد ہے

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

دم ہے یا باغ دل میں حباب اسیر ہے | پیرو ادب کا ہوں میں ہوا ہم صفیر ہے

پیرو تجھے سے پیر کی ہے پیر کیوں نہیں | لغزش اگر [illegible] تو دستگیر ہے

کب تشنہ مست ساغر صہبا سے چھٹ سکے | کوثر کی موج موج میں دل آسیر ہے

منظور ہو عشق ہو شفقت سے ہو نظر — کٹ جائیں جنکا تیری نظر ہے

شاہی کہے الہی اک بیت کی تیری مشق ہیں — تخت طلا کی سے مجھی بہتر حصیر ہے

گندم کی بھی نہ سکا فی سنتا ہوں پیدا — فرمان حق یہ ال یہہ نان شعیر ہے

اکسیر کا بھی ڈھیر نہ دیکھی کا انکھہ سے — چھانیکا خاک تیری گلی کا فقیر ہے

کیا منقبت یہہ نظم میں لکھی گناہ ہکا — بخشش کی شر کا تو ازل سے دبیر ہے

میراں ہے قیامت صغرا میں دستگیر — سائل وہی ہے جو ابن امیر کبیر ہے

میری علی کا عرش سے عالی ہے مرتبہ — احمد احد کا یار ہے یہہ اوسکا وزیر ہے

کیونکر اٹھا اٹھا کے تجہ کو گرانہ دے — محبوب کا حبیب بہی ہے قلعہ گیر ہے

ثابت قدم ہے کا یہہ امید ہے مجھے — اختر علی کا عشق ترا دستگیر ہے

فاعلاتن
مفاعلن
فعلن

## بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

نظر مہر بیشتر بدلے — تجہ پہ آجائے ای قمر بدلے

خال جادو نگاہ کیا اثر بدلے — دو دو ماہی سے کر حذر بدلے

جیسی آہ و لب پہ آہ نہیں — برق نالہ ادھر ادھر بدلے

شب فرقت میں کروٹیں بیکر — پہلوی غم کی کیون کمر بدلے

کب تلک یہہ جہگڑے دل بہر کے — زلف سے آکے چاند پر بدلے

کیا کسی برق کی آبرو نہ ملا — [illegible] بدلے

کیون پریشان تیری زلف رسا — آگئی رخ پہ تجہ پر بدلے

اک شیشۂ حسن تجکو کیا پیدا　　مجھسے ساقی کی ہو نہ کیونکر بنے

چشم تر سی فراقِ ساقی میں　　چل گئے مجھپہ آ کر بدلے

لوٹ لیگے سپاہِ خاموشی　　دل کو یاس و رنج کر دیے

شامیانہ نہ خاک رند پہ ہو　　سرِ تربت پہ ہو کر برسے

مہ وشون پر ہو میرا دست دراز　　تو کی خنجر اگر نظر بدلے

## بحرِ خفیف مسدس مخبون مقطوع

فاعلاتن
مفاعلن
فعلن

دار فانی مین عشق حق باقی　　اوسکے ناموں کا ہی سبق باقی

طفل غنچہ کو گوشمال نہ دو　　کس گلستان کا ہی سبق باقی

پان کھا کر جمائے ہی مسّی　　سرِ شب ہی مگر شفق باقی

نہ ہوا حافظ کتابِ خدا　　مصحفِ رخ کا تھا ورق باقی

خوب چھاڑی زمینِ شعر و غزل　　آسمان کی ہین اب طبق باقی

مہروش نور مہ اوڑاتی ہین　　ہی سرِ صبح رنگِ فق باقی

سرِ بالین نہ آیا عیسی دم　　جلد آجا کہ ہی رمق باقی

کھینچ لیتا ہون اک نظارہ مین　　کسی گل مین نہین عرق باقی

دست وحشت کفن کو چاک کری　　دم خفا ہو جو ہو قلق باقی

تیغ ابرو کا منہہ مڑا قاتل　　نیم بسمل پہ ہے قلق باقی

دلِ بلبل کی مومیائی ہی　　سرِ گل پر جو ہی عرق باقی

تیری غزلین نہ سناہین ای اختر ٭ تان اگر ہی نہ تمام حق بانسے

## بحر رمل مثمن مخبون محذوف

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

عارفو حال فقیرانہ جو اس ہمیں میں ہے ٭ مَی کشو جام کی گردش مری اکسیں میں ہے

پر بھی کچھ کیا صیاد کی اسیر بھی اسیر ٭ بال تھی سینہ سپر دل مرا پردیس میں ہے

دل لگا دی جو بھرا یا تری میخانہ میں ٭ ساغرِ دل کی چھلکنی کا مزا ٹھیس میں ہے

دارِ فانی میں کسی اہل تبا سمجھیں ہم ٭ دل بھی تھا جو میں نہیں روح بھی پردیس میں ہے

زلف کی لہر سی چھٹی نہ مرا نازک دل ٭ ای حباب آج ترا کام بس اک ٹھیس میں ہے

میں تو اوس وقت حباب کا ہوں نازک کہا ٭ سینہ سخت سی جراحت ہے دل ٹھیس میں ہے

مرا گل پیرہن اوڑھی کا نہ پھر کرا سکو ٭ چشمِ گریان مری ای بلبلو اس کھیس میں ہے

قولِ مطرب سی تری نغمہ سرائی جو سنی ٭ گیا خیال آج مجھی دل مرا کس دیس میں ہے

مری بلقیس کا مژدہ مرا ہدہد لایا ٭ آج انعام ہو گیا تاج تری کیس میں ہے

ہمہ تن چشم نہیں کیون نہ یہ مرغانِ چمن ٭ چشمِ بلبل جو تری اوڑھنی کی کھیس میں ہے

نالہ و آہ سی اک روز یہ رشتہ ہو گا ٭ خونِ دل میرا جو اب رغ تری کیس میں ہے

رنگ کدڑ یہیں بدلتی ہیں حسینان جہان ٭ اختر زار تو مدت سی ہر اک ہمیس میں ہے

## بحر رمل مسدس محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رشک زہرا غیرتِ برجیس ہی ٭ میں سلیمان ہوں تو وہ بلقیس ہی

خطِ شوقیہ جو ہدہد نے دیا ٭ دل ربا کا عالم عالمِ بلقیس ہی

قطع کرتی ہین یہہ وحشت مین ہماری ناخن　　ہم پریکا شکوہ کرتا ہون اگر امید سے

خال پیشانی سی اوسکی سامنا کسنی کیا　　کونسا اختر زیادہ ہے ثریا ناہید سی

## بحر خفیف مسدس مخبون محذوف

فاعلاتن مفاعلن فعلن

خوف بلبل کو کب ہلاک مین ہی　　باغبان آج کسکے تاک مین ہی

دوست حسن کیا سزا دیگا　　پرچہ اخبار کا تو ڈاک مین ہے

عشق کیا میری زیادہ ہو　　ذرہ حسن میرا خاک مین ہی

وحشت زر کیا دکھائی حسن غلط　　لطف جو کچھ ہی عشق پاک مین ہی

اسقدر لاغر ہوئی کمر سی ہم　　کہ گریبان ہماری چاک مین ہی

تیر کی آنکھ مین کھٹکتا ہے　　آج نکلا جو اوسکی ناک مین ہی

اپنی بو سے خبر نہین اوسکو　　ہر دماغ یہہ گل کی ناک مین ہی

آتش گل سی جل کی ہوگا کباب　　آج صیاد میری تاک مین ہے

تار گیسو مین فرق تھا سر ہو　　اس لئی شانیکی وہ چاک مین ہے

میری مٹی خراب ہوتی ہے　　دامن تن کی چاک چاک مین ہی

ذری خورشید سے چمکتی ہین　　مہ رخو سبکا حسن خاک مین ہی

دوست اپنا بناؤ اختر کو　　پاکباز و مزا تپاک مین ہی

## بحر رمل مسدس محذوف

بلبلون کی ہجر کا سامان ہے　　گل سی گلچین کا بہرا دامان ہے

گر نچوڑوں تو ابھی طوفان ہے — آسماں سا ابر او امان ہے

کیا دُرِ مضمون ہیں لعلِ بے بہا — میرا دیوان شاعری کی کان ہے

نطق نے انساں کیا حیوان کو — درحقیقت آدمی حیوان ہے

اشکِ دل سے چرخِ مینائی گرے — اک پلک سے نوح کا طوفان ہے

برہمن کے سامنے قصاب ہوں — میری یہہ نا مذہبی ایمان ہے

ذبح کر یہلے تو پھر ملّا کے گلے — عید دیکھو میں یہہ قربان ہے

آئینہ دل کا کدورت سے ہو پاک — شاہدِ اصلی نظر پر آن ہے

نوبتِ شادی سے ہی سینہ زنی — وہ وہاں اور غم یہاں مہمان ہے

وصل سے ہی گرم جو پہلوے غیر — سوزِ دل سے شمع بھی گریان ہے

پہاڑا ہے دستِ جنوں گل کی قبا — میری وحشت کا اگر سامان ہے

دم میں کس کس دم سے اخترجی کیا — یہہ مسیحا کا بہت احسان ہے

## بحر ہزج مثمن سالم

زمینِ شعر پر دہقانیو میرا اجارا ہے — ہوئی ہے خشک سالی قحط کس کس کو گوارا ہے

بہلا اے سیم تن اکسیر کو میں خاک سمجھوں گا — ہر اک ٹکڑا تری عارض کا گویا ماہ پارا ہے

لگادی آگ نالوں نے فلک پر ابر گریاں ہے — جسے سب برق سمجھے ہیں مری تنکا شرارا ہے

تمہارے آہوانِ چشم نے جنگل پسند ائین ہیں — مجھے وحشت بہت افزوں ہے اسمین کس کا چارا ہے

عجب کیا سوکھ ہو مرگ چالا مردِ حق میں ہوں — مری وحشت کے آگے اب ہرن بھی ہیچ کارا ہے

شبِ فرقت میری ہڈیونکو جو سکر چھوڑا ۔ تجھی شیرین لبی سی ہو گیا یہہ نیشکر خالی

سکانِ تخم سی پہولی شگوفہ کوئی مضمونکا ۔ زمینِ شعر ہی آسمان بدلی نظر خالی

ہمارے حجرہ عالم وحشت سی لیلی رشک کہاتی ہی ۔ وہ مجنون ہون کہ صحرا ہو گیا ہی مجھکو گہر خالی

ہوا بازار عالم مین جھگڑا شرع کی قابل ۔ پھر اگر جنس دلکا پایئگا ہی مفتیہر خالی

لگاتا ہون عبث صندلکو سر پر سنگِ در گرون ۔ ہوئی ہی یاد چوکہٹ کی ہوا ہی درد سر خالی

شبِ گیسو مین قصہ حسن کا عاشق بنائیگا ۔ پریشانی بہت ہی مین چلا ہون اب کدہر خالی

ہلالِ عید مجھکو کم نہین ماہِ محرم سی ۔ عبث ہی خضر کی مجھہ سی کہ آتا ہون سفر خالی

نماحت خوانِ غم پرتی ترسا مجھکو اپنا صید ۔ نہ چھوڑا اس دلِ نمکین کا ٹکڑا ہاتہہ پر رکہدی جگر خالی

تپِ عشقِ بیسہ جل جل گئی نالونکی گرمی سی ۔ نہین ممکن ہماری آہ گگا جائی اثر خالی

عجب نقشہ ہی اس دنیا مین انسانونکا ہی اختر ۔ نہ پایا بیوفائی سی کوئی ہمنی بشر خالی

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

چشمِ حدّت مین جو معشوق جو آتا ہی ۔ حلقۂ چشم بہی اک خانۂ سلطانی ہی

کیا سمجہا ہی ملا مجکو یہہ مضمونِ دہن ۔ حلقۂ زلف و کمر باندہنا نادانی ہی

دو ہی رشتہ پہ زنجیر ملی گیسو کے ۔ اس کہڑی ہو سی صحرا مین پریشانی ہی

رنج یوسف کا ہی یعقوب نطی کنعان مین ۔ ہر ک دلکو یہہ تری چاہ مین مہمانی ہی

کسی شیر لقب سی پیدا آتی ہے ۔ شیر ملی جاگی ہین تری جاہ مین وہ پانی ہی

پیچ پانی ہی کی کا جوہر نکلا ۔ تیغِ ابرو سی مہِ نو کو بہی عریانی ہی

ہوا آہوی چین کو زلفو پہ سودا — ختن مین بہی ہی ہین خطا مین ہمارے
کہان ہین وہ سیاہ ایش زشب کی — جو اختر سی صورت بہلا مین ہمارے

## بحر متقارب مثمن سالم

مری دل مین ناوک کہٹکنی لگی تہے — جو پلکو سنی دیدی اٹکنی لگی تہے
کہین چشمہ خونین لہرا اُٹہے — کہین رخ پہ گیسو لٹکنی لگی تہے
یہہ مشتاق ایسی ہی دنیای فانی — جگر مائل تہی پسر بہٹکنی لگی تہے
ترش ہوگی خوان دنیا سی جب ہم — مزی نان شیرینکی چٹکنی لگی تہے
مری شعر کا کہر نہ پایا کسی نے — بہت رہزنی سی بہٹکنی لگی تہے
ہوا پیر مرد دلکو آرام ہر گہڑ — او نہین طفل مکتب تہپکنی لگی تہے
جو ای ہجر وصلت پہ بہر گروہ جلیہ — رقیبونکی پہلو سرکنی لگی تہے
جو اس حسن مین عشق دوڑی کہان — کبوتر بہی اس رن مین ہٹکنی لگی تہے
چرا جس گلستان مین وہ پای نازک — وہ گلشن سراسر مہکنی لگی تہے
وہ شیرین جو کرتی تہی شیرین دہانی — تو فرہاد کی لب چٹکنی لگی تہے
اوٹہایا ہی یہہ بار اختر نی سر پر — بہت شعر گوئی سی تہکنی لگی تہے

## بحر رمل مثمن مخدوف

اب یاری حسن کو ہی وہ گل تر تازہ ہے — خون سودا ہماری عارضونپر غازہ ہے
حسن ہلکا ہو نظر و نین میری جہرہ گیا — مین جو سنجیدہ ہون میرا عشق بی اندازہ ہے

کافرستی کا قتل کرنا برہمن کب ہی حلال — دوستی مین جان دی ہی جو کیا پہیر کی
تیز رفتاری کسی تیرہ جبین کی یاد ہی — حالت اختر ہوئی ماہ سریع السیر کی

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

## بحر رمل مسدس محذوف

دفتر عالم مین بس وہ فرد ہی — جو مجرد اس گلی مین مرد ہے
دو نو صفحے ہین تری وحدت پہ دال — جب دوئی سی انکو دیکہا فرد ہے
اب نہ مائل ہہ کا اس دنیای دون — پیسو اتری تو یہہ بہی مرد ہے
زعفرانی رنگ ہی عالم فریب — وہ محبت ہستی مین چہرہ زرد ہے
شعلہ رخ اسقدر خورشید رو — جسکو یہہ گرمی ہوئی وہ سرد ہے
رحم دنیا اسقدر کیون ہی عقیم — بطن مشاطہ مین جو ہی سرد ہے
ساعد سیمین کی دلپر چوٹ ہے — میری ہر اک استخوان مین درد ہے
یا پیادہ کہیلتا ہی شہسوار — تختۂ الفت پہ یہہ دل نرد ہے
سرخ رو بلبل رخ رنگین سی ہو — برگ حنا کا عاشق زرد ہے
حور کی کوچہ مین زاہد تو نجا — یہہ وہ رستہ ہی کہ جنت گرد ہے
پیچ کہا کی لائی پہری شہسوار — پہر نقاب رخ ہماری گرد ہے
سرد مہری کسکی راحت مین ہو — نبض ساقط اور سینہ برد ہے

## بحر رمل مثمن محذوف

عارض جانان نہین گویا ہر اک مہ پارہ ہے — نور چشم یوسف کنعان ترا نظارہ ہے

سر و قد جو ہی نکر مسیح زبان ۔ کیون طبیعت کو حار کرتا ہے

[illegible] پہنچہ مین ہی گل چین کی ۔ ہر گل کو انار کرتا ہے

پہر گر انکو شکر کری بوسہ ۔ طلب بار بار کرتا ہے

اسایہ پری جلاتا ہے ۔ نور کو دل مین نار کرتا ہے

ذرہ خاک سی بہی کمتر ہون ۔ کون اختر شمار کرتا ہی

مفعول
مفاعیل
مفاعیل
فعولن

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

لب پر کو ملایا نہ کرو رشک پر سے ۔ اوس سینہ کو کب تاب ہی اس کلک دری سی

دوس روی مصفا کی جو داغون سی ہی تازہ ۔ بجہتا ہون سر شام چراغ سحری سی

جب گریہ کشادہ ہوا نالون سی یہ غنچہ ۔ کیا تنگ ہی بلبل ہی مری لب اثری سی

جوبن بہی جن بن کی دکہا لی ہی یہہ دنیا ۔ ہو جاتی محبت نہ کہین رہگذری سی

بیخبر ہی شہ حسن مری عشق سی غافل ۔ اخبار ہی آتی نہین اس بی خبری سی

لیلی کو تری زلف سی ہر روز ہی لیلا ۔ ہی قیس بہی مجنون ترے آشفتہ سری سی

مشتاق ہی آغوش کا کیا ہاتہہ ملی کا ۔ لڑکا ہہن پہلی جو کنار لیسی زر لیسی

ٹہیا تری تصویر کا اسمین ہی پڑا ہی ۔ داغونکو ملاتا ہون عقیق شجری سی

[illegible] آجاتی ہی رقیبو ۔ ڈرتا ہون بہت یار کی نازک کمری سی

کم [illegible] ہو جو ٹپکا تو ۔ بچ جائیگا ای خضر [illegible] راہ بری سی

انصاف رقیبون کا اگر مد نظر ہے ۔ امداد ہو کیا داد کی بیداد گری سی

آنکھہ سی حسن کب ملا عشق تو سنتی ہین ہوا ۱۱ | ۲ داغ جو تن پہ کہل گیا سوز برنگ تیغ کش ہی

دل ہی جسم سی بہی اشنا ہو پاک مل گیا | پوچہتا کیا ہی زاہدا خانہ بت فروش ہی

کہتا ہی کیا یہ غنچہ یار کونسی گل کی ہی ہان | مجکو ذرا نہین گمان یار کی چشم و گوش ہی

مصرع تر یہ درد کا اختر زار ہی بجا | حسن بلای چشم ہی نغمہ بلای گوش ہی

مفاعیلن
مفاعیلن
فعولن

## بحر ہزج مسدس محذوف

رخ روشن جو دیکہا صبحگاہی | دل خورشید مین آئی سیاہی

نہین ای شست بحر تن مین چارہ | لگا ہی دل مین کانٹا مثل ماہی

بنی بند سکندر موج گیسو | سفینہ پر مری آئی تباہی

پڑہی تحریر خط عارض یار | لکہون خواہی نخواہی عذر خواہی

کٹاری ہین یہان کوڑی نہین ہی | یہ مفلس ہی شہ خوبی سپاہی

بد نجائی شریعت قاضیونکی | زبانین کاٹتی ہین بی گواہی

نشوٗنا بحر سینہ مین ہرا دل | ہزارون ہوگئی اس پل پہ راہی

ہی اچہی سلطنت ہی اس گدا کو | ادہر شاہی ادہر ہی بادشاہی

گنہگاری یہان تمغہ ہی اپنا | خدا کی واسطہ ہی بیگناہی

کری کافر جو عشق طاق ابرو | مسلمانی ہی پہر خواہی نخواہی

جو مضمون خط تیرہ کا لکہون | چلی کس طرح کاغذ پر سیاہی

بتونکا عشق چہوڑو آئی پیری | کرو اختر بس اب یاد الٰہی

اس تپ کہنہ سی بالکل رنج اور غم بھر گیا — ای طبیبو نبض تو دیکھو جگر ماؤف ہی

زاہدا بیشک نمازین ساری باطل ہوگئین — ریشمی جامہ ہی تیری ریش زیر صوف ہی

حسن تیرا لاکھہ پردون مین تصور سی ملا — کردیا ہی غیب مین اب عشق پر موقوف ہی

نازکی ہی بعد مردن بھی یہان تک شہسوار — توسن باد صبا اس خاک پر معطوف ہی

چاہئی صرف غذا خون جگر صرفہ نکر — درد و غم کی گر تواضع مین لا مصروف ہی

حسن کی صورت بناتی ہین جو منتہی قبح مین — خط مین یار یکی لفافہ پر کہ ملفوف ہی

آب گل حسن صنم تن پر جو انہین کہیلے — زاہدا اس سہر مین داغ جبین پر زوف ہی

کاروان جاتا ہی پر مین جرس کا ساتھہ دون — اتشین نالہ مرا ہمدرد سی مالوف ہی

کوی کلمین ساتھہ اپنی لیچلی ہی مشت خاک — جو ہوا سر مین بھری باد صبا مکشوف ہی

حسن دیکھا ہی نہین اختر تخلص ہی سنا — عرف گرم پوچھتی ہو عشق مین معروف ہی

## بحر ہزج مثمن اخرب

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

ای غنچہ دل تیری سینہ مین خرابی ہی — معشوق جو رہتا ہی اس مین وہ شرابی ہے

قمری کی خرابی ہی ہر سرو شرابی ہی — ہر غنچہ دبستہ بلبل کی گلابی ہے

ابلیس صفت عاشق کس طرح نہ بیچین ہین — جو آہ ہی گردون وہ تیر شہابی ہے

جلتی ہو دیکھا تھا گلزار کو آنکھون سی — پھر موسم باران ہی پھر جی یہ ابی ہے

ہر آتشین نالی پر ہر داغ کی سیخین ہین — دل میرا نہین گویا دکان کبابی ہے

نقطہ نکیا تا ہی سراب کرون دیوان — جاتا نہین آنکھو مین مضمون سحابی ہے

عبث آکے حسینان جہان پہ لکھواتی ہین | برائے عاشقو نسی کرتی ہین کیا نیکنامی ہی
یقین ہی بلائی بلبل شیراز مرتے ہین | اگر اس اختر ہندی کی اتنی خوش کلامی ہی

## بحر ہزج مثمن سالم

تو اے بچہ ابھی ہو بد فرزند کی بدلی | اوٹھا لی ہاے کو یارب سعادتمند کی بدلی
نہ لگ مستو نکی منہہ تیری نصیحت کون سنتا ہے | نہ گستاخیان اتنی بھی ناصح پند کی بدلی
رخ روشن پہ ہین اس چاند مین داغ چیچک کی | ارائین بوزرسہ صد چند ہم دہ چند کی بدلی
[illegible] داغ دریدگی ہے وسعت ہی | لگاؤن آسمانکو پھاڑ کر پیوند کی بدلی
دیا دلدار کو دل وصل مین جب ہجر یاد آیا | ہوئی سینہ مین غم کی جا دل خرسند کی بدلی
تمہاری ہجر مین صلی اپنی شوق کی تی ہین | لکھین کاغذ کو تن جوڑ کر اک بند کی بدلی
قسم لیتا ہی الفت کی وہ بت خلوت مین جب ہمسی | نکل جاتی ہی فرقت وصل مین سوگند کی بدلی
ہے کیا کچ بھی شیرین ہانی غیر چکھین گے | ملیگا زہر مار زلف سی کیا قند کی بدلی
گلابی عارضو نکی آئین ہی ممزوج شیرینی | طبیبونکو چکھاؤن داغ دل گلقند کی بدلی
[illegible] گلچین گی بہار رنگین خزان ہو گی | عبث گلزار [illegible] لایا عنابان فرزند کی بدلی
کہین زلف سا الجھی کوئی شانہ سی سلجھائے | کھلی دست طلب میر کسی پابند کی بدلے
[illegible] چھایگا گھسکر | غزل مین لگاتی ہو بہت پیوند کی بدلے

## بحر ہزج مثمن سالم

جرس کا آہ و نالہ کچھ اثر دیتا تو ہم لیتے | اگر یہ کاروان دل سفر دیتا تو ہم لیتے

ترنجِ حسن ہی خالِ ذقن تابا کہ شفتالو ہون
اگر بیدِ عدن لے پاس تم بیتا تو ہم سے لیتے

خدا کا خانہ کعبہ ملا ہی تجکو ای زاہد
وہ بت محراب ابرو کا جو دیتا تو ہم لیتے

یہ مضمون آبدار اس لئے غواصی سے ہم پاتے
شناور بحرِ دندان کا گہر دیتا تو ہم لیتے

نزاکت اسکی کہلتی باغبان گلزارِ عالم مین
وہ نقاشِ ازل گل کو کمر دیتا تو ہم لیتے

عبث ای محتسب شیشہ تو چور کرتا ہی
وہ ساقی کاسۂ دل کو جو بہر دیتا تو ہم لیتے

قمارِ عشق مین اس حسن کی شستی سعز ہین
شہِ مہتاب گر تکیہ بہی سر دیتا تو ہم لیتے

یہان تک تو لی چہکار اہی بلبل کو نقشِ گل کا گلزار
تیری بازو پہ وہ صیاد پر دیتا تو ہم لیتے

بتقاضۂ تجلی حسن کا عاشق بنا ہی
کبہی اللہ سینہ مین جگر دیتا تو ہم لیتے

صنم گر عشق کا مرغ آشنا ہم سے بنتے
شرارے جو ہیں پتھر شرر دیتا تو ہم لیتے

سوالِ عشق شاہِ حسن ہی اس آنکھ سے ظاہر
گدائی کا جو کاسہ کوئی بہر دیتا تو ہم لیتے

روکی کا خمِ تیغِ ابرو ہی سہ رو نہ اختر سے
اگر ترکِ فلک اپنی سپر دیتا تو ہم لیتے

## بحر ہزج مثمن سالم

گذری عشق کی تہنی پہ یون اوقات کٹتی ہی
مہِ حسنِ صنم مین ورنہ کب تنخواہ بٹتی ہے

اری گو عشرتِ بت کوہکن سے کوہ کی ٹکری
طبیعت اپنی حسن جا پر اٹہی مشکل سے ہٹتی ہے

تڑپ کر رعد آسا کیون نہ مین گریان ہجر مین
نگاہِ برق وش آکر مری سینہ پہ پہٹتی ہے

کلیم وصل مین کیا عقل آکر اٹہاتی ہین
لیا وہ خنک صحرای مضامین مین جو چہٹتی ہے

مہین مےخانہ ساقی مین ورا دنشعور و نکا
بڑہی وباش نہ دلا آبالی قدر گہٹتی ہے

غنچی بیقفس تیں کو کھینچ لاتا ہی تیرا تپنا — یہ اسم صحف اعظم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

ہمی گیسو سی موج دل نشان نقشہ باقی ہے — خط یار سیہ کا سم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

ستاتا سیل کی گرفتاری ترا گیسو کہاتا ہے — پریشانی سی ہی یہ رسم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

مثال لالہ ہمکو جگرا و دل سی خنجر انکی سینہ ہے — ہماری داغ کا مرہم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

تمہارا عالم خندہ رولاتا ہی ہمیں بہر دلت — گلو ہمسی دل شبنم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

ہوئی پیدا تو سجدہ میں جھکی ادا ضعیفی ہی — ہماری قصر تن میں خم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

کیا رام وحشت وحشتی ہمکو ہمیں کیا چارا — غزال چشم ہمسی رم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

ہماری عشق کا جلوہ کہاتا ہی یہ آئینہ — تمہاری حسن کا محرم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

عبث سمجھا رہا ہی ناصح زلف پریشان کو — مزاج اختر برہم جو آگی تھا وہ اب بھی ہے

[illegible]

## بحر ہزج مثمن سالم

اگر محراب ابرو کی ہی تیغ انکھ سیاحر ہے — مسلمانی بظاہر ہی مگر باطن میں کافر ہے

کھلی کی تختہ کاغذ پہ سرخی خون شاعر ہے — قلم تیغ مضامین ہے یہ سر جدائی ہی ناصر ہے

ادا انکا وقت ہی کا تو ہمیں اپنی وہی آئینہ ساتھ ہے — صدا ای قلقل مینا زبان قم قم میں قاصر ہے

بباطن بیقراری وسکی گردش تیری ہی نہ ہو — یہ دانہ قطرہ سیماب ہی سبحہ سی ظاہر ہے

مری یہ شیشہ ساقی توڑ کر شیشی بچھایگا — تڑپنا اس دل بیتاب کا قفس میں ظاہر ہے

عجب کیا گر کرہ ہو نقشہ دل خاک سبحہ سی — گرا ہوں قطرہ میں نا تھا ہنوز ابر کی ظاہر ہے

گرہ موی میانکی میری نظر و ہمیں نہیں آتی — جو مضمون کمر بندش سی کہلیگا وہ نادر ہے

سوال بوسہ کا تھا جواب سرکراری ہی — دہن سی آہ جب کرتا زبان شیرین جانی
اگر شیرین لبی کا تلخ کامی مین مزا چکہا — عجب کیا کوہکن تیشہ سی جو لی شیرین جانی
شب مہ مین جو ٹہیتا نور عارض زیر درخ ہو — دہوپین مہتاب کی اٹہتی تری تصویر بن جانی
تصور زلف شبگون کا پریشانی جو دکہلاتا — ہر اک زنجیر پا بہی نالہ شبگیر بن جانی
تعجب جادو وہین آنکہہ مین صید ہین صیاد پاتا ہون — ہر اک مژگان تمہاری دام آہو گیر بن جانی
لگاتی ہجر کا پیوند جب کیونکر جدا ہوتی — ہماری مشق وصلی بہی خط تقدیر بن جانی
جلاتی شمع رو کو آتش گل رشک عالم مین — زبان بلبل شیدا وہین کفگیر بن جانی
کفایت کرتی ہین اشعار اختر یار کی ورنہ — تصور سی تری دیوان مین تصویر بن جانی

## بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

فاعلاتن مفاعلن فعلن

چال سی اوسکی ایک آفت ہی — قد و بالا سی بہی قیامت ہی
کیا مقابلہ ہی یہہ نوشت دہن — دہن یار کی علامت ہے
وہ صنم ہی رقیب کا حامی — لی حمیت کی پہر حمایت ہے
منہدم عشق سی یہہ حسن ہوا — ای مدعو بڑی ندامت ہے
کیون خفتن مین کرون طلب سی سحر — شام گیسو مین میری شامت ہی
آہ تو بہی مجہی پرانا ہے — اوسکی ابرو سی اسکی صورت ہی
داغ دل ماہ نو کیا مخفی — میری سینہ سی اسکو خفت ہی
صبح بابین مگر دم رحلت — جان لب پر ہیچ شدت ہی

مداد فکر یہان تک بھری ہین سینہ مین ٭ شبیہ یار کہنچین پانچ سات آتی ہی

عذاب خود ہی گدا کو لباس عریانی ٭ غنی تو دیکہین غنا کی زکات آتی ہی

مداد نالۂ دل سی سیاہ اختر مین

ہماری صفحۂ دیوان مین رات آتی ہی

الحمد للہ کہ دیوان فیض بنیان شاہزادہ نامدار گردون اقتدار قطب سمای شوکت و اجلال مرکز دائرہ
دولت و اقبال سرو قد گلشن سخاوت مہر گردآرای میدان شجاعت طغرای منشور جاہ و جلال آرایش مسائل فضل و کمال ناظم
مالک سیف و قلم صاحب عالم کہ وہ ہی رونق روی زمین شہ جہان فخر زمان ٭ دیکہکر صولت اقبال کو اونکی مریخ
سر گستان سہم کی حرم کشتہ ہین مانند کمان ٭ نطق شیرین وہ یاحق لی کہ اونکا کرو وصف فی المثل لائی زبان پر تو کبہی موج روان
تو تعجب کیا ہی حلاوت سی صدف کی مانند لب دریا وہین آپسمین ہون نون جسپان ٭ آستین دست سخاوت اگر اونکا جہاڑی
شکن سی ہو عیان موج محیط عمان ٭ اوقات ہون بات ہم کیون غلام یعنی [illegible] ہی انسان عبید الاحسان
ہو تجلای تخیل جو کبہی جان افروز ٭ رشتۂ شمعکی مانند ہو تار رگ جان ٭ کہ خطاب مستطاب عنوان دیوان
زیب طغرای [illegible] بوساطت عندلیب نغمہ سرای گلزار سخندانی طوطی شیرین مقال شکرستان خوش بیانی کاشف حقائق معقول
و منقول میرزا مہدی علی قبول کی اکہو ارقدیم اس بارکا جم جاہ تابی ہیچ تاریخ بیست و پنجم شہر شوال سنہ ۱۲۵۹ ہجری
کی مطبع محمدی مین محمد حسین نی چہاپا اور تاریخین اختتام طبع کی زبان فارسی مین مولوی محمد علی اظہر نی کہین

قطعات تاریخ طبع دیوان ہمچو زہرہ و حکم ٭ جناب ولیعہد والا مقام ٭ خوش اظہر رقم زد بہنگام طبع
کہ آئینۂ دل خجستہ کلام ۱۲۵۹ ایضا حضرت کیوان جناب قبلۂ عالمیان ٭ از پی فیض جہان کرد وجود دیوان
خواند زروی امید اظہر خجستہ تحریر ٭ کرد محمد حسین طبع مرتب کلام ۱۲۵۹